

نوادرات
محدث علم پاکستان

جلد اول

محرر: سید اللہ الدین قادری

دریغ عبادت

محمد الطیف شاہ غازی کھارن شاہ شعلہ گراں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نَوَازِرات

مَحَلَّ شَاهِزَمِ بَاکِستَانِ

جلد اول

مُحَمَّدُ جَلَّالُ الدِّینِ قَادِرِی

در سعادت

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب

نوادرات محدث اعظم پاکستان (جلد اول)

مؤلف

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرور احمد قدس سرہ العزیز

زیر سرپرستی

مولانا محمد جلال الدین قادری

زیر نگرانی

پیر طریقت قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی

کمپوزنگ و پروف ریڈنگ

مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی

خصوصی معاونت

مولانا قاری محمد حبیب احمد و مولانا غازی محمد مسعود احمد

ناشر

مولانا قاضی حافظ محمد سعید احمد نقشبندی

محکمہ بابا لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات

- روپے

ہدیہ

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلسی کیشنز

ڈاکٹر بارہ روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ انکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:- 7238010-042

14۔ انفال سٹور، اردو بازار، کراچی

فون:- 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Website:- www.ziaulquran.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى بَذْرِ التَّمَامِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِ الظُّلَامِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى شَفِيعِ جَمِيعِ الْأَنَامِ
يَا إِمَامَ الرُّسُلِ وَيَا سَنَدِي
أَنْتَ بَابُ اللَّهِ وَمُعْتَمَدِي
فَبِذْنِيَّايَ وَبِاخِرَتِي
يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْ بِيَدِي

﴿☆﴾﴿☆﴾﴿☆﴾﴿☆﴾﴿☆﴾

﴿فہرست﴾

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
10	تقریظ از استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری لاہور	1
11	عرض مؤلف	2
14	عرض ثانی	3
15	حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا خاندان اور بچپن کے حالات	4
25	حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے کردار کی چند جھلکیاں	5
26	احکام شریعت کی پاسداری	6
33	تلامذہ پر کرم نوازی	7
40	شہرت سے نفرت	8
45	کتب دینیہ کا ادب و احترام	9
48	اولیاء اللہ کا ادب و احترام	10
55	حاضر جوابی	11
61	انداز تبلیغ و تربیت	12
72	شیخ الحدیث مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد	13
77	فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز سے چند مثالیں	14
124	صحیح بخاری جلد اول	15
124	العلوم الغیبیہ وغیرہا	16
143	فی الاختیار والفصائل	17

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
18	حاضر و ناظر	158
19	کرامات و معجزات	163
20	اصول حدیث، اسماء الرجال، تقلید شخصی وغیرہ	170
21	فضائل صحابہ و اہل بیت	180
22	صحیح بخاری جلد دوم	195
23	صحیح مسلم جلد اول	253
24	صحیح مسلم جلد دوم	265
25	نسائی شریف جلد اول	291
26	نسائی جلد ثانی	312
27	سند اجازت جمع سلاسل و خلافت امام احمد رضا بریلوی	314
	بنام حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری بریلوی	
	محرمہ ۱۸ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء	
28	سند اجازت جمع سلاسل و جمع علوم دینیہ و خلافت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا قادری توری بریلوی	318
	بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	
	محرمہ ۲۰ ربیع الآخر ۱۳۵۱ھ	
29	سند اجازت جمع سلاسل و جمع علوم دینیہ و خلافت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری بریلوی	319
	بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	
	محرمہ ۲ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ	
30	سند اجازت صحاح ستہ و مرویات شیخ العلماء محمد الحافظ التیجانی	320
	بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	
	محرمہ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۶۵ھ	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
31	سند اجازت جمع احادیث و مرویات شیخ الحدیث عمر حمدان المحر سی (مجاز امام احمد رضا بریلوی)	321
	بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	
	محرمہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۷ جنوری ۱۹۴۶ء	
32	سند اجازت طریقہ و حاضری مزار حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	
	بنام مولوی محمد ریاض قادری، خانیوال	
	محرمہ ۴ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ	
33	سند اجازت احادیث و جمع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	322
	بنام مولانا محمد سعید مانگٹ، ضلع گجرات	
	محرمہ ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	
34	سند اجازت احادیث و جمع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	323
	بنام مولانا عبد القادر مانگٹ، ضلع گجرات	
	محرمہ ۱۰ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	
35	سند اجازت احادیث و تذکرہ و خصوصی امتیاز حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	324
	بنام مولانا محمد سعید مانگٹ، ضلع گجرات	
	محرمہ ۷ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	
36	سند اجازت و امتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز	325
	بنام مولانا عبد القادر مانگٹ، ضلع گجرات	
	محرمہ ۷ جمادی الاخری ۱۳۶۱ھ	
37	سند اجازت احادیث و جمع مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ	326
	بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی، ضلع گجرات	
	محرمہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۶۶ھ	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
38	سند اجازت احادیث و امتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا سید محمد جلال الدین، بھکھی، ضلع گجرات محرمہ ۷ ارجب المرجب ۱۳۶۶ھ	327
39	سند اجازت احادیث و مرویات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام محمد جلال الدین قادری، چوہدو، ضلع گجرات (مؤلف اوراق ہذا) محرمہ ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ	328
40	سند اجازت قرات دلائل الخیرات والاورد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولوی محمد ریاض قادری، خانیوال محرمہ ۶ شوال المکرم ۱۳۷۸ھ	329
41	سند اجازت قرات دلائل الخیرات والاورد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا عبد الرشید محرمہ ۵ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ	329
42	سند اجازت قرات دلائل الخیرات شیخ الدلائل احمد بن محمد رضوان المدنی بنام حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محرمہ ۲۲ ذی الحجہ	329
43	سند اجازت مرویات و سلاسل طریقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا ابوالمعالی معین الدین شافعی محرمہ ۵ صفر المعظم ۱۳۷۶ھ	330
44	سند اجازت اوراد برائے حصول برکت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محرمہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ	331

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
45	سند اجازت قرات دلائل الخیرات والاورد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا محمد عبدالغفار ظفر محرمہ ۶ شعبان المعظم ۱۳۷۹ھ	332
46	سند طریقہ بیعت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام مولانا ابوداؤد محمد صادق، گوجرانوالہ محرمہ (غالباً) محرم الحرام ۱۳۷۳ھ	333
47	سند اجازت نقوش حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز بنام صوفی اللہ رکھا، سراجی، دیال گڑھی	334
48	سند اجازت سلسلہ قادریہ برکات تیرہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی بنام مولانا محمد سعید مانگٹ، ضلع گجرات محرمہ ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ	335
49	سند اجازت سلسلہ قادریہ برکات تیرہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی بنام مولانا عبدالقادر مانگٹ، ضلع گجرات محرمہ ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ	336

﴿تقریظ﴾

از استاذ العلماء مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

محقق اساتذہ اور مدرسین کا عام طور پر یہ معمول رہا ہے کہ جو کتابیں ان کے زیر درس ہوتی تھیں ان پر جہاں ضرورت محسوس کرتے وضاحتی نوٹ لکھ دیتے تھے، امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ چونکہ عبقری شخصیت تھے اس لئے انہوں نے مختلف کتابوں پر لکھے ہوئے نوٹس الگ کاپیوں پر نقل کرائے تھے اس کا عظیم فائدہ یہ ہوا کہ وہ نوٹس ہم تک بھی پہنچ گئے ورنہ پوری کی پوری کتابیں کسی طرح ہم تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔

محدث اعظم پاکستان مولانا علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد چشتی قادری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے دور کے عظیم محدث تھے انہوں نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ حدیث شریف کے پڑھنے پڑھانے میں صرف کیا، احادیث مبارکہ سے اہل سنت کے عقائد و مسائل کے استنباط کا انہیں حیرت انگیز ملکہ تھا، اراقم کا خیال تھا کہ انہوں نے اپنی کتابوں پر ضرور خصوصی نوٹس لکھے ہوں گے، لیکن خواہش کے باوجود ان کتابوں تک رسائی نہ ہو سکی۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے، چند روز پہلے حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی (کھاریاں) کے صاحبزادے عزیز محمد مسعود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ معلم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے مجھے فوٹو سنٹیٹ کے چند صفحات دیئے اور بتایا کہ یہ ”نوادات محدث اعظم پاکستان“ کا ایک حصہ ہے، مجھے اتنی خوشی ہوئی، جتنی متاعِ گم گشتہ کے مل جانے سے ہوتی ہے۔

مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی طویل عرصہ سے علیل چلے آ رہے ہیں، لیکن ان کی ہمت مردانہ انہیں مسلسل مصروف عمل رکھتی ہے، ان دنوں وہ احکام سے متعلق آیات قرآنیہ کی تفسیر بھی لکھ رہے ہیں، اور ساتھ ہی وقت نکال کر ”نوادات محدث اعظم پاکستان“ کی شرح اور ان کا پس منظر بھی لکھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان مساعی جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور عوام و خواص کے لئے فائدہ مند بنائے، اور حضرت مولانا کو صحت و تندرستی کے ساتھ ”تفسیر احکام القرآن“ مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ

﴿عرض مؤلف﴾

﴿بسم اللہ الرحمن الرحیم﴾

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم الامین وعلی الہ وصحبہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین
شوال ذی قعدہ ۱۳۹۲ھ / نومبر ۱۹۷۱ء میں جامعہ رضویہ مظہر اسلام اہل سنت وجماعت لائل پور (اب فیصل آباد) میں علمائے کرام نے بڑی شدت سے محسوس کیا کہ نیراس الحدیث شیخ الحدیث حضرت علامہ الحاج ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز بانی و مہتمم جامعہ مذکورہ کے سوانح حیات جدید انداز میں جمع کئے جائیں، چنانچہ علمائے کرام کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے ذمہ متفرق مواد جمع کرنا اور اسے جدید انداز میں ترتیب دے کر ایک مکمل سوانح حیات کی شکل میں پیش کرنا تھا، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت اور سوانح کے بارے میں اس سے پہلے بھی چند کوششیں ہوئیں اور چند کتابچے بھی شائع ہوئے مگر مکمل سوانح حیات کی تدوین کی ضرورت باقی رہی۔

سن مذکور میں پاکستان کے قومی روزناموں نوائے وقت، جنگ، مشرق وغیرہ اور دیگر رسائل و جرائد میں یہ اعلان شائع کرایا گیا کہ جس کے پاس حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت، احوال و آثار اور کرامات وغیرہ کے بارے میں جو معلومات ہوں یا تاریخی و سوانحی مواد ہو، وہ جامعہ رضویہ میں پیش کر دے، مضامین اور ذاتی یادداشتوں پر مشتمل تحریریں جمع ہونی شروع ہوئیں، مگر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی اعلیٰ علمی و روحانی شخصیت کے پیش نظر جس بھرپور تعاون کی ضرورت تھی وہ میسر نہ آ سکا، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تحریریں یا یادداشتیں اور مضامین جامعہ رضویہ میں پڑی رہیں، ان سے سوانحی تذکرہ مرتب کرنا ممکن نہ ہو سکا۔

علاوہ ازیں چند علمائے کرام نے ذاتی طور پر ہمت کی اور حضرت موصوف کے سوانح حیات کو جمع کرنے کا عزم کیا مگر ان کی ہمتوں نے ان عزائم کا ساتھ نہ دیا، نتیجہً ان کی یادداشتیں اور ان کے پاس جو بھی سوانحی مواد تھا وہ ابھی تک اسی حالت میں پڑا ہے، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سوانح اور تذکرہ سے دلچسپی رکھنے والے احباب ان یادداشتوں اور دستاویز سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

محرم الحرام ۱۴۰۴ھ / اکتوبر ۱۹۸۳ء میں پیر طریقت الحاج پیر قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی خلیفہ اکبر و خلیفہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بھرپور تعاون، مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کے اصرار پر ”محدث

اعظم پاکستان“ کی تدوین کا سلسلہ شروع ہوا جو بجمہ تعالیٰ چند سالوں کی کوشش کے بعد دو ضخیم جلدوں کی شکل میں منظر عام پر آیا اس تذکرہ کی تدوین میں بہت سے علمائے کرام اور احباب نے علمی تعاون فرمایا تذکرہ کو جدید انداز میں مرتب کرنے اور متعلقہ سوانحی مواد کی فراہمی میں حکیم اہل سنت الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری چشتی ضیائی نے بے مثال تعاون فرمایا، مولانا کریم ان سب حضرات اور احباب کو جزائے خیر دے۔

اسے اتفاقی حادثہ کہیے یا میری خوش بختی کہ ”محدث اعظم پاکستان“ کی تدوین و ترتیب کے دوران ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۴ء جمع ہونے والے سوانحی مواد سے فقیر غفرلہ لقمہ استفادہ نہ کر سکا کوشش کے باوجود وہ جمع شدہ مواد دستیاب نہ ہو سکا اب تھوڑا عرصہ پہلے وہ مواد دستیاب ہوا اس کے مطالعہ کے دوران بعض مفید معلومات حاصل ہوئیں اور ادھر ”محدث اعظم پاکستان“ کی اشاعت کے دوران بہت سی قیمتی دستاویزات کتاب کے حجم کے بڑھ جانے کے پیش نظر شامل اشاعت نہ ہو سکیں اب ان دو قسم کے تاریخی مواد نے زیر نظر اوراق کی طرف ہمت دلائی بجمہ تعالیٰ چند ماہ کی کوشش کے بعد یہ مجموعہ آپ کے سامنے ہے اس کی افادیت تو قاری کو مطالعہ کے بعد ہی ہو سکے گی۔

اس سلسلہ میں اتنی گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ زیر نظر مجموعہ میں بہت سی دستاویزات اصل قلمی صورت میں ہیں ان کا عکس بنا کر پیش کی جا رہی ہیں اصل دستاویزات کی تاریخی اور تحقیقی حیثیت اہل علم و نظر سے پوشیدہ نہیں اس مجموعہ اوراق میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے قلمی مکتوبات فتاویٰ، سندات اجازت اور ادواشغال اور دیگر دستاویزات ہیں معاصرین کے نام مختلف مکتوبات اور معاصرین کے آپ کے نام مکتوبات کا عکس شامل کیا جا رہا ہے۔

اس مجموعہ کا اہم حصہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ان فوائد حدیثیہ پر مشتمل ہے جو آپ نے اپنے زیر مطالعہ کتب احادیث کے ابتدا میں زائد اوراق لگا کر لکھے ہیں یہ فوائد علماء اور درجہ حدیث کے طلبہ کے لئے مفید ہوں گے علاوہ ازیں کسی مسئلہ پر احادیث سے دلائل کے متلاشی حضرات کے لئے یہ ذخیرہ خاصا مفید ہوگا ان شاء اللہ۔

اس مجموعہ میں چند دستاویزات توجہ کو اپنی طرف مبذول کرائیں گی ان کا تعلق دشمنان دین و ملت نصاریٰ اور ہنود سے نفرت و حقارت کی بنا پر ہے تحریک پاکستان میں علماء اہل سنت کے کردار کا مطالعہ کرنے والے حضرات کے لئے یہ دستاویزات نہایت اہم ہیں۔

ان اوراق کے جمع کرنے اور ان کی تدوین میں بہت سے احباب اور حضرات نے تعاون فرمایا ہے بالخصوص

پیر طریقت الحاج قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی زیب آستانہ عالیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بے شمار قیمتی دستاویزات مہیا فرمائیں ان سے استفادہ اور افادہ کی اجازت مرحمت فرمائی۔

محترمی محمد رفیق شاہد قادری منصرم دفتر جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد کی وساطت سے مختلف یادداشتوں پر مشتمل ایک فائل مہیا ہوئی۔

مولانا محمد یونس رضوی مولانا حکیم گلزار احمد آسی صوفی گلزار احمد آستانہ عالیہ سے وابستہ بہت سے احباب بنے بھرپور تعاون فرمایا۔

حکیم اہل سنت الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہور کے پیہم اصرار اور تعاون نے ان اوراق کی تدوین اور ترتیب میں ہمت افزائی فرمائی۔

یہ تمام حضرات شکر یہ کہ مستحق ہیں مولانا کریم اپنے حبیب لبیب رؤف و رحیم نبی ﷺ کے صدقہ میں ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

آخر میں دعا ہے کہ اے رب ذوالجلال والا کرام تو اپنے محبوبوں کے طفیل اس مجموعہ کو امت مرحومہ کے لئے مفید بنا اور فقیر غفرلہ القدر مؤلف اوراق ہذا کی غرضوں کو معاف فرما۔ آمین۔

فقیر محمد جلال الدین قادری عفی عنہ

کھاریاں

۱۲/ربیع النور ۱۴۱۵ھ

عرض ثانی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب الهدى على ما هدى

والصلوة والسلام على رسول الهدى وعلى اله وصحبه واصحاب الهدى

”تذکرہ محدث اعظم“ دو جلدوں میں پہلی بار ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء منظر عام پر آیا، کچھ وقفہ بعد ”نوادرات محدث اعظم“ کی ترتیب و تالیف سے ربیع النور ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء کو فراغت پائی، اور ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء میں ”کرامات محدث اعظم“ ترتیب پا کر شائع ہو گئی، الحمد للہ علی ذلک۔

”نوادرات محدث اعظم“ کا یہ مجموعہ ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے ارادہ یہی تھا کہ یہ مجموعہ جلد منظر عام پر آجاتا، مگر انسانی ارادے تا سید ربانی کے بغیر پورے نہیں ہوتے، ہر کام کا وقت مقرر ہے ”نوادرات محدث اعظم“ کی اشاعت کی ذمہ داری ایک ادارے نے از خود قبول کر لی اس کا کچھ حصہ کتابت بھی ہو گیا تھا مگر اشاعت کا مرحلہ تاہنوز باقی رہا، بار بار یاد دہانی بھی کام نہ آئی بالآخر اس ادارے نے اس کی اشاعت سے معذرت کر لی اور مسودہ اور کتابت شدہ صفحات واپس کر دیئے یہ فقرہ غفرلہ اس ادارے کے اراکین کا شکر گزار ہے کہ اتنا عرصہ انہوں نے مسودہ کی حفاظت فرمائی اور مکمل حالت میں واپس فرما دیا۔

”نوادرات محدث اعظم“ کی جلد اشاعت کے لئے یہ طے ہوا کہ ضخیم جلد کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے اور ایک حصہ ابھی آپ کی خدمت میں حاضر کر دیا جائے اور دوسرا حصہ بھی مناسب وقت پر پیش کر دیا جائے اس منصوبہ کی اجازت فضل المشائخ حضرت پیر ابو الفیض قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی مدظلہ العالی سے لینا لازمی تھی، موصوف نے ازراہ شفقت اس کی اجازت مرحمت فرمادی، جزاہ اللہ تعالیٰ فی الدارين۔

چنانچہ ”نوادرات محدث اعظم“ حصہ اول آپ کے پیش نظر ہے دوسرے حصہ کی جلد اشاعت کے لئے بارگاہ رب العزت جل و علا سے دعا کی درخواست ہے۔

وماتوفیقی الابا للہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ و بارک و سلم

فقیر قادری عفی عنہ

۲۳ ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ / ۷ فروری ۲۰۰۲ء

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا خاندان

بچپن کے حالات

نبراس المحدثین مولانا ابو الفضل محمد سرار احمد قدس سرہ اللہ اسرارہ النور سے مشرقی پنجاب بھارت کے ضلع گورداسپور کے قصبہ دیال گڑھ میں پیدا ہوئے۔ والد ماجد چوہدری میراں بخش کاشتکار کرتے تھے۔ جٹ سیہول کے یہ فرد فرید نہایت محنت سے کھیتی باڑی کا کام کرتے تھے۔ دیہاتی ماحول کی قباحتوں سے ہمیشہ اجتناب فرماتے۔ یہ خاندان، علاقہ بھر میں، اپنی شرافت، دیانت، محنت، سادگی، پاکبازی اور مہمان نوازی جیسی صفات حسنہ کی بدولت ممتاز تھا، غیبت، تہمت اور بہتان تراشی نام کی کوئی برائی آپ کے خاندان میں نہ تھی۔ مقدمہ بازی اور باہمی عداوت کا دور دور تک نشان نہیں ملتا خاندان کے اکثر افراد سلسلہ عالیہ چشتیہ میں حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ الغفر کے دامن سے وابستہ تھے۔ اولیائے کاملین بالخصوص حضور غوث اعظم جیلانی قدس سرہ اسرارہم کی محبت اور عقیدت نے خاندان بھر کو محبت، مودت اور وقار کا منظر بنا رکھا تھا۔ لے

لے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے خاندانی حالات درج ذیل حضرات کے بیانات

(حاشیہ)

اور قلمی یادداشتوں سے ماخوذ ہیں۔

۱۔ قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی (ڈیپو، پی، ای، ایس۔ ۱۱) سابق اسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب، مقیم ناطم آباد فیصل آباد۔ محرمہ ۲۶، دسمبر ۱۹۶۳ء مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

ب۔ قلمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم چک ۷۲، آر، بی، باہمی والا فیصل آباد۔ محرمہ ۲۶، دسمبر ۱۹۶۳ء مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

ج۔ قلمی یادداشت محترمہ حرمت بی بی زوجہ چوہدری نعمت علی دیال گڑھی مقیم چک ۵۶، آر، بی فیصل آباد محرمہ ۲، دسمبر ۱۹۶۳ء مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

د۔ قلمی یادداشت چوہدری محمد حسین دیال گڑھی مقیم منل پورہ لاہور مخزنہ پانظاہریہ رضویہ لاہور

۵۔ روایت چوہدری محمد اسماعیل برادر خورده حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مقیم فیصل آباد

و۔ روایت چوہدری بشیر احمد دیال گڑھی، مقیم فیصل آباد۔

ز۔ روایت مولانا اللہ رکھا سراجی دیال گڑھی، مقیم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

یہ حضرات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ہم وطن اور ہم عمر ہیں۔

۲۔ روایت چوہدری محمد اسماعیل سراجی برادر خورده حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ رضویہ

۳۔ قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی سابق اسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب مقیم فیصل آباد۔ محرمہ ۲۶، دسمبر ۱۹۶۳ء مخزنہ جامعہ رضویہ

۴۔ قلمی یادداشت چوہدری بشیر احمد قادری لاہور (قلمی) ص ۲۶۱

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے والد ماجد چوہدری میر بخش خٹک

علیہ الرحمہ قریباً بیچاس بیگمہ سرحد اراضی کے مالک تھے اس میں سے

نصف زمین چاہی تھی اور اتنی ہی بارانی تھی یہ زمین نہایت زرخیز

تھی۔ اس میں عمدہ فصل اور اعلیٰ قسم کا کماؤ پیدا ہوتا تھا۔

چوہدری میر بخش علیہ الرحمہ کا وصال ۱۲۳۴ھ

۱۳ آگست ۱۹۱۸ء بروز پیر ہوا۔

والد ماجد کے وصال کے بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے برادر بزرگ چوہدری حیات محمد علیہ الرحمہ نے گھر کا انتظام سنبھالا اور بہترین خاندانی روایات کو زندہ رکھا۔ آپ ہمسایوں کے دکھ سکھ میں شریک ہوتے۔ بچوں پر شفقت فرماتے، یتیموں کی پرورش میں بڑا اہتمام فرماتے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے مدرسہ کے ساتھی آپ ہی کی بیٹھک میں آکر مدرسہ کا آسوخہ یاد کرتے۔ چوہدری حیات محمد علیہ الرحمہ ان سب کے آرام و آسائش کا پورا خیال رکھتے۔ اپنے کھیت سے کما د لا کر ان کو دیتے تاکہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کام و دہن کی لذتوں سے بہرہ ور ہو سکیں۔

چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مقیم ناظم آباد فیصل آباد اپنی قلمی یادداشت میں لکھتے ہیں۔

”مولوی سردار احمد صاحب بچپن سے میرے دوست تھے ہمارے اور ان کے گھر کے دروازہ کا فاصلہ قریباً پچاس فٹ ہوگا وہ مجھ سے تقسیم میں ایک سال پیش تھے۔ جب وہ دسویں میں تھے تو میں نویں میں تھا۔ رات کو ان کی بیٹھک میں ہم اکٹھے پڑھا کرتے تھے ان کے برادر حقیقی چوہدری حیات محمد صاحب کا ان کی تعلیم و تربیت پر خاص الخاص دھیان رہتا تھا۔ ہر قسم کی ضروریات مہیا کرتے

ھے۔ چوہدری میرا بخش علیہ الرحمہ کی اولاد کی تفصیل ”محدث اعظم پاکستان“ جلد اول مطبوعہ لاہور میں خاندانی حالات کے باب میں موجود ہے۔

مترجم محمد جلال الدین قادری

تھے۔ بیٹھک میں کما د کی کھوی کا اہتمام کر دیا کرتے تھے اور اس پر صف (چٹائی) مہیا کر دیتے اور چار پائیاں بھی لے لے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ زہد و اتقا، عبادت و ریاضت اور عفت و عصمت کا پیکر نورانی تھیں اسی وجہ سے انہیں بارگاہ خداوندی میں قرب خاص حاصل تھا۔ وہاں نوازی، ہمسایہ سیر سے حسن سلوک، ایثار اور یتیموں کی دستگیری کے اوصاف کی مالک تھیں۔ چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مقیم ناظم آباد، فیصل آباد اپنے بچپن کے حالات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

”میری والدہ صاحبہ جبکہ میں سات آٹھ سال کا تھا فوت ہو گئیں اور ان کی (حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ) اور میری والدہ صاحبہ کی آپس میں محبت تھی۔ لہذا میرے ساتھ مولوی صاحب کی والدہ ماجدہ بہت شفقت سے پیش آتیں اور اکثر مجھے کھانا اور ساگ کھلایا کرتیں۔ بچہ وہی کچھ کرتا ہے جو اس کے والدین بڑے بہن بھائی اور اساتذہ کرتے ہیں۔ والد ماجد کے انتقال کے بعد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اپنی والدہ ماجدہ اور بڑے بہن بھائیوں بالخصوص

قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی سابق اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ تعلیم پنجاب محرمہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۲ء مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔

والدہ ماجدہ علیہا الرحمہ کے زہد و اتقا، ریاضت و عبادت اور وہاں نوازی کا تفصیل بیان ”محدث اعظم پاکستان“ جلد اول میں موجود ہے۔ اس سلسلہ میں ہفت روزہ محبوب حق فیصل آباد مجریہ ۱۳ دسمبر ۱۹۴۳ء ملاحظہ ہو۔ مترجم محمد جلال الدین قادری

قلمی یادداشت چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

چوہڑی حیات محمد علیہ الرحمہ کو جن روایات کا کاربند پایا آپ نے بھی وہی روایات اپنائیں۔ مہمان نوازی، خلوص، بلہیت، خود داری، ہمسایوں سے حسن سلوک، برابر والوں سے حسن معاشرت اور ان پر احسان، ایسی صفات حسنہ آپ نے بچپن ہی میں اپنائیں تھیں، بے ہودہ کھیل سے نفرت، گالی گلوچ سے کلی اجتناب آپ کی فطرت و عادت کا جزو بن چکی تھیں۔ گویا آپ کا بچپن ہی آپ کے بہترین مستقبل کا غماز تھا۔

کھیل اور ورزش کے دوران شریعت مطہرہ کی پاسداری، ستر عورت وغیرہ امور کا لحاظ، بالعموم ان امور کا دھیان نہیں کیا جاتا حالانکہ کھیل اور ورزش سے مقصود توجہ و جان کی تیاری برائے جہاد ہونی چاہیے۔ ورزش سے وقت کا ضیاع، فحش حرکات، ستر عورت کی بے باکانہ نمائش اور دولت میں اسراف مقصود نہیں ہونا چاہیے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بچپن کے ساتھی مدرسہ کے ساتھی، کھیل کے ساتھی اس حقیقت کو کس و ثوق سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ان سب برائیوں سے ہمیشہ دور رہتے تھے۔ ہمیشہ اخلاق، حسن سلوک، حسن معاشرت اور شریعت مطہرہ کی پاسداری محفوظ خاطر رہی۔ یہ سب خُدا داد صمد جیتوں کے علاوہ خاندانی روایات کا اثر تھا۔

جن حضرات نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے بچپن کو دیکھا ان میں سے چند حضرات کی گواہی سن لیں، پڑھ لیں۔

چوہڑی عبد الحمید دیال گڑھی (ڈلیو، پی، ای، ایس II) مقیم نانظم آباد فیصل آباد اپنے بیان میں لکھتے ہیں۔

”اکثر صبح صبح مجھے اپنے سینے پر لے جایا کرتے، ٹھنڈی اور لذیذ رس پلایا کرتے۔ ان میں اپنے دوستوں کو خوش رکھنے اور رس پلا کر اور خندہ پیشانی سے پیش آنے، خاطر و مدارت کی خاص صلاحیت تھی، بچے کھیلتے کھیلتے اکثر گالی گلوچ کرتے ہیں ایسے بچوں سے نفرت کرتے اور ان کے ساتھ کم کھیلتے۔ ہمیشہ خندہ پیشانی اور دوسروں کے مداح اور دلدار رہتے۔ ”دل بدست اور کمر جج اکبر است“ کا خاص ملکہ تھا۔ آپ نے کسی کو ایک دفعہ گالی نہ دی، نہ ہی کسی کی غیبت اور چنچلی کرتے۔ چھلانگ لگانے، دوڑنے، پتھر پھینکنے اور تیرنے، گھوڑ سواری میں تمام ہم عمر بچوں سے آگے رہتے۔ مجھے ایک دفعہ جبکہ قبلہ صوفی حضرت شاہ سراج الحق صاحب (چشتی صابری گورداسپوری علیہ الرحمہ) گاؤں تشریف فرما تھے، کہنے لگے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں پیرو مرشد صوفی سراج الحق جیسا ہو جاؤں۔ اس تمنا کا شدت سے اظہار فرمایا کرتے تھے۔“

موصوف الذکر چوہڑی عبد الحمید دیال گڑھی (ڈلیو، پی، ای، ایس II) کی قلمی یادداشت کا ایک اور اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

”ہمارا سارا خاندان اور مولوی صاحب (شیخ الحدیث قدس سرہ)

قلمی یادداشت چوہڑی عبد الحمید دیال گڑھی، مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔

کا بھی قبلہ حضرت سراج الحق صاحب کے مرید تھے۔ میرے والد صاحب چوہدری حیات محمد، تایا صاحب چوہدری شاہ دین صاحب اور دادا صاحب چوہدری نظام دین صاحب مولوی صاحب سے بہت محبت کرتے تھے۔ مولوی صاحب اکثر ان بزرگوں کے پاس اُٹھتے بیٹھتے ۱؎

چوہدری عبدالحمید دیال گڑھی مزید لکھتے ہیں۔

”میرے والد صاحب نے دو جلد میں بہت بڑی تسخیر کا مترجم بزبان فارسی کا قرآن شریف دادا صاحب کو لاکر دیا ہوا تھا، تکیہ کے قریب ہی میرے چچا صاحب چوہدری غلام رسول کا گھر تھا۔ دادا صاحب اکثر مولوی صاحب سے وہ قرآن شریف گھر سے منگوایا کرتے تھے، صبح و شام اکثر ایسے ہی ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ دادا صاحب جو بہت متشرع بزرگ تھے، مولوی صاحب سے خاص انس رکھتے تھے اور مولوی صاحب بھی بزرگوں کے قریب ہی رہتے تھے۔ ۲؎

چوہدری مولوی نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم چاک ۱۷، آر بی باہمنی والا، فیصل آباد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے ہم عمر اور بچپن کے ساتھی ہیں وہ بیان کرتے ہیں۔

”بچپن کی زندگی آپ نے اس طرح گزاری ہے کہ بچے اکٹھا کھیلا کرتے ہیں، ہم بھی اکٹھے رہتے ہیں۔ آپ نے بچوں میں کھیلتے ہوئے کسی بچے کو گالی گلوں نہیں کی۔ جب کسی لڑکے سے کشتی لڑتے

۱؎ علمی یادداشت، جوہری عبدالحمید دیال گڑھی، محترمہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

۲؎ ایضاً

اگرچہ وہ دو گنی قوت کا ہوتا یہ ضرور اسے بچھاڑ ہی دیتے۔ کشتی کے وقت یہ قید لگا دیتے تھے، میں لنگوٹا نہیں کروں گا، مع شلوار اور کمرتہ ہی کشتی کروں گا۔ ۱؎

بچپن میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی خودداری اور شرم و حیا کی عادت کو بیان کرتے ہوئے چوہدری مولوی نذیر احمد سراجی دیال گڑھی لکھتے ہیں۔

”شرمیہ اس درجہ کے تھے کہ (مدرسہ سے واپسی کے وقت) جب ”آدھی کی کھوئی“ پر بچے پہنچنے لگتے تو آپ ایک دو کیلے (بیگے) پہلے بچوں سے بچھڑ کر اور راستہ اختیار کر کے پہلے ہی کاؤں پہنچ جاتے ایسا کیوں کرتے؟ اس لیے کہ کوئی لڑکا مجھے اپنے گھر روٹی کھانے پر مجبور نہ کرے بعد میں پتہ چلا کہ وجہ یہ تھی آپ مادر زاد ولی تھے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کا بچپن کتنا پیارا اور معصومانہ تھا اس میں آپ کی ولایت کی جھلک نظر آرہی تھی، اس کے ساتھ ساتھ آپ کی بچپن کی عادات و اطوار پر خاندان، والدین اور بہن بھائیوں کی عادات اور روایات کی چھاپ محسوس ہوتی ہے۔ حق یہ ہے کہ اولیائے کاملین کی محبت اور قدوة السالکین حضرت شاہ سراج الحق قدس سرہ العزیز کی تربیت نے انس پورے خاندان بلکہ علاقہ بھر کے ماحول

۱؎ علمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی مقیم باہمنی والا، فیصل آباد محترمہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

۲؎ علمی یادداشت چوہدری نذیر احمد سراجی دیال گڑھی محترمہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

کو اسلامی رنگ میں رنگ دیا تھا۔

کاش! آج کے اس سفاکانہ اور وحشیانہ ماحول کے والدین اس حقیقت کو پالیں کہ اسلامی انقلاب اور امن کی دولت اولیائے کاملین کی اتباع اور محبت میں ہے۔ والدین نے اپنی نجی زندگیوں کے معمولات میں ہر شے کو شامل کر رکھا ہے جو دستیاب ہے مگر اولیائے ربانین سے تعلق محبت کو بے کار شے سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا معاشرہ میں تعلیم، تبلیغ اور تربیت کے تمام وسائل ہونے کے باوجود امن و سلامتی عنقا ہے۔ یاد رکھیے وعدہ ربانی سچا ہے۔

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ
اور اہل نظر کا فیصلہ بھی پیش نظر رہنا چاہیے۔

لَا يَشْفَعُ بِهِ جَلِيسُهُ

(اولیائے کاملین کے دامن سے وابستہ رہنے والا محروم نہیں

رہتا۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
کے

کردار کی چند جھلکیاں

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی سیرت و اخلاق کے اہمہ جہت پہلو ممکن ہے محسوس تو ہو سکیں مگر ان کو احاطہ تحریر میں لانا نچھ جیسے ہیچ مدال کے لیے ممکن نہیں۔ آپ کی زندگی میں عشق مصطفیٰ ایسا ریح بس گیا تھا کہ پوری زندگی اسوہ حسنہ کا حسین منظر تھی۔ اخلاق اور کردار کی ایسی عظمت بہت لوگوں کے حصہ میں آئی۔ جو لوگ آپ کے اعتقادی طور پر مخالف تھے۔ اپنی مخالفت بلکہ مخالفت میں شدت کے باوجود آپ کی ذاتی زندگی، سیرت و کردار میں عظمت کے قائل تھے۔ آپ کا بڑے سے بڑا مذہبی مخالف بھی آپ کی سیرت کے بسی پہلو کو صرف تنقید نہ بنا سکا۔ ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

سیرت و کردار کی عظمت کے چند منظر ”محدث اعظم پاکستان“ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ مزید چند مناظر دیکھئے اور انہیں اپنی زندگی میں نافذ کرنے کی کوشش فرمائیے۔

احکام شریعت کی پاسداری

مولانا محمد ریاض الدین شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام کیمل پور اٹک لکھتے ہیں۔

علالت کے دوران آب و ہوا کی تبدیلی کی غرض سے جب آپ ہری پور ہزارہ میں مقیم تھے، آپ کو کھانا پیش کرنے کی سعادت مجھے ملی۔ ایک روز کھانا تناول فرماتے ہوئے طبیعت پر بوجھ محسوس فرمایا۔ میں نے خیال کیا کہ بیٹھ کر کھانے کی وجہ سے گرائی محسوس ہو رہی ہے۔ تکیہ اٹھا کر پیچھے رکھنا چاہا تو نفی میں سر مبارک ہلا کر فرمایا۔

نحن لا نأكل كل متكئا

ہم تکیہ لگا کر نہیں کھاتے۔ یہ شریعت میں منع ہے۔

چنانچہ آپ نے بغیر سہارا بیٹھے کھانا تناول فرمایا۔ مولانا محمد ریاض الدین مزید لکھتے ہیں۔

”ہری پورہ قیام کے دوران ایک دن نماز جمعہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے قبلہ سید محمد زبیر شاہ صاحب (سابق مدرس جامعہ رحمانیہ ہری پور) حال شیخ الجامعہ چکوال کی اقتدا میں ادا فرمائی،

لے قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ معینیہ ریاض الاسلام کیمل پور، محرمہ نومبر ۱۹۷۳ مخزن جامعہ رضویہ مظہر اسلام، فیصل آباد۔

میں آپ کے ساتھ ہی ایک صف میں کھڑا تھا۔ دعائے مسنونہ کے بعد فوراً آپ نے عربی زبان میں مجھے مخاطب ہو کر فرمایا

أَعِيدُ الصَّلَاةَ

میں نماز لوٹانا ہوں۔

حقیر نے عرض کیا

لِمَا يَا سَيِّدِي

حضور! کیوں

فرمایا

إِنَّهُ يُقَصِّرُ اللَّحْيَةَ

کیوں کہ وہ (شاہ صاحب مذکور) داڑھی کٹاتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو یہ شبہ اس وجہ سے ہوا کہ قبلہ شاہ صاحب کی داڑھی ٹھوڑی کے نیچے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے پوری طرح دکھائی نہیں دیتی تھی۔ حالانکہ اصل میں وہ سنت کے مطابق پوری تھی۔

حقیر نے عرض کیا

لَا يُقَصِّرُ بَلْ إِنَّهَا مَسْتَوْرَةٌ

شاہ صاحب داڑھی کٹاتے نہیں بلکہ ان کی داڑھی پوشیدہ

ہے۔ نظر کم آتی ہے۔

تب آپ نے اعادہ نماز کا عزم ترک فرمایا۔

لے۔ ایضاً

اس واقعہ بخوبی واضح ہوتا ہے کہ احکام شریعت کا آپ بے حد پاس فرماتے۔ نیز اسی واقعہ میں عزیزوں پر کرم نوازی کا پہلو بھی واضح ہے۔ مولانا سید محمد زبیر شاہ صاحب کی عزت و حرمت پر حرف آنے کا احتمال تھا۔ آپ نے گفتگو عربی زبان میں فرمائی تاکہ عامۃ الناس علماء سے بدظن نہ ہوں۔

ہری پور قیام کے دوران ایک جمعہ کے موقع پر مولانا معین الدین شافعی نے تقریر فرمائی۔ مولانا سید محمد زبیر شاہ موجود نہ تھے۔ نماز جمعہ کی امامت کے متعلق حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مولانا محمد ریاض الدین کو حکم فرمایا۔ مولانا محمد ریاض الدین نے ازراہ آداب عرض کیا کہ مولانا معین الدین ہی امامت کرائیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

”وہ شافعی ہیں اور ہم حنفی۔ بلا وجہ ان کی اقتدا کیسے جائز ہے۔“

اس طرح آپ نے مولانا سید محمد زبیر شاہ کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کی ایک ماضری کا واقعہ لکھتے ہیں۔

۱۷۔ ایضاً

حضرت کی لاہور تشریف آوری کی اطلاع پاکر پروگرام کے مطابق میں اسٹیشن پر استقبال کے لیے پہنچا تو آپ نے اسٹیشن پر فرمایا کہ پہلے لوہاری میں جامعہ نظامیہ رضویہ جائیں گے۔ حسب ارشاد لوہاری دروازہ کے لیے تانگہ لیا گیا۔ لوہاری بازار میں بھیڑ کی وجہ سے آپ دروازہ پر ہی تانگہ سے اتر گئے اور پیدل ہی بازار میں چلنے لگے۔ میں نے آپ کے آگے سے لوگوں کو ہٹانا چاہا تاکہ آپ حسب عادت اپنی رفتار کو جاری رکھ سکیں۔ (سُنّت کے مطابق آپ اپنی رفتار کو چلنے میں ذرا تیز رکھتے) اس پر آپ نے مجھے فرمایا۔

مولانا! مسئلہ بھول گئے؟

”بازار مشترکہ راستہ ہے اس میں سب کا حق برابر ہے۔ آپ کسی کو بازار کے کسی بھی حصہ میں چلنے سے منع نہیں کر سکتے۔ ہم راستہ کے پابند ہیں، راستہ ہمارا پابند نہیں کہ ہم لوگوں کو ہٹائیں۔“

خدا م بالعموم اپنے اکابر کے لیے راستہ کو کشادہ کرنے کے لیے ہٹو بچو کے کلمات سے کام لیتے ہیں۔ بعض اوقات تو راہ گیر اس عمل سے پریشان بھی ہوتے ہیں، مگر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مسافروں کی ایذا کو ناپسند فرماتے۔ نیز راستہ پر اپنا حق سب راہ گروں

کے برابر بتا کر شریعت مطہرہ کی پاسداری کا عملی درس دیا۔
مولانا ابوالبدل محمد شمس الزماں خطیب جامع مسجد پاک حنفیہ
بیڈن روڈ لاہور، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے تقویٰ کے
واقعات کو بیان کرتے ہیں، لکھتے ہیں۔

”ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس کی تقریر کا پُرگرام
کمالیہ (ضلع فیصل آباد) میں تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا:

مولانا! آپ میرے ساتھ چلیں گے کیونکہ یہ آپ کا علاقہ
ہے۔ بندہ تیار ہو گیا۔ مقررہ تاریخ جب چلنے کا وقت ہوا تو طلبہ
کے لنگر کا کھانا تیار ہو چکا تھا۔ مگر آپ کے گھر میں کھانا تیار ہونے
میں دیر تھی۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مجھے فرمایا
مولانا! آپ کھانا کھالیں۔ بندہ کی روٹی ابھی گھر میں تیار
نہیں ہوئی۔ چلو آگے دیکھا جائے گا۔

مولانا شمس الزماں جو ان دنوں جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد
میں زیر تعلیم تھے نے غلطی سے عرض کیا۔
”حضور میں لنگر سے کھانا لے آؤں؟“

فرمایا:

اے بندہ خدا! یہ کھانا طلبہ کے لیے ہے۔ فقیر طلبہ کا حق
کبھی نہیں کھاتا۔“

۵۔ قلمی یادداشت مولانا شمس الزماں لاہور محرم ۱۴۱۵ھ مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

صوفی ولی محمد قادری رضوی چک ۲۱ رکھ فیصل آباد۔ بیان
کرتے ہیں کہ نماز عصر کے بعد حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ
مسجد سے باہر تشریف لائے تھے جن لوگوں کو مسجد کے اندر آپ
سے مصافحہ کا موقع نہ مل سکا وہ باہر انتظار کر رہے تھے۔ ایک
خوش بخت نے پاؤں کا جوڑا سامنے رکھا۔ باقی لوگ جوق در جوق
مصافحہ کے لیے آگے بڑھے۔ ایک شخص جن کو حضرت شیخ الحدیث
قدس سرہ کا دایاں ہاتھ خالی نہ مل سکا، اس نے ایک روپیہ بطور نذر
آپ کے بائیں ہاتھ میں دینے کی کوشش کی۔ جس وقت آپ نے
محسوس کیا کہ کسی نے میرے بائیں ہاتھ میں کچھ دینے کی کوشش کی ہے،
آپ نے فوراً اپنا بائیں ہاتھ بھول دیا۔ نذر کا وہ روپیہ نیچے گر گیا،
اس پر آپ نے فرمایا:

”اٹے ہاتھ میں لینا اور اٹے ہاتھ میں دینا خلاف سنت ہے۔“
اس طرح آپ نے انتہائی معمولی سے واقعہ میں بھی اتباع سنت
کی عمدہ مثال قائم فرمائی۔

یہی صوفی ولی محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ
عرس امام احمد رضا قدس سرہ کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ شاہی مسجد
میں رنگ و روغن ہو رہا تھا۔ رنگ ساز نے مسجد سے بچا ہوا رنگ

۶۔ قلمی یادداشت صوفی ولی محمد چک ۲۱ فیصل آباد۔ محرم ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

آپ کے مکان کے دروازہ پر لگا دیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نماز کے بعد جب گھر تشریف لے جا رہے تھے تو آپ نے مکان کے دروازے کا رنگ دیکھ کر اندازہ لگایا کہ یہ مسجد کا بچا ہوا رنگ استعمال ہوا ہے۔ آپ نے رنگ ساز کو بلا کر استفسار حال کیا۔ اس نے مسجد سے بچا ہوا روغن استعمال کرنے کا اقرار کیا۔ آپ نے اظہار ناراضگی فرماتے ہوئے اس کو مسئلہ سمجھایا اور رنگ کی قیمت مسجد میں ادا فرمادی۔

تلامذہ پر کرم نوازی

یوں تو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنے تمام متعلقین، مریدین اور متوسلین پر بڑے شفیق اور مہربان تھے۔ ہر ایک کی ضروریات اور حاجات پوری کرنے کی کوشش کرتے، مگر آپ طالبانِ علوم دینیہ پر حد درجہ مہربانی فرماتے، ان کی ضروریات پوری فرماتے۔ ان کی مالی اعانت فرماتے، ان کے اعزاز و اکرام کو دوبالا فرماتے۔ اگر کوئی طالب علم بیمار ہو جاتا تو مقدور بھر اس کا علاج فرماتے۔ دُور دراز میں مقیم طلبہ کی تیمارداری اور علاج کے لیے اپنا نمائندہ بھیج کر اس کی ضرورت پوری فرماتے۔ طلب علوم دینیہ میں حوصلہ افزائی کے ساتھ ان کی ہر ممکن امداد فرماتے۔ بعض اوقات انہیں قیمتی کتابیں خرید کر عطیہ دیتے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی شخصیت کے اس پہلو پر چند واقعات پڑھیے۔

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، دارالعلوم حزب الاحناف لاہور کے ناظم اعلیٰ حضرت علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ کے ایما پر جامعہ حنفیہ قصو میں مدرس مقرر ہوئے۔ تدریسی کام کی کثرت سے مفتی عبدالقیوم کی صحت گم گئی اور آپ بیمار ہو کر اپنے والدین کے پاس چک ۱۲۶ گ۔ ب جٹانوالہ میں چلے گئے۔ اس امر کی اطلاع

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو فیصل آباد میں ہوئی۔ اس کے بعد کے حالات مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کے الفاظ میں پڑھیں۔

آپ نے مولانا محمد انوار الاسلام صاحب جو اس وقت جامعہ رضویہ لائل پور میں زیر تعلیم تھے کو میرے پاس گھر عیادت کے لیے بھیجا اور ساتھ ہی علاج کے لیے لائیلپور شریف حاضر ہونے کا پیغام بھی دیا۔ چنانچہ مولانا محمد انوار الاسلام مجھے اپنے ہمراہ ہی لائل پور لے آئے۔ حاضر ہونے پر میرے لیے حضرت نے جامعہ کی دوسری منزل پر اپنے مخصوص کمرہ میں قیام کا اہتمام فرمایا۔ حکیم کو طلب فرمایا۔ حکیم صاحب کے مشورہ سے حضرت نے مجھے واپس گھر جانے کی اجازت دے دی۔ ادویہ وغیرہ کے علاوہ آپ نے ایک سو روپے مرحمت فرمائے اور فرمایا :

”دودھ وغیرہ کے لیے دے رہا ہوں“

حضرت کی اس شفقت پر مجھے آنسو آگئے جس پر حضرت نے مجھے حوصلہ دیا اور صحت مکمل ہونے تک آرام کا مشورہ دیا۔ لے مولانا ابوالابد محمد شمس الزماں قادری خطیب جامع مسجد پاک حنفیہ بیڈن روڈ لاہور اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جن دنوں میں جامعہ رضویہ منظر الاسلام فیصل آباد میں منتہی

لے۔ قلمی یادداشت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی۔ مخزنہ جامعہ رضویہ منظر الاسلام فیصل آباد

درجہ کی کتابیں پڑھتا تھا۔ میرزا ہد ملا جلال وغیرہ میرے اسباق تھے، ان دنوں مجھے لقوہ ہو گیا۔ چند دن تو میں نے کسی سے اظہار نہیں کیا۔ منہ پر کپڑا لپیٹ رکھا یہ اس لیے کیا تاکہ اسباق میں ناغہ نہ ہو۔ مولانا مفتی نواب الدین ناظم تعلیمات جامعہ رضویہ کی وساطت سے اس کی خبر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کو ہوئی تو آپ نے مجھے طلب فرمایا اور فرمایا، علاج کیوں نہیں کرتے؟ عرض کیا۔ اسباق میں ناغہ کا ڈر ہے اس لیے نہ کسی کو بتایا اور نہ علاج کی طرف توجہ دی۔ آپ نے جامعہ رضویہ کے خادم صوفی اللہ رکھا سراجی کو حکم دیا کہ اسے سول ہسپتال لے جاؤ اور اس کا علاج مدرسہ کی طرف سے کراؤ۔ کئی دن علاج کے باوجود جب افاقہ نہ ہوا تو میں آپ کے مشورہ سے اپنے ماموں ملک محمد یعقوب کے ہاں گڈیاں نزدستیاں نہ بنگلہ پہنچا۔ وہاں دیسی طریقہ علاج جاری رہا لیکن یہاں بھی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے مولانا محمد حسین سکھ دی کو میری عیادت کے لیے روانہ فرمایا۔ بندہ نے عرض کیا، ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ مولانا محمد حسین نے واپس آکر حضرت سے صورت حال عرض کی، آپ نے انہیں اسی وقت واپس تعویذ دے کر بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے اسی شب آپ کی کرامت کے صدقہ شفا دی۔ اس طرح آپ نے اپنے تلامذہ پر کرم نوازی کی عمدہ مثال قائم فرمائی۔ لے

لے۔ قلمی یادداشت مولانا محمد شمس الزماں قادری محرمہ ۱۲ اگست ۱۹۶۵ء مخزنہ جامعہ رضویہ منظر الاسلام فیصل آباد

ایام علالت میں جب حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ تشریف لے گئے۔ یہ سفر اگرچہ تبدیلی آب و ہوا اور تعلیم و تدریس سے ایک گونہ آرام کے لیے تھا مگر اس سفر میں بھی کتب دینیہ کا ایک ذخیرہ اپنے ساتھ فیصل آباد سے لائے۔ اس میں آپ کے ذوق تبلیغ کے ساتھ اپنے تلامذہ پر شفقت کا پہلو بھی عیاں تھا کیوں کہ ان دنوں مدرسہ مذکورہ میں حضرت مولانا سید محمد زبیر شاہ اور مولانا محمد ریاض الدین مدرسین میں تھے۔ یہ حضرات آپ کے تلامذہ ہیں۔ یہ کہتا ہیں جو ہمراہ لائے تھے ان سے مختلف موضوعات دینیہ پر دلائل تھے۔ دلائل پر مشتمل عبارات آپ نے مذکورہ علماء کو نوٹ کھرائیں تاکہ یہ حضرات آپ کے حاصل مطالعہ سے بھی فائدہ اٹھائیں۔ حضرت مولانا محمد ریاض الدین سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ نے اس سلسلہ میں لکھا۔

”افاقہ ہوا تو فرمایا کہ میں اس ارادے سے چند کتابیں ساتھ لایا ہوں کہ آپ کو چند حوالہ جات نوٹ کرا جاؤں۔ اس طرح سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف مبارکہ کی ایک گونہ تبلیغ بھی ہو جائے گی تو سفر رائیگاں نہیں جائے گا۔ میں نے قبلہ عالم (حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ) کے حکم سے آپ کا سامنے رکھا ہوا صندوق کھولا تو آپ نے فرمایا اس میں سے تفسیر نسفی اور مدارج النبوت دیکھ کر نکال لاؤ میں نے منقولہ کتابیں لا کر دیں تو آپ نے تفسیر نسفی سے مندرجہ ذیل

عبارات نکال کر مجھے نقل کرنے کو فرمایا اور فرمایا کہ کسی وقت کام آئیں گے۔ اس کے بعد مولانا موصوف نے دس صفحات پر مشتمل بہت سے حوالہ جات نقل فرمائے ہیں۔

اپنے ایک مکتوب میں مولانا موصوف ان عبارات کی افادیت کو یوں بیان فرماتے ہیں۔

”یہ آپ کی کرامت سمجھئے کہ فقیر کو سورہ نور کی تفسیر لکھتے ہوئے ام المؤمنین (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی شان اور پاکیزگی کے بیان میں وہی حوالہ جات بخوبی کام آئے، جو اب ان شاء اللہ العزیز تفسیر ریاض القرآن کی تیسری جلد میں عنقریب منظر عام پر آ رہے ہیں۔“

دورہ حدیث شریف کے دوران اگر کوئی طالب علم کسی وجہ سے غیر حاضر ہو جاتا تو اس کی دلجوئی اور پاسداری کی خاطر بعض سرکارِ دو عالم دیا کرتے تھے کہ ان اسباق میں وہ بھی شمولیت کرے جو اس وقت حاضر نہیں۔ اسی نوعیت کا ایک واقعہ مولانا محمد ریاض الدین، انک کے حوالہ سے پڑھیں۔

”بخاری شریف کی پہلی جلد جب ختم ہونے پر آئی تو ان دنوں

۳۔ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین شیخ الجامعہ غوثیہ مینیہ ریاض الاسلام ایک محرمہ ۱۳۹۱ھ

مختصرہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

۴۔ مکتوب مولانا محمد ریاض الدین بنام فقیر قادری عنی عن مولف تذکرہ محرمہ ۱۳۹۱ھ

حقیر اور مولانا محمد صدیق صاحب (خطیب پیر و دھانی راولپنڈی) مذکور
گھر آئے ہوئے تھے۔ ختم ہونے میں غالباً دو اوراق باقی تھے تو
قبلہ عالم نے ہمارے ہم سبق احباب کو فرمایا کہ اسے اب باقی رہنے
دو۔ احباب نے اصرار فرمایا کہ قبلہ آج ہی ختم ہو جانی چاہیے تو
قبلہ عالم نے ہم دونوں کی رعایت فرماتے ہوئے فرمایا: جب وہ
آئیں گے تو ختم بھریں گے۔^۷

آپ کے تلامذہ میں سے یا کوئی اور عالم آپ کے حلقہ ارادت
میں داخل ہو جاتا تو آپ اسے علم دین کی تعلیم و تدریس کی اہمیت واضح
فرما کر اسے تاکید فرماتے کہ تعلیم، تدریس اور تبلیغ ہی کو وظیفہ حیات
بنا لو۔ اگرچہ سلاسل طریقت کے اوراق و اشغال کی اسے تلقین فرماتے
مگر تاکید علم دین کی تعلیم و تدریس کی فرماتے۔ ایک موقع پر مولانا مفتی
محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی نے جو آپ کے تلامذہ اور مریدین میں
شامل ہیں، عرض کی کہ حضور میں شجرہ شریف اور پنج گنج قادریہ پابندی
سے پڑھتا ہوں اس کے علاوہ کوئی اور وظیفہ پڑھنے کے لیے دیں تو
آپ نے فرمایا:

”اے مولانا! علماء کے لیے پڑھنا اور پڑھانا ہی بڑا وظیفہ ہے
اس سے بڑھ کر کون سا وظیفہ ہو سکتا ہے؟ بس علم دین پڑھو اور

پڑھاؤ۔ دین حقہ کی خدمت کرو۔ میں تو علماء کرام کو شجرہ شریف اور
پنج گنج قادریہ پڑھنے کی بھی تاکید نہیں کرتا۔^۸

۷۔ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین اہلک، مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

۸۔ قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی، مخزنہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

شہرت سے نفرت

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فناء فی الرسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اور فناء فی اللہ (جل و علا) کی منزل پر فائز تھے۔ اسی فنایت کی برکت تھی کہ آپ کی ذات مبارکہ کو بقائے دوام نصیب ہوا۔ آپ کے ذکرِ خیر کے چرچے دور و نزدیک ہر زبان پر جاری ہوئے۔ ربِ کریم نے آپ کی محبت کو ہر مومن کے سینے میں رکھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہر عام و خاص مسلمان آپ کا نوالہ و شیدا بن گیا تھا۔ آپ پر جانثاری اس کا شیوا بن گیا۔ یہی وجہ ہے جہاں بھی آپ کی آمد متوقع ہوتی لوگ انتظار میں بیٹھ جاتے۔ بلکہ آپ کی محبت لوگوں کے دلوں میں یہاں تک راسخ ہو چکی تھی کہ مسجد سے نکل کر جب بھی آپ در اقدس کا رخ فرماتے یا جمعہ کے روز مرکزی سنی رضوی جامع مسجد سے جمعۃ المبارک کی نماز سے فراغت حاصل کرتے۔ عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور ملاقات کے لیے پروانہ وار جمع ہو جاتے۔ زائرین کے ہجوم کی وجہ سے مسجد سے مکان شریف تک کا چند قدم کا فاصلہ بہت مشکل سے کافی وقت میں طے ہوتا۔ سفر کے دوران آپ کے استقبال کے لیے آنے والوں کا ہجوم دیدنی ہوتا تھا۔ فلکِ شکاف نعروں سے آپ کے پروانے آپ کے راستہ میں

قلب و نظر فرشِ راہ کھرتے۔۔۔ مگر اس کے باوجود آپ کو شہرت سے طبعی طور پر نفرت تھی۔ حتی الامکان کوشش فرماتے کہ انتہائی خاموشی سے اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔

اس سلسلہ کے چند واقعات آپ کی سیرت سے پیش ہیں۔
عاشقِ مدینہ جناب محمد عظیم سرہندی نقشبندی رضوی سرسے عالمگیر علیہ الرحمہ اپنی یادداشت میں ”شہرت اور جاہ پندی سے گمراہ“ کے عنوان سے ایک چشم دید واقعہ لکھتے ہیں۔ آپ انہی کے الفاظ میں پڑھیں!
ایک دفعہ سراج العلوم گوہرِ انوالہ میں حضور کی تشریف آوری ہوئی، تشریف آوری سے قبل حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے شہر میں حضور کی آمد کا اعلان فرمایا کہ بذریعہ ریل ۲ بجے گوہرِ انوالہ اسٹیشن پر (حضرت قبلہ شیخ الحدیث مدظلہ العالی) تشریف لائے ہیں۔ عقیدت مند پروانہ وار اسٹیشن پر ریل آنے سے کافی وقت پہلے آنا شروع ہو گئے۔ ہزاروں کی تعداد میں احباب اہل سنت حضور محدثِ اعظم کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے قرار تھے۔ کسی کے ہاتھ میں سبز پرچم تھا کسی کے ہاتھ میں دو پھٹریوں والا جھنڈا (ہمینر) جس پر لکھا تھا۔

لے آمدنت باعث آبادی ما

کسی کی جھولی میں پھولوں کی پتیاں تھیں کسی کے ہاتھ میں گلاب کے پھولوں کے ہار تھے۔ الغرض جس طرف نگاہ جاتی تھی انسانوں کا

ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا تھا۔

گاڑی اپنے وقت پر گوجرانوالہ پہنچ گئی۔ عقیدت مندوں نے گاڑی کے تمام ڈبلوں کو دیکھا مگر حضرت تشریف نہ لائے۔ گاڑی اسٹیشن پر رکی اور چلی گئی۔ اتنے میں کچھ طالب علم جامعہ سراج العلوم کے بھاگے ہوئے اسٹیشن پر پہنچ گئے۔ انہوں نے آکر بتایا کہ حضرت جامع مسجد میں پہنچ چکے ہیں۔ تمام لوگ ایک دوسرے سے پہلے دست بوسی کی غرض سے مسجد کی طرف بھاگے۔ حضرت کی زیارت ہوئی۔ لوگوں نے پروانہ وار آپ کے مبارک ہاتھوں کو چومنا شروع کیا۔ جب تمام لوگ زیارت سے مشرف ہو چکے تو غالباً حضرت علامہ ابو داؤد صاحب نے حضرت سے عرض کی کہ حضرت ہم لوگ آپ کا اسٹیشن پر انتظار کر رہے تھے۔ تمام لوگ آپ کے استقبال کے لیے بے چین اور بے قرار تھے۔ آپ کس چیز پر تشریف لائے ہیں۔ یہ سن کر حضرت کے چہرہ پر رقت کے آثار نمایاں ہو گئے اور فرمایا:

مولانا! میں نہیں چاہتا کہ لوگ خواہ مخواہ مجھے نعروں کی گونج میں زندہ باد، زندہ باد کرتے۔ ایک جلوس کی شکل میں لائے۔ اس لیے میں لاہور سے بجائے ریل کے موٹر پر سوار ہو کر گوجرانوالہ اڈا پر اتر کر تانگہ میں سوار ہو کر مسجد میں پہنچ گیا ہوں۔

حضرت نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ رب العزت کے حضور

دُعا فرمائی۔

اے الہ العالمین! یہ تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت لیے ہوئے اور مجھے تیرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام سمجھتے ہوئے آئے ہیں۔ یا اللہ! ان کو اپنا بندہ اور اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خادم بنائے۔ آمین

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جب سید الاولیاء حضور داتا گنج بخش ہجویری قدس سرہ کے مزار پر حاضری دیتے تو حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ نوری، بانی نوری کتب خانہ لاہور سے وہیں ملاقات کرتے۔ حضرت پیر سید محمد معصوم شاہ نوری علیہ الرحمہ کی رہائش دربار شریف کے قریب ہی تھی۔ ان کا اکثر وقت دربار شریف پر ہی بسر ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اور آپ کے ہمراہ آپ کے خدام کو کھانا کھلاتے ہوئے فرمانے لگے۔

حضرت! جب بھی آپ کا پروگرام حاضری کا ہو پہلے سے اطلاع فرما دیا کریں تاکہ کھانا کا انتظام عمدہ طور سے ہو سکے۔ اس پر آپ نے فرمایا:

شاہ صاحب! فقیر حضور داتا قدس سرہ کی حاضری کے لیے لاہور آتا ہے۔ فقیر آئے تو حاضری کے لیے، اور آپ سے کلمے کہ فقیر آ رہا ہے۔ فقیر کا مقصد تو حاضری دینا ہے نہ کہ استقبال کرانا۔ یہ نہیں

لے۔ قلمی یادداشت جناب محمد عظیم سرسیدی رضوی رحمۃ اللہ علیہ عالمگیری محرم ۱۴۲۳ھ، ۱۹ مئی ۲۰۰۲ء، مخزن جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

ہو سکتا۔ ۱

جناب خلیل احمد رانا جہانیاں منڈی سے حضرت شیخ الحدیث
قدس سرہ کی شہرت سے نفرت اور مخلوق خدا پر شفقت کا واقعہ جناب
حکیم تاج الدین امرتسری کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت
شیخ الحدیث قدس سرہ لائل پور سے میلسی جانے کے لیے سہ ماہی پانچ
گاڑی سے صبح چار بجے جہانیاں تشریف لائے، کیونکہ یہاں سے آگے
بس کا سفر تھا۔ سب احباب استقبال کے لیے ایٹیشن پر جمع ہو گئے۔
جب حضرت قبلہ شیخ الحدیث قدس سرہ گاڑی سے اترے تو استقبال
کرنے والوں نے آپ کی آمد پر استقبالیہ نعرے لگانے شروع کیے۔
بڑا عجیب سا بندھا۔ جس وقت حضرت غلام منڈی میں داخل ہوئے
تو آپ نے نعرہ لگانے والوں کو منع فرمادیا کہ اب نعرے نہ لگائیں
اس لیے کہ لوگ گھروں میں اس وقت سوئے ہوئے ہیں۔ ان کے
آرام میں خلل نہ آئے۔ ہجوم چپ ہو گیا۔ آپ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے
مسجد میں آ گئے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نمودنالش بالکل پسند نہ
فرماتے اس لیے آپ نے لوگوں کو استقبالی نعروں سے منع فرمادیا۔

منظر اسلام

۱۔ قلمی یادداشت صرفی محمد عمر دراز قادری پرائی غلام منڈی فیصل آباد محرم ۱۹، ستمبر ۱۹۸۰ء مخدوم جامعہ فیصل آباد
۲۔ قلمی یادداشت خلیل احمد رانا جہانیاں منڈی محرم ۱۵، نومبر ۱۹۸۰ء مخدوم جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

کُتبِ دینیہ کا ادب و احترام

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت تھی کہ کُتبِ دینیہ کا
ادب و احترام خود بھی فرماتے اور دوسروں کو بھی اس کی تبلیغ فرماتے
اس سلسلہ میں معمولی سی غلطی پر بھی اقباء فرماتے۔
مولانا محمد فیض احمد منڈی فتح پور تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ اپنے
ایک مکتوب میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا قرآن مجید کے
ادب و احترام کا واقعہ یوں لکھتے ہیں۔ دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد
میں قائم سنی رضوی کُتب خانہ کا اہتمام جن دنوں میرے اور مولوی
غلام رسول عرف سائیں تبرک کے سپرد تھا۔ ایک روز عصر کے وقت
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنی معمول کی نشست پر جلوہ فرماتے،
کافی لوگ موجود تھے۔ ایک آدمی نے ترجمہ قرآن مجید کنز الایمان طلب
کیا۔ یہ ترجمہ نور کُتب خانہ لاہور سے تازہ چھپ کر آیا تھا۔ لوگ
اسے تیزی سے حاصل کر رہے تھے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے
مجھے مخاطب ہو کر فرمایا:

”مولانا کوئی قرآن پاک کا نسخہ ہے۔“

بندے نے عرض کیا

”میرے پاس ایک نسخہ پڑا ہے۔“

ارشاد فرمایا

توبہ کرو۔ لفظ ”پڑا“ قرآن مجید کے متعلق نہ کہنا چاہیے۔ بلکہ یوں کہو کہ رکھا ہوا ہے۔ اس کے معنی ہوں گے کہ باادب رکھا ہوا ہے۔

اس ارشاد سے میری اور حاضرین کی اصلاح ہو گئی۔ اے اس سلسلہ میں مولانا محمد ریاض الدین، شیخ الجامعہ جامعہ غوثیہ مبینیہ ریاض الاسلام کیمیل پور (انک) فرماتے ہیں کہ ہری پور قیام کے دوران جب بھی ذرا افاقہ ہوتا تو آپ کا دیباچہ علم و عرفان رواں ہو جاتا۔ آپ ارشاد فرماتے کہ مولانا! فلاں کتاب نکالو۔ اس کے فلاں صفحہ کی عبارت نوٹ کر لو۔ آپ کی تدریس، تقریر، تبلیغ اور تصنیف میں بہت مفید ثابت ہو گی۔ مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ آپ کی بتائی ہوئی عبارات آج تک ہماری راہنمائی کر رہی ہیں۔ حسب معمول ایک روز مجھے مخاطب ہو کر فرمایا:

”مولانا! بخاری شریف لاؤ۔“

تعمیل ارشاد کی تو فرمایا:

”فلاں صفحہ نکالو۔“

میں نے آپ کے قریب پڑی ہوئی چارپائی پر بیٹھ کر بجائے

۱۔ قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد منڈی فتح پور ضلع مظفر گڑھ
محرمہ ۱۹ نومبر ۱۹۶۳ء مخزنہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

ہاتھوں پر بخاری شریف اٹھانے کے اسے کھول کر، عام لوگوں کی طرح رانوں کے سہلے پر رکھ لیا۔ آپ نے فوراً ارشاد فرمایا:

”ایسا نہیں، حدیث پاک کا بہت زیادہ احترام کرنا چاہیے، کتاب کو ہاتھوں پر اٹھا لو۔ جب کوئی نیکالنا ہو تو سینے سے لگا کر ایک ہاتھ سے کتاب تھام لو اور دوسرے ہاتھ سے صفحہ نکال لیا کرو۔“ ۲

۲۔ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین کیمیل پور محرمہ دسمبر ۱۹۶۳ء مخزنہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

اولیاء اللہ کا ادب و احترام

اولیائے کاملین کی محبت اور عقیدت نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عظمت کو دوبالا کر دیا، تمام سلاسل طریقت کے اکابر اولیاء آپ کی عقیدت کا مرکز تھے، مگر جن اولیائے کاملین کا تعلق آپ کے سلاسل بیعت سے تھا ان کی عقیدت اور احترام کمال درجہ سے فرماتے۔

مولانا مفتی ابوالنوار غلام سرور قادری رضوی مشیر مذہبی امور وفاقی شرعی عدالت پاکستان اپنی طالب علمی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی اولیاء اللہ سے محبت کے پہلو کو واضح کرتے ہیں۔

مولانا موصوف فرماتے ہیں کہ دوران تعلیم جب میں جامعہ رضویہ لائل پور حاضر ہوا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے فقیر کو تعارف کمرانے کا حکم فرمایا۔ میں نے اپنا تعارف کراتے ہوئے بیان کیا بتایا کہ ہماری برادری کو حضو شیر ولایت، شہنشاہ طریقت سید جلال الدین سرخ بخاری علیہ الرحمۃ سے بیعت و ارادت تھی اسی تعلق کی وجہ سے ہماری برادری کشمیر سے اوتج شریف اپنے پیرو مشد کے زیر سایہ آکر آباد ہو گئی۔ ہمارا سلسلہ طریقت

آباد اجداد سے سہروردی قادری تھا اور ہمارے آباء کو حضو سرخ بخاری سے خلافت کا شرف بھی حاصل تھا۔ اس زمانہ سے ہم اوتج شریف ہی میں سکونت پذیر ہیں۔

حضرت محدث اعظم قبلہ قدس سرہ نے اس بیچ مال اور نیاز مند پر خصوصی نظر عنایت فرماتے ہوئے بغل گیر فرمایا اور فرمایا۔ ”ہم آپ کی کنیت ابوالنوار تجویز کرتے ہیں۔ آپ اپنے نام غلام سرور کے ساتھ ابوالنوار لکھا اور کہلایا کرو۔“ حضرت محدث اعظم علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

”فقیر کو اوتج شریف سے بڑی عقیدت ہے جب فقیر بریلی شرف ہوتا تھا تو وہاں سے اوتج شریف حاضری دینے کے لیے آتا تھا۔“ مولانا مفتی غلام سرور رضوی فرماتے ہیں کہ ایک روز عشاء کی نماز کے بعد ایک کمرہ میں نیچے چٹائی پر سو گیا۔ حضرت محدث اعظم قدس سرہ اپنے وظائف سے فارغ ہو کر سب کمروں میں طلبہ کا حال دریافت کرنے تشریف لائے۔ جب مجھے چٹائی پر سویا پایا تو ناظم مدرسہ سے فرمایا۔

”یہ مولانا ابوالنوار غلام سرور ہیں۔ اوتج شریف سے پھر سرکار سرخ بخاری کے خلفاء کے خاندان سے انہیں اوتج شریف کے اکابر اولیاء نے ہمارے پاس بھیجا ہے، ان کا خاص خیال رکھیں، ان کے لیے پیار پانی منگوائیں اور نیچے سونے کی اجازت نہ دیں۔“

آخر چار پائی منگوائی اور مجھے اس پر لٹاکر اطمینان حاصل کر کے دوسرے کمرے میں تشریف لے گئے۔
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی اولیاء اللہ سے عقیدت کا مزید حال مولانا مفتی غلام سرور قادری لکھتے ہیں۔

سالانہ جلسہ میں فقیر کو دستارِ فضیلت سے زیب بخشا اور سند عطا فرمائی۔ جب میں روانہ ہوا تو بڑے ادب و احترام سے رخصت کیا اور اتنے انعام سے نوازا کہ اس کی عظمت کے آگے میں اپنی ہیمنچیدانی سے پسینہ پسینہ ہو رہا تھا اور میں سمجھتا تھا کہ یہ اویچ شریف کے اکابر اولیاء سے محدثِ اعظم کی عقیدت کا کمال ہے اور یہ لوگ تو اپنے بزرگان و محبوبان الہی کے درو دیوار کے خس و خاشاک تک کو آنکھوں سے لگاتے ہیں اور یہ ہیمنچیداں تو ایک انسان ہے۔

پھر حضور محدثِ اعظم نے فرمایا۔

”اویچ شریف جاکر خالقہ قادریہ پر میرا نہایت عاجزی سے سلام و فاتحہ کا تحفہ عرض کرنا اور پھر خالقہ سہروردیہ پر بھی اسی طرح عرض کرنا۔“

میں جب اویچ شریف جاکر اسی طرح عرض کیا تو مجھے ایسے اور قلب و بصیرت کے اُجالے میں نظر آیا کہ خالقہ قادریہ غوثیہ اور

تعلیٰ یادداشت مولانا مفتی غلام سرور قادری، سابق مہتمم جامعہ رضویہ لہرون آباد، مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد۔

خالقہ سہروردیہ میں حضرت محدثِ اعظم قبیلہ کا سلام و تحفہ فاتحہ بڑی محبت سے قبول کر لیا گیا ہے اور واپسی جواب سلام اور دعاؤں سے آپ کو یاد فرمایا گیا ہے۔

مولانا مفتی غلام سرور قادری مشیر مذہبی امور و فاقی شرعی عدالت پاکستان اس سلسلہ میں اپنے تاثرات یوں بیان کرتے ہیں۔

فقیر سمجھتا ہے کہ حضرت قبیلہ محدثِ اعظم پاکستان نے تھوڑے سے عرصہ میں جو کمال و عروج حاصل کیا اور پاکستان کے کونہ کونہ میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لہر دوڑادی اور گستاخانہ نبوت کو سرچھپانے کو بجھ نہ ملتی تھی۔ یہ اعلیٰ حضرت مجددِ اعظم امام احمد رضا خاں بریلوی، سرکارِ اویچ شریف اور دیگر ہندو پاک بلکہ عرب و عجم کے بزرگوں کی روحانیت آپ کے ہمراہ ہونے کی وجہ سے تھا۔

تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے وقت بریلی سے حکیم تحسین رضا خان صاحب ہری پور میں آکر آباد ہو گئے۔ حکیم صاحب موصوف کا تعلق امام احمد رضا قدس سرہ کے خاندان سے تھا۔ ان کے بارے میں مولانا محمد ریاض الدین سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ ہری پور پڑھنے اپنی یادداشت میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے قیام ہری پور کے حالات میں لکھتے ہیں۔

ایضاً ایضاً

حضرت قبلہ عالم کی تیمار داری کے لیے جب بھی حکیم صاحب موصوف تشریف لاتے تو آپ باوجود تکلیف شاقہ کے احتراماً ان کے لیے اٹھ بیٹھتے۔ بعض دفعہ فرماتے ”حکیم صاحب! معاف فرمانا میں کھڑا ہونے سے معذور ہوں ورنہ اٹھ کر اکرام بجالاتا۔“ پھر حاضرین سے متوجہ ہو کر فرماتے۔

”مجھے ان کے خاندان سے سب کچھ ملا ہے۔ جب میں بریلی شریف ہوا کرتا تھا تو حضور اعلیٰ حضرت کے گھرانے کی ذرہ نوازیوں کی وجہ سے ان کا ایک فرد سمجھا جاتا تھا۔“

اولیاء اللہ کا ادب و احترام صرف ان کی دنیوی زندگی تک محدود نہیں ہوا کرتا بلکہ بعد وصال بھی ان کا احترام اسی طرح لازم ہے جس طرح ان کی زندگی میں۔ اس کی وجہ عیاں ہے کہ اولیاء اللہ کے وصال سے صرف مکان بدلتا ہے جس طرح ایک مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہونے سے زندگی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہی حال اولیاء اللہ کے انتقال کا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جب کسی مزار پر حاضر ہوتے تو اسی طرح صاحب مزار کا ادب فرماتے جس طرح اس کی دنیوی زندگی ادب کی منتقاضی ہوتی۔ آپ کی سیرت کے اس پہلو کو مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ^{رحمۃ اللہ علیہ} جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۵۔ قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین کیمل پور، مکررہ دسمبر ۱۹۷۳ء
محزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام آباد فیصل آباد

کے الفاظ میں پڑھیں۔

”آپ کی عادت کرمیہ تھی کہ جب بھی کسی مزار پر حاضری دیتے یا کسی سجادہ نشین سے ملاقات کرتے تو ضرور آپ نذرانہ پیش کرتے اور آپ نذرانہ پیش کرنے میں کبھی یہ پرواہ نہ کرتے کہ کم ہے یا زیادہ۔ بسا اوقات صرف ایک روپیہ تک بھی آپ پیش کر دیتے جس پر میں تعجب بھی کرتا کہ اگر گنجائش نہ ہو تو یہ پابندی کیا ضروری ہے۔ مگر کتب حدیث میں یہ پڑھنے کے بعد ”قلیل بالدام کثیر غمیر دلم سے بہتر ہے“ آپ کا التزام سمجھ میں آیا۔“

علمائے ربانین ہی اولیاء اللہ ہوتے ہیں جس طرح اولیاء اللہ کا ادب و احترام، توقیر و احتشام ضروری ہے اسی طرح علمائے کرام کا ادب و احترام لازمی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ علمائے کرام کی توقیر بجالاتے اور پوری کوشش فرماتے کہ علمائے کرام کی توقیر عوام الناس کے دلوں میں راسخ ہو جائے۔ علمائے کرام کے وقار کی بحالی کا ایک واقعہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی زبانی سنئے۔

کمرشن نگہ، آخری بس سٹاپ، لاہور کی جامع مسجد میں جہاں میں خلیب تھا، غلط کے لیے حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست

۵۔ قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی۔
محزونہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

پیش کی جس کو آپ نے قبول فرمایا۔ ساتھ ہی میں نے عرض کی کہ جسہ
کی صدارت کے لیے مسجد کیمپ کے صدر یا کسی اور صاحب حیثیت کو کہہ
دیا جائے، اس پر آپ نے فرمایا۔

وعظ کی مجلس میں صدارت کی کیا ضرورت ہے، نیز علماء کرام
کی موجودگی میں کسی غیر عالم کی صدارت موزوں نہیں ہوتی کیونکہ
عالم دین ہی مجلس میں صاحب حیثیت اور صدر ہوتا ہے۔

﴿حاضر جوابی﴾

حاضر جوابی ایک خوبی ہے اور عطیہ خداوندی ہے۔ بالعموم
اس خوبی کے لیے دو بنیادی امتیازات ضروری ہیں

- ۱۔ علم وسیع
- ۲۔ ذہن رسا

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے علم وسیع،
ذہن رسا کے ساتھ ساتھ حاضر جوابی کی نعمت سے سرفراز فرما رکھا تھا۔
آپ کے جواب کی خوبی یہ تھی کہ سائل کے مدعا کو سمجھ کر اس کا ایسا جواب
عطا فرماتے کہ اس کا سوال حل ہو جاتا اور ساتھ ہی آپ کے علمی مقام
کا وہ معترف ہو جاتا۔ بالخصوص آپ کی حاضر جوابی کے جوہر اس وقت
کھلتے جب کوئی مخالف سوال کرتا یا کوئی طالب علم مخالفین کی طرف
سے ہونے والے سوال کو پیش کرتا۔ اس سلسلہ میں آپ کے تمام مناظرات
شاہد عدل ہیں۔ آپ کے مناظرات کی تفصیل ”محدث اعظم پاکستان“
میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ یہاں آپ کی حاضر جوابی کے چہند
واقعات کو درج کیا جاتا ہے۔

سودا مفتی غلام سرور قادری، لاہور بیان کرتے ہیں کہ حضرت محدث اعظم
میں حاضر جوابی کا ملکہ از حد تھا۔ ایک روز ایک حدیث پر بحث

فرماتے ہوئے فرمایا۔

”خدا تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت علم ہے اور یہ نعمت حضور پر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ و وسیلہ کے بغیر نہیں ملتی تو دوسری نعمتیں کیسے مل سکتی ہیں۔“

میں نے ازراہ استفسار عرض کی۔

حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا

ہم نے خضر علیہ السلام کو اپنی طرف سے علم دیا۔ یہاں تو

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی ذکر نہیں۔ آپ نے بڑے

جامع لفظوں میں فوراً جواب عنایت فرمایا۔

”عدم ذکر، عدم وجود کو مستلزم نہیں۔“

پھر وجد کرتے اور جھومتے ہوئے امام شرف الدین بوصیری

رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر پڑھنا شروع کیا۔

وَكَلَّمَهُم مِّن رَّسُولِ اللَّهِ مُلْتَمِسًا

غَرَفًا مِّنَ الْبَحْرِ أَوْشَقًا مِّنَ الدِّيمِ

یعنی تمام انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ سے اس طرح فیض پاتے ہیں جیسے پیاسا دریا

سے پانی کا چلو لے کر، یا بارانِ رحمت سے چھینٹے پائے پیاس بھاتا ہے۔

تمام حاضر علیہ نے بھی وجد کرتے ہوئے آپ کے ہمراہ یہ شعر پڑھا۔

اس طرح میرا عقدہ حل ہوا۔

مولانا محمد فیض احمد قادری فتح پور تحصیل کروڑ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت قیدہ شیخ الحدیث قدس سرہ نے فرمایا کہ وہابیہ کہتے ہیں

عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ

اللہ ہی کے پاس علم قیامت ہے یعنی قیامت کا علم اللہ تعالیٰ

کے سوا کسی کو نہیں اور وہ اس کا علم کسی کو عطا نہیں فرماتا ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید

عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ

اللہ ہی کے پاس ہے اچھا ٹھکانہ

عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ

اللہ ہی کے پاس ہے حسنِ ثواب

تو وہابیہ کو چاہیے کہ کوئی نیکی نہ کریں کیونکہ حسنِ ثواب اور

حسنِ مآب تو اسی کے پاس ہے۔ جس طرح عِنْدَهُ وہاں ہے یہاں

بھی عِنْدَهُ ہے۔ اس سے تو وہابیہ کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔

۱۔ قلمی یادداشت مولانا مفتی غلام سرور قادری، لاہور، محرمہ ۱۹۷۲ء

مخزومہ جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔

۲۔ قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کروڑ پٹنا، مدائن

محرمہ ۳۱ رمضان ۱۴۱۹ھ سملوکر حقیر قادری عنہ

ایک دن دورہ حدیث میں آپ نے حدیث پر تقریر کے دوران فرمایا۔

”عبرت عموم لفظ کی ہوتی ہے نہ کہ محل خاص کی۔“

مولانا محمد ریاض الدین (حال شیخ الجامعہ جامعہ معینیہ غوثیہ ریاض الاسلام انک) نے عرض کی۔

مِنْ دُونِ اللّٰہ کی تفسیر میں ہم بتوں کی تخصیص کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ کے بیان فرمودہ قاعدے کے تحت صرف بتوں کی تخصیص کا کوئی معنی نہیں بلکہ بت اور غیر بت سب اسی میں آسکتے ہیں۔ اس لحاظ سے مخالفین کے نظریہ کی تائید ہوتی ہے۔

اس پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے فرمایا۔

”ہمارے ہاں اس مسئلہ میں تخصیص نہیں یعنی ہم خلاف قاعدہ عمل نہیں کرتے۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ تعمیم اپنے پورے نوع کو شامل ہوتی ہے۔ غیر نوع پر اس کے عموم کا کوئی معنی نہیں تو اس لحاظ سے بت خواہ کسی چیز کا ہو اور جس ہی شکل پر ہو اس کے پورے افراد پر یہ آیت صادق آتی ہے تو تعمیم ثابت ہوئی نہ کہ تخصیص تعمیم کا اگر مخالفین یہ معنی ہیں کہ آیت کا اطلاق انبیاء علیہم السلام اور ولیاء کرام پر ہو تو یہ معنی قطعاً مردود ہے اور مِنْ دُونِ اللّٰہ کا اطلاق ان مقدس طبقوں پر ہرگز نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ یہ مقدس ترین جماعتیں حزب اللہ میں شمار ہوتی ہیں نہ کہ مِنْ دُونِ اللّٰہ

میں۔

ایک مرتبہ ایک شخص حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی۔

کیا ولی اللہ لڑکا مل سکتا ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا

”ولی اللہ کے ہاں اللہ تعالیٰ ملتا ہے یا نہیں؟“

اس نے عرض کی: حضور ولی اللہ سے خدا ملتا ہے۔

ارشاد فرمایا:

بتاؤ اللہ تعالیٰ بڑا ہے یا لڑکا۔

اس نے عرض کی:

اللہ تعالیٰ تو بڑا ہے۔

اس پر ارشاد فرمایا

جب اولیاء اللہ کے ہاں اللہ تعالیٰ مل جاتا ہے تو ان کے ہاں

سے ان کی دعا سے لڑکا ملنا کیا مشکل ہے۔

قلمی یادداشت مولانا محمد ریاض الدین، انک محرمہ ۱۳۹۳ھ مخزنہ جامعہ رضویہ فیصل آباد

مولانا موصوف نے اپنے ایک مکتوب محرمہ ۱۲۸۱ھ جہاد الاولیٰ ۱۳۱۳ھ بنام فقیر قادری عفی عنہ

مولف آوراق ہذا میں اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے۔

قلمی یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کروڑ پکا۔ محرمہ ۳ رمضان المبارک

۱۴۰۹ھ۔

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:

وہابیہ کہتے ہیں کہ کھانا سامنے رکھ کر ختم نہ پڑھو۔ پھر فرمایا،
اُن سے پوچھا جائے کہ کھانا سامنے نہ ہو اور ختم شریف پڑھا جائے
تو جائز ہے یا نہیں اس کے جواب میں وہ کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ اگر
پوچھا جائے کہ کھانا سامنے ہو اور ختم نہ پڑھا جائے تو جائز ہے یا نہیں
اس کے جواب میں بھی وہ کہتے ہیں کہ جائز ہے۔ اس پر آپ نے
ارشاد فرمایا۔

اگر دو جائز باتیں مل جائیں تو ناجائز کیسے ہوا۔ ۵

انداز تبلیغ و تربیت

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے انداز تبلیغ و تربیت کے
ضمن میں ”محدث اعظم پاکستان“ میں متعدد مقامات پر تفصیل سے
گفتگو ہو چکی ہے۔ اسی عنوان پر مزید چند واقعات ملاحظہ فرمائیں۔
مولانا مفتی غلام سرور قادری

مشیر و فاقی شرعی عدالت، اپنی طالب علمی کے زمانہ کا واقعہ
سناتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

محدث اعظم پاکستان مدرسہ انوار الابرار ملتان کے جلسہ شریف
لائے۔ میں اس وقت مدرسہ انوار العلوم ملتان میں زیر تعلیم تھا مجھے
بکھر والے جلسہ میں آپ کی تقریر سنتے ہی آپ سے عقیدت ہو گئی تھی،
اس لیے یہاں بھی شرف زیارت حاصل کرنے حاضر ہوا۔ تب
جوان آپ سے بیعت ہوئے۔ آپ نے انہیں مسکات الہسنہ پر
قائم دائم رہنے، اس کی تبلیغ کرنے، نماز ہائے پنجگانہ پابندی
سے پڑھنے کی تبلیغ و تلقین فرمائی۔ پھر انہیں داڑھی رکھانے اور
نوشپیں کٹانے کا بڑے پیار سے انداز میں حکم دیا اور فرمایا کہ جس
طرح و تروں کی نماز کو واجب سمجھتے ہو، اسی طرح داڑھی بڑھانے
کو بھی واجب سمجھو۔ ایک مشیت رکھنا واجب ہے۔ اس کے

۵۔ تقویٰ یادداشت مولانا محمد فیض احمد قادری کمروٹ پکا، محرمہ ۳ رمضان المبارک
۱۴۰۹ھ

خلاف کرنے یعنی کم کرنے پر گناہ ہوگا اور عذاب ہوگا۔ حضرت محدثِ اعظم کی حسینِ تلقین کا ان پر گہرا اثر پڑا۔ انہوں نے داڑھیاں رکھوا دیں۔ اب وہ بحمدہ تعالیٰ شریعت کے پابند ہیں اور بڑی وجاہت رکھتے ہیں۔

مولانا حافظ محمد فضل احمد رضوی ہارون آباد میں اپنی طالب علمی کے زمانہ کا حال سناتے ہیں۔

۱۹۵۱ء (۱۳۷۰ھ) میں حضرت علامہ استاذ العہد مولانا غلام رسول رضوی سابق شیخ الحدیث جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد کو حضرت قبلہ محدثِ اعظم علیہ الرحمۃ نے جامعہ رضویہ ہارون آباد میں تدریسی فرائض کے لیے روانہ فرمایا۔ ساتھ ہی چند طلبہ کو فیصل آباد سے ہارون آباد بھیجا اور پھر سالانہ جلسہ پر حضرت صاحب ہارون آباد تشریف فرما ہوئے، تو اتفاق سے حضرت صاحب کے نواسے جناب محمد فضل حق صاحب کی ولادت ہوئی۔ حضرت صاحب نے اس خوشی پر طلبہ کو انڈول کا کلوہ کھلایا اور چند پند و نصائح فرمائے جو درج ذیل ہیں۔

صبح کا وقت باتوں میں ہرگز ضائع نہ کریں۔ نماز کے بعد بعدہ اپنے اسباق میں مشغولیت ان شاء اللہ العزیز سارا دن اچھا گزے گا۔ جس قدر علم میں توجہ کرو گے اتنا ہی ترقی و عروج حاصل کرو گے۔

لے علمی یادداشت مولانا مفتی محمد کرم قادری، محرمہ ۱۴۰۲ھ، مخزن جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد

علم دین کو ذریعہ دُنیا ہرگز نہ بنانا اگر بنایا تو نقصان اٹھاؤ گے۔

اپنی کتاب کے ساتھ ہر وقت محبت ہے۔ اپنے اسباق کو چار پانچ مرتبہ تکرار کر کے چھوڑنا چاہیے تعلیمی وقت ہرگز نہ اکارت کرو۔

سبق کو جتنا یاد کرو گے اتنا ہی فائدہ اٹھاؤ گے۔ اپنی کتاب کے سوا کسی اور کو محبوب نہ بناؤ۔

جتنا دُنیا کے پیچھے دوڑو گے اتنا ہی یہ آگے بھاگے گی۔ جتنا دُنیا کو چھوڑ کر بھاگو گے یہ اتنا ہی تمہارے پیچھے بھاگے گی۔

کھانا، بستر، لباس، مکان ایک وقت نہ ملے تو نہ ملے اپنے اسباق میں مصروف رہو۔ اگر سوکھی روٹی مل گئی تو اس کے ساتھ گذارا کر کے پڑھائی میں مصروف رہو۔

ایسی باتوں کی طرف ہرگز نہ جاؤ جو فضول ہوں، علم دین پڑھو، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ سے علم و عمل میں ترقی عطا فرمائے۔

ہر ماہ میں گیارہ آنہ یا گیارہ پیسہ کی فاتحہ گیارہویں شریف دے کر آپس میں کھا لو تو اس میں بھی علم کی ترقی ہے گیارہویں شریف کے پابند بن جاؤ۔ باہم جھگڑا ہرگز نہ کرنا۔ مسائل میں بحث ضروری ہونی چاہیے۔

بنام مقبرہ قادری بھٹونہ
لے۔ مکتوب مولانا حافظ محمد فضل احمد رضوی ڈسٹرکٹ خطیب محکم اوقاف بھٹول، ۵ محرمہ ۱۴۰۲ھ، ۲۱ فروری ۱۹۹۳ء

صوفی منظور حسین غلام محمد آباد فیصل آباد فرماتے ہیں۔ ایک حبیب نامی شخص نے مجھ سے کہا کہ میں حضرت قبلہ محدث عظم سے بیعت کرنا چاہتا ہوں میرے ساتھ چلو۔ میں حبیب نامی ساتھی کو لے کر بیعت کی غرض سے جامعہ رضویہ حاضر ہوا اور حبیب کا مدعا پیش کر دیا۔ آپ کو دیکھتے ہی وہ ساتھی بہت متاثر ہوا۔ اس کے دل کی مراد پوری ہوئی۔ وہ آپ کے قدموں میں بکر کر قدمبوس ہوا۔ آپ نے اسے بیعت فرمایا۔ پھر پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے عرض کی کہ میرا نام حبیب ہے۔ آپ نے فرمایا

”اے بندہ خدا! ایسا نہیں کہا کرتے۔ کہو کہ میرا نام محمد حبیب ہے۔“

اتنا سنا تھا کہ اس کے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ آج وہ آپ کے کلمات کی لذت اپنے سینے میں پاتا ہے۔ اے

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی نماز عصر کے بعد کی مجلس میں طلباء، علماء کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے حضرات حاضر ہوتے اور استفادہ کرتے۔ اسی نوعیت کی مجلس کا حال مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی ناظم اعلیٰ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

۳۷ قلمی یادداشت صوفی منظور حسین غلام محمد آباد فیصل آباد۔

محرمہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۷۴ء - مخزنہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد۔

بیان کرتے ہیں کہ حاضرین میں ملک کے نامور دانشور وکیل اہلسنت جناب مختار احمد انور ایڈووکیٹ حاضر تھے۔ انہوں نے ایک استفسار پیش کیا کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز نے شجرہ قادریہ میں ایک شعر لکھا ہے۔

قادری کمر، قادری رکھ، قادریوں میں اٹھا

قدر عبدالقادر قدرت نما کے واسطے

شعر کا بظاہر مفہوم یہ ہے قادری کے علاوہ باقی سلاسل ہائے طریقت پسندیدہ نہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ جو خود چشتی قادری ہیں اور سلسلہ قادریہ میں حضور امام احمد رضا قدس سرہ کے خاندان میں شرف بیعت رکھتے ہیں نے اس استفسار کے جواب میں فرمایا۔

”قادری کمر، قادری رکھ اور قادریوں میں اٹھا“ سے مراد

یہ ہے کہ اے مولا اکرم مجھے سید الاولیاء حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر

جیلانی قدس سرہ العزیز کے ماننے والوں میں سے بنائے اور

غوث اعظم قدس سرہ کے نام لیواؤں میں میرا حشر کرنا اس

طرح تمام نقشبندی، چشتی اور سہروردی بھی حضور غوث اعظم

کے نام لیواؤں میں شامل ہیں۔ لہذا یہ دعاب سلاسل ہائے

طریقت کے لیے یکساں ہے۔ اے

۳۸ قلمی یادداشت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم قادری ہزاروی محرمہ ۱۹، مخزنہ جامعہ مظہر اسلام فیصل آباد

مولانا محبوب عالم بن عبدالرحمن خالصہ کالج فیصل آباد۔
حضرت پیر قاضی محمد فضل رسول جید رضوی مدظلہ خلف اکبر و خلیفہ
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی مسند رشد و ہدایت پر فائز ہونے
کے واقعات کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت محمد اعظم
علیہ الرحمہ اپنی علالت سے پہلی بار صحت یاب ہو کر کراچی سے
مراجعت فرمائے لاپور ہوئے تو احباب کو ایک دو گھنٹہ ملاقات
زیارت کے لیے وقت عطا فرماتے۔ الحمد للہ ناچیز بھی ایک روز حاضر
تھا۔ فرمایا۔

”مولانا معین الدین (مدظلہ) اور مولانا عبدالقادر (مرحوم) کہاں
ہیں بلاؤ۔“

مولانا حاضر خدمت ہوئے۔ مجلس میں حاضرین کے سامنے
”فضل رسول“ نام کی خوب خوب تعریف فرمائی۔

فرمایا: فضل رسول کتنا پیارا نام ہے۔ یو پی، سی پی
میں یہ نام مشہور و معروف ہے۔ نام محمد اور پکارتے کو فضل رسول
فضل رسول، فضل رسول.....“

حضرت آقائے نعمت بار بار نام لے رہے تھے کہ حاضرین
کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

۷۔ قلمی یادداشت مولانا محبوب عالم فیصل آباد۔ محرمہ ۲۳ رمضان ۱۳۹۳ھ
مخزن جامعہ رضویہ منظر اسلام فیصل آباد۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی علالت اور نقاہت کے
پیش نظر حاضرین کو برخاست کر دیا گیا۔ مولانا محبوب عالم فرماتے
ہیں کہ فضل رسول نام کی تعریف کرنے اور اس نام کو بار بار دہرانے
میں اس امر کی تربیت تھی کہ حاضرین جان لیں کہ میرا جانشین
”فضل رسول“ ہی ہے۔ مدظلہم الا قدس بجز مہتمم سید الجمن والانس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و بجز غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے کمال اتباع سنت
مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی خلافت کے لیے اسی طرز ایما
کو اختیار فرمایا جو حضور عالم و عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے اپنی نیابت و خلافت کے لیے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے بارے میں اختیار فرمایا۔

سبعن من ذین العلماء العارفين بسنة نبیه الکرم علیہ التحیۃ والتسلیم
پیاری پیاری ناموں کی عظمت اُجاگر کرنے کا ایک واقعہ
جناب فیض الرسول اختر ساکن بزناہ ۱۳ مارچ ب فیصل آباد بیان
کرتے ہیں۔

۱۹۵۹ء ۶۹-۷۸ھ کو جب ہندو اسلامیہ کالج لاپور میں
پڑھتا تھا۔ اپنے والد محترم حاجی شیر محمد کے ہمراہ مولانا حافظ احسان الحق
رضوی سے ملاقات کے لیے جامعہ رضویہ پہنچا۔ معلوم ہوا کہ مولانا
موصوف حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے کمرہ میں موجود ہیں۔

اور وہاں کتاب لکھ رہے ہیں۔ بندہ وہیں حاضر ہوا۔ سلام عرض کرنے کے بعد وہیں مولانا موصوف کے پیچھے بیٹھ گیا۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ پنگ پر جلوہ افروز تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ نے پوچھا برخور دار کا نام کیا ہے۔

عرض کیا گیا، فیض الرسول

حضرت محدث اعظم قدس سرہ نے جب میرا نام سنا تو آپ فوراً پنگ سے نیچے تشریف لائے اور فرمایا: برخور دار اٹھ کر مجھے ملو۔

چنانچہ میں آپ سے بغلگیر ہوا۔ اس وقت جو لطف و سرور حاصل ہوا، بیان سے باہر ہے۔ ۱۷

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے اس محبت بھرے عمل نے پیارے ناموں کی عظمت کی عملی تربیت دی۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ تھی کہ سر میں سرسوں کے تیل کی مالش کراتے اس کے لیے بالعموم اس طالب علم کا انتخاب کیا جاتا جس کی خصوصی تربیت کرنا مقصود ہوتی وہ طالب علم انتہائی قرب پاتا۔ اسی اثنا میں آپ اس کی علمی، عملی اور روحانی تربیت فرماتے۔ ۱۸

۱۷۔ مکتوب فیض الرسول اختراجم حضرت غازی فضل احمد مظہر ۸ نومبر مخزن جامعہ رضویہ فیصل آباد
۱۸۔ تلی یادداشت مولانا شمس الزماں قادری لاہور ۲۱ اگست ۱۹۵۵ مخزن جامعہ رضویہ فیصل آباد

مولانا ابوالبر محمد شمس الزماں قادری لاہور جامعہ رضویہ فیصل آباد میں اپنی طالب علمی کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ طالب علمی کے دوران سنیانہ بنگہ فیصل آباد میں مجھے غیر مقلدوں سے مناظرہ کرنا تھا۔ اس کے لیے نماز عصر کے بعد جامعہ کے صحن یا چھت پر چہل قدمی کے دوران مناظرہ میں طرز استدلال سمجھایا کرتے۔ ایک روز جامعہ کی چھت پر چہل قدمی کے دوران مغرب کے قریب فرمایا:

”مولانا! چاند نظر آنے والا ہے ذرا دیکھو“

بندہ نے چاند دیکھ لیا اور انگلی کے اشارہ سے حضرت کو بتانا چاہا۔

آپ نے فرمایا:

”مولانا! چاند کی طرف انگلی کا اشارہ کرنا منع ہے۔ آپ یوں کہیں کہ فلاں مکان یا درخت کے اس کونے پر چاند نظر آ رہا ہے۔ چاند کی طرف انگلی کرنا بے ادبی ہے۔ ۱۹

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ ایسے مربی تھے جو شریعت مطہرہ کے ایک ایک حکم اور عمل کی تربیت بڑے پیار و محبت سے دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء تو رہے ایک طرف ایک عام انیڑ آدمی بھی شریعت مطہرہ کا مجسمہ پیکر بن جاتا۔

۱۹۔ تلی یادداشت مولانا شمس الزماں قادری لاہور ۲۱ اگست ۱۹۵۵
مخزن جامعہ رضویہ فیصل آباد

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ طالب علم کو وہی کچھ پڑھنے کی ترغیب دیتے جس کی وہ استعداد رکھتا ہو۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ بڑی عمر کے لوگوں نے جامعہ ضویہ میں طلبہ کی تعلیم میں انہماک اور علم و علماء کی فضیلت جان کر علم دین باقاعدہ پڑھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ بعض اوقات حفظ قرآن مجید کا شوق رکھنے والوں نے حفظ قرآن مجید کی اجازت چاہی۔ اس صوت میں آپ ملاحظہ فرمایا کرتے کہ اس خواہش رکھنے والے کی ذہنی استعداد کیا ہے اور دنیوی معاملات اور تلاش معاش سے فراغت بھی پاسکتا ہے یا نہیں۔

اسی نوعیت کی ایک سرگزشت صوفی محمد عمر دراز، پرانی غلہ منڈی فیصل آباد بیان کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ میرے دل میں قرآن پاک حفظ کرنے کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے حافظ مختار احمد صاحب سے عرض کیا کہ آپ مجھے قرآن مجید حفظ کرا دیں۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز سے اجازت لے لیں میں نے عشاء کی نماز کے بعد حضرت سے عرض کی کہ میں قرآن مجید حفظ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اجازت فرمائیں۔

اس پر آپ نے ارشاد فرمایا:

”قرآن مجید کا حفظ کرنا پہاڑ اٹھانے کے برابر ہے، پھر آپ

شادی شدہ ہیں۔ کاروباری تفکرات ہیں۔ اس لیے یہ کام مشکل ہے بچپن میں آسانی سے حفظ ہو سکتا ہے۔ اب بہت مشکل ہے۔ ہاں اگر کوئی ولی نظر کرے تو اب بھی ہو سکتا ہے۔“

صوفی محمد عمر دراز بیان کرتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ آپ کے قدموں میں گر جاؤں اور عرض کروں کہ حضور! آپ بھی ولی کامل ہیں۔ آپ کے ہوتے ہوئے کس کو تلاش کروں مگر میں بالکل حرکت نہ کر سکا۔

اس کے بعد آپ نے میرے حسبِ حال ارشاد فرمایا:

آپ سورتیں یاد کر لیں آسانی سے حفظ ہو جائیں گی۔

﴿شیخ الحدیث﴾

﴿مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد قدس سرہ العزیز﴾

ماضی قریب میں برصغیر کی پاک و ہند میں تقسیم سے پہلے یہاں علمائے کرام اور مشائخ عظام کی کثرت نے اس خطہ کو علوم و معارف کا سدا بہار چمنستان بنا رکھا تھا۔ جلیل القدر علمائے کرام اور حاملان اسرار معرفت مشائخ عظام کی تدریس، تبلیغ اور تربیت کے مقامات علمی اور روحانی مراکز نے مسلمانوں کے افلاس و غربت کے احساس کو بڑی حد تک زائل کیے رکھا۔ اغیار کی غلامی کے باوجود ان مردانِ اصرار کی تربیت میں کسی دور میں اور کسی جگہ کمی نہ آئی۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں کسی کے اٹھ جانے سے مسند علم و عرفان خالی نہ ہوتی تھی۔ ان کا تربیت یافتہ اس مسند کی زینت بن جاتا۔

جس طرح تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ تمام حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ عربی، عجمی، خاندانوں اور قبائل کی تقسیم اعتباری ہے، اور پہچان کے لحاظ سے مفید بھی ہے۔ قبائل کا وجود اور پھر ان کی ضمنی تقسیم سے ہندوستان خدا کو پہچاننے میں آسانی ہے، ورنہ سب ہی اولادِ آدم ہیں۔ اسی طرح علمائے حقانیین اور مشائخ ربانیین اگرچہ ایک قسم کے علوم اور معارف حاصل کر کے مرتبہ و مقام پاتے ہیں۔

بنیادی علوم اور معارف میں سب ہی یکساں ہیں۔ اس لحاظ سے تمام علمائے اور مشائخ ایک ہی وصف سے ممتاز ہیں۔

بنیادی علوم اور معارف کے حصول کے بعد اگر کسی ایک علم میں کسی عالم کو درجہ تخصص حاصل ہو جائے تو وہ اس وجہ سے اسی علم کے ماہرین میں شمار ہوتا ہے۔ مثلاً فقہ، حدیث، تفسیر، نحو، بلاغت، فلسفہ، کلام وغیرہ۔ ایسے علوم کا ماہر فقیہ، محدث، مفسر، نحوی، ادیب، فلسفی اور متکلم کے نام سے شہرت پاتا ہے۔ ماضی قریب میں ایسے ممتاز نام اکثر پڑھنے سننے میں آتے رہے۔ البتہ ایک امر قابل ذکر یہ ہے کہ ان ممتاز ناموں سے صرف انہی حضرات کو یاد کیا جاتا جو ان علوم میں درجہ تخصص پر فائز ہوتے تھے۔ خواہ مخواہ اپنے کسی محبوب عالم کو ان ممتاز ناموں سے یاد کرنے کا رواج نہ تھا، ایسے ناموں کو ہر کس و نا کس کے حق میں استعمال نہ کیا جاتا۔ یہ ایک اخلاقی اور علمی ذمہ داری تھی جو اکثر و بیشتر پوری ہوتی رہی۔ اس مقام پر میں چند مثالوں سے اپنے مدعا کو واضح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

حجت الاسلام، مولانا حامد رضا بریلوی
مفتی اعظم، مولانا مصطفیٰ رضا لوری
صدر الشریعہ، مولانا محمد امجد علی اعظمی
صدر الافاضل، مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی

فقیہ اعظم، مولانا محمد شریف کوٹلی لوہاراں
سراج الفقہار، مولانا سراج احمد خانپوری
تاج العلماء، مولانا محمد عمر نعیمی

امام المحدثین، مولانا سید دیدار علی الوری وغیرہ۔ رحمہم اللہ تعالیٰ
اس دور میں اگر نام کے بجائے صرف ان کے القاب کا
ذکر کر دیا جاتا تو وہ لقب بھی بمنزلہ اسم علم کے کام دیتا ہے شخصیت
کے تعارف میں کوئی ابہام نہ رہتا۔

قیام پاکستان کے پندرہ بیس برس بعد تک یہ کیفیت رہی اور
یہ القاب صرف مخصوص حضرات کے نام کا حصہ تھے۔ مثال کے طور

پر مفتی اعظم، مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری الوری لاہوی

فقیہ دوراں، مولانا نور اللہ بصیر کوپری

غزالی دوراں، مولانا سید احمد سعید کاظمی

شیخ القرآن، مولانا عبدالغفور ہزاروی

شیخ الاسلام، مولانا خواجہ محمد قمر الدین سیالوی

حکیم الامت، مولانا مفتی احمد یار خاں بدایونی، گجراتی

مناظر اسلام، مولانا محمد عمر اچھروی

خطیب الاسلام، مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری

فقیہ العصر، مولانا مفتی اعجاز ولی خاں

مبلغ اسلام، مولانا محمد عبد العظیم صدیقی میرٹھی

اسی طرح مشائخ عظام میں سے

امیر ملت، پیر سید جماعت علی علی پوری

شمس العارفین، پیر شمس الدین سیالوی

امیر صرب اللہ، پیر غلام حیدر علی جلال پوری وغیرہ

علماء و مشائخ کی اس جماعت کے فرد فرید اور وجید مولانا

محمد سردار احمد کو شیخ الحدیث اور محدث اعظم کے مبارک القاب سے

یاد کیا جاتا تھا۔ یہ القاب صرف آپ ہی کے لیے استعمال ہوتے تھے،

اس دور میں اگر کوئی شخص اپنے کلام اور بیان میں صرف حضرت

شیخ الحدیث یا حضرت محدث اعظم استعمال کرتا تو ذہن میں فوراً مولانا

ابوالفضل محمد سردار احمد کا نام سامنے آجاتا۔

رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعة

اب ہماری علمی و روحانی پستی، درماندگی کے ساتھ افسوس کا

ایک پہلو یہ بھی ہے کہ مذکورہ جلیل المنزلت القاب کی عظمت کو

ہم نے کم کر دیا ہے وہ یوں کہ ہر چھوٹے بڑے عالم کے نام کے ساتھ

ان القاب کے استعمال کا رواج عام کر دیا ہے۔ اب ہمارا ہر محبوب عالم

مفتی اعظم بھی ہے، فقیہ اعظم بھی ہے، شیخ الحدیث بھی ہے اور

محدث اعظم بھی، مبلغ اسلام بھی ہے، مناظر اسلام بھی ہے۔

اور نہ جانے کتنے عمدہ القاب کا حق دار ہے۔؟

جس طرح ہر اہل کو اس کا حق ملنا ضروری ہے اسی طرح
غیر اہل کو حق دار بنانا اور بتانا ظلم و زیادتی ہے۔ جو عالم ربانی اور
شیخ طریقت علم و معرفت کے جس وصف میں ممتاز ہے اسے اس
وصف و لقب سے یاد کیجئے۔ یہی راہ حق ہے اور یہی راہ صواب
تذکرہ محدث اعظم پاکستان (دو جلد) میں صاحب تذکرہ
کے لیے بالعموم حضرت ”شیخ الحدیث“ قدس سرہ کا لقب استعمال کیا
گیا ہے، کیونکہ یہ لقب بمنزلہ آپ کے علم کے ہے۔

اسی طرح اس کتاب میں بھی یہی اسلوب اختیار کیا گیا ہے
اس میں اختصار اور سہولت کے علاوہ آپ کا علمی مرتبہ و مقام بھی
واضح ہوتا ہے۔

﴿فوائد حدیثیہ﴾

﴿حضرت شیخ الحدیث﴾ جند شالیہ

نہ اس المحدثین حضرت مولانا ابوالفضل محمد سرور احمد قدس اللہ
اسرارنا بسرہ النوری نے کتب احادیث پر عربی میں حواشی اور تعلیقات
لکھے۔ صحاح ستہ کی جو کتابیں آپ کے زیر مطالعہ رہیں اکثر و بیشتر کے
صفحات پر، بین السطور میں جہاں جگہ خالی ہوتی حواشی تحریر فرماتے،
آپ کے کتب خانہ میں جو اب آپ کے خلف اکبر و خلیفہ مجاز حضرت
پیر قاضی محمد فضل رسول حید رضوی کی تحویل میں ہے۔ یہ حواشی تاحال
قلمی صورت میں موجود ہیں۔ اکثر و بیشتر مقامات پر حواشی آپ کے
تعمق نظر اور تجربہ علمی کا شاہکار ہیں۔ یہ سرمایہ علم آپ کے طبع زاد ہیں،
ان کتب کے بعض صفحات پر دیگر شارحین کی عبارات بھی درج ہیں
تاکہ متعلقہ حدیث کی تدریس کے دوران ان عبارات کو مسائل کے استخراج
میں بطور استشہاد پیش کیا جائے۔

تذکرہ محدث اعظم پاکستان کی تدوین کے دوران ان حواشی
سے اقتباس کیا تھا اور حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے انداز تدریس
میں بطور شواہد پیش کیا تھا اور ساتھ ہی اس تمنا کا اظہار کیا تھا کہ

کوئی صاحب علم ان حواشی کو ترتیب دے کر منظر عام پر لائے۔ یہ خواہش اور تمنا آج بھی شدت سے محسوس کرتا ہوں۔ ہمارے جامعات میں احادیث طیبہ کے اساتذہ کرام اس کام کو آسانی سے کر سکتے ہیں، کاش کوئی آگے بڑھے اور یہ سعادت حاصل کرے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی ایک اور عادت یہ تھی کہ کتب احادیث کی جلد بندی کے وقت خاصی مقدار میں خالی اوراق شامل کروا لیتے تاکہ ان خالی اوراق پر مطالب احادیث کی نشاندہی ہو سکے۔ چنانچہ آپ کے زیر مطالعہ کتب احادیث میں یہ امر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

ان مطالب احادیث میں آپ نے کیا بیان کیا ہے اسکا جواب نہایت مشکل ہے۔ آپ کے ذہن میں متعلقہ حدیث شریف سے جو مسائل متعلق ہوتے، ان مسائل کے دیگر دلائل اور شواہد، جس حُسن انداز سے تدریس احادیث کے وقت تقریر فرماتے اس کا بیان الفاظ میں بہت مشکل ہے۔ ممتاز دانشور اور ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحق قریشی، فیصل آباد حضرت شیخ الحدیث کے انداز تدریس کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کرتے ہیں۔

”بارہم مسند تدریس سچی دیکھی۔ ایک نصف دائرہ جس میں طلبہ کندھے سے کندھا جوڑے، صف بستہ، سامنے حضرت شیخ الحدیث نہایت ادب و احترام کی تصویر بنے، موضوع کے تقدس کا عملی اظہار

بن کر تشریف فرما ہوتے۔ ایک طالب علم حدیث شریف کی قرأت کرتا۔ سب اس کے انداز قرأت اور اسلوب تکلم پر نظر رکھتے، حرکات اور اعراب پر توجہ رہتی، غلطی کی نشاندہی ہوتی اور بالآخر متن کی مکمل تصحیح کے بعد اس کی توضیحات کا لمحہ آتا۔ ہر لفظ کی تفسیر بیان ہوتی اور عربی الفاظ کی تفہیم کی ہر صُوت آزمائی جاتی۔ ترجمہ و تفسیم کا حق ادا ہوتا تو استنباط مسائل اور تطبیق احکام کی منزل آتی۔ بین السطور مفہوم کا بیان ہوتا۔ صراحتہ النص سے مسائل اخذ کیے جاتے۔ پھر اشارہ و کنایہ کی بنیاد پر مطالب کا بے پایاں دفتر کھل جاتا۔ ہم معنی، قریب المعنی روایات کی تطبیق ہوتی اور بظاہر مخالف روایات کی تاویل کا حق ادا کیا جاتا۔ یوں محسوس ہوتا کہ قرآن و حدیث اور اقوال علماء مستحضر ہیں اور استشہاد میں کہیں نہ سقم ہے نہ ثرولیدہ بیان کا گلہ، بے لگان اور والہانہ انداز میں گفتگو ہوتی۔ مفہوم کی وضاحت کا ہر انداز آزمایا جاتا۔ حتیٰ کہ متن حدیث کی مراد سطح ذہنی پر جگمگانے لگتی۔ روایات کے استشہاد سے حافظ کی قوت کا اندازہ ہوتا اور ہر حرف کے ورے جھانکنے کے پُر تاثیر انداز سے موضوع سے محبت اور خلوص کا ثبوت ملتا۔ (محدث اعظم پاکستان، جلد اول ص ۲۵۹-۲۸۰)

حدیث کی تدریس اور اس کے معانی و مطالب کی تفہیم کے دوران جو انداز حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اختیار فرماتے اور گھنٹوں مسلسل درس حدیث ہوتا، قلم اس کا کماحقہ کس طرح احاطہ

کر سکے۔ البتہ حدیث سے جو مطالب و معانی حاصل ہوتے انہیں متعلقہ صفحہ پر بالعموم اور کتاب کے ابتداء میں زائد اوراق پر بالخصوص درج فرمادیتے۔ یہ تحریر صرف اشارہ پر مشتمل ہوتی۔ اس میں تشریحی انداز نہ ہوتا بلکہ بعض اوقات تو حدیث میں سے صرف وہی جملہ درج فرماتے جس سے مسئلہ اخذ کیا جانا مطلوب ہوتا۔

یہ اشارات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی قوتِ بیانیہ کا ایک انداز لیے ہوئے ہیں۔ تشریحی انداز تو تدریس کے وقت معلوم کیا جاسکتا تھا اور یہ اختصار بھی آپ کی قدرتِ علمی پر دلیل ہے۔ گویا یہ متن ہے اور تقریر اس کی تشریح۔

کتبِ احادیث کے ادائل میں زائد صفحات اس قسم کے اشارات سے بھر جاتے۔ ان اشارات کی تفہیم اور تشریح کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی وسعتِ علمی، مسائل کا اختصار، موضوع سے لگن، محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مخلوق خدا پر شفقت درکار ہے، جو اب نایاب نہیں تو کمیاب ضرور ہے۔ مجھ جیسے بے بضاعت کے لیے ان سے اخذ معانی و مطالب ایک دشوار امر ہے۔ تاہم اس جذبہ کے تحت کہ کوئی صاحبِ علم، صاحبِ ذوق ان اشارات سے معانی و مفہیم کو احاطہ تحریر میں لے آئے، ان سے خود استفادہ کر کے، دوسروں کے لیے آسان فرمائے۔ ان حواشی اور اشارات کو اصلی حالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ نیز ان فوائدِ حدیثیہ سے آنے والا مورخ آپ کے

مقامِ علمی کا اندازہ کر سکے گا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے ان فوائدِ حدیثیہ میں موجودہ دور کے تمام اعتقادی، فقہی اور اختلافی مسائل کے دلائل ہیں۔ یاد رہے کہ محدثین نے اپنی کتب، صحاح، سنن، جوامع اور مسانید میں مختلف ابواب میں متعدد احادیث جمع فرمائی ہیں۔ ابواب سے متعلق متعدد احادیث کو جمع کر کے متعلقہ مسئلہ واضح کیا جاتا ہے۔ مگر متعلقہ مسائل کے علاوہ ان احادیث سے دیگر مسائل کا استنباط بھی ہوتا ہے۔ ان فوائدِ حدیثیہ میں مستنبط ہونے والے نئے مسائل اور دلائل کا ذکر ہے، اس لیے یہ فوائدِ حدیثیہ فوائد سے بھرپور ہیں اور خاصے کی چیز ہیں۔ اہل علم صاحبانِ ذوق کے لیے ارمغانِ حدیث ہیں۔

چونکہ یہ فوائدِ قدیم برداشتہ لکھے گئے ہیں اس لیے ان میں کسی ترتیب کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ تعمقِ نظر کے بغیر، سرسری طور پر یہ بتانا بھی ممکن نہیں کہ ان میں کون کون سے مسائل بیان ہوئے تاہم ایک نظر میں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں :

۱۔ حضور سید الکونین رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب

۲۔ اختیار

۳۔ تصرف

۴۔ فضائل

۵۔ امتناعِ نظیر

- ۶۔ ملکِ تمام
- ۷۔ حیاتِ مبارکہ
- ۸۔ ندائے یارسول اللہ
- ۹۔ حاضر ناظر
- ۱۰۔ میلاد
- ۱۱۔ قیامِ تعظیمی وغیرہ
- ۱۲۔ اور تقلیدِ شخصی کے دلائل
- ۱۳۔ فضائلِ صحابہ
- ۱۴۔ کراماتِ اولیاء اللہ
- ۱۵۔ محبوبانِ ربِّ قدیر سے استعانت
- ۱۶۔ مومنین کا عہدِ مصطفیٰ ہونا
- ۱۷۔ اولیاء اللہ کی نذر و نیاز
- ۱۸۔ ان کے لیے جانور ذبح کرنے کا جواز
- ۱۹۔ مسلمانوں میں رائج روایات مثلاً تیجہ، سبائواں، دسواں، چالیسواں وغیرہ
- ۲۰۔ ایصالِ ثواب کے لیے مروجہ فاتحہ، دُعا بعد جنازہ وغیرہ
- ۲۱۔ فرقِ باطلہ مثلاً نجدی، وہابی، دیوبندی، مرزائی، شیعہ، خاکساری، پرویزی، چکڑالوی، مودودی وغیرہ کی تردید اور ان سے مقابلے کے دلائل

- ۲۲۔ بظاہر مخالف مفہوم کی احادیث میں تطبیق
 - ۲۳۔ ناسخ و منسوخ کا بیان
 - ۲۴۔ ائمہ مجتہدین کے فضائل
 - ۲۵۔ اصولِ حدیث اور
 - ۲۶۔ اسماء الرجال کے علاوہ متعدد موضوع شامل ہیں۔
- حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی وسعتِ علمی، دلائل کا استحصار اور احادیثِ طیبہ پر گہری نظر کا اندازہ کرنے کے لیے صرف بخاری شریف جلد اول پر آپ کے فوائدِ حدیثیہ کو سامنے رکھیے تو معلوم ہوگا کہ آپ نے حضور نبی اکرم محبوب و مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب کے اثبات کے لیے دو سو بیس احادیث اختیار اور فضائل کے لیے ایک سو پچاس احادیث کرامات و معجزات کے لیے پچاس فضائلِ صحابہ کے لیے پچاس اصولِ حدیث، اسماء الرجال اور تقلیدِ شخصی کے وجوب کیلئے ایک سو پچاس احادیث اور حاضر و ناظر کے اثبات کیلئے بارہ اقوالِ ائمہ جمع فرمائے ہیں۔ یہ تفصیل بخاری شریف کی جلد اول سے متعلق ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر عنوانات سمیت سات سو سے زائد دلائل اور احادیث کا مجموعہ اور بخاری شریف جلد ثانی کے چھ سو سے زائد فوائدِ حدیثیہ اُمت کے لیے گلدستہِ محبت اور ارمغانِ حدیث ہے۔ صحاحِ ستہ کی

دیگر کتب کے فوائد اگرچہ اس کثرت سے نہیں تاہم وہ بھی اپنی جگہ اہم ہیں۔

فجزاه الله جزاً اوفى عنا وعن المسلمين ورضى الله عنه وعن المسلمين

بحرمة سيد الانبياء والمرسلين صلى الله تعالى عليه واله وصحبه وبارك وسلم .

وبحرمة سيد الاولياء الكاملين سيدنا الفوت الاعظم الجليلاني رضي الله تعالى عنه .

آئندہ سطور میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کے ان فوائد حدیثیہ سے چند اقتباس پیش خدمت ہیں۔ ان کی توضیح فقیر غفرلہ القدیر (مولف اوراق ہذا) کی طرف سے ہے۔ اگر کوئی عبارت مسلک حق سے متصادم ہو تو اس کو فقیر غفرلہ القدیر کی کم علمی پر محمول فرماتے ہوئے اصلاح کی کوشش فرمائیں۔ حضرت موصوف کا دامن ان اغلاط سے پاک ہے۔

کسی شے کے جائز یا ناجائز، حلال یا حرام ہونے کے لیے نصوص شرعیہ میں سے اگر کوئی صریح نص دستیاب نہیں ہوتی تو ایسی صورت میں علماء کرام شریعت کے مسئلہ قواعد میں سے کسی قاعدہ سے مسئلہ کا جواز یا عدم جواز حلت و حرمت اخذ کر لیتے ہیں۔ ایسی صورت کوئی جامع قاعدہ ہی اس مسئلہ میں بمنزلہ نص کے ہوتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے متذکرہ اصول حدیث سے ثابت کیا۔ بخاری شریف زیر باب الخیل لثلاثة وقول الله تعالى والخيل والبغال والحمير لتركبوها وزينة میں ایک طویل حدیث میں گھوڑے کی سواری کے بارے میں فرمایا کہ: یہ سواری بعض کے لیے باعث اجر ہے۔

بعض کے لیے جائز ہے۔

اور بعض کے لیے باعث گناہ۔

متذکرہ امور کی وضاحت فرمانے کے بعد حدیث کے اس حصہ سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے استدلال کیا۔

وسئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الجمر فقال ما انزل على فيها الا هذه الآية الجامعة الفاذة فمن يعمل مثقال ذرة خيراً يره ومن يعمل مثقال ذرة شراً يره له حضور شارع عليه الصلاة والسلام سے گدھے کی سواری کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا اس میں بھی ثواب اور اجر ہے تو آپ نے فرمایا:

اس بارے میں کوئی صریح حکم تو مجھ پر نازل نہیں ہوا۔ البتہ قرآن مجید کی آیت

فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال

ذره شرا يره -

(جو ذرہ بھرنیکی کرے اس کا اجر پائے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے اس کا بدلہ پائے گا)

ہر خیر اور شر کے احکام کی جامع ہے۔ اسی سے مسئلہ مستنبط ہوتا ہے کہ گدھے کی سواری کے احکام کیا ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کے یہ مختصر مگر جامع کلمات اس حدیث کے ضمن میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔

فيه الارشاد الى الاستنباط من العمومات والاطلاقات تدبر فانه ينفك في مواضع شتى -

اس حدیث میں عمومی احکام اور مطلق نصوص سے احکام اخذ کرنے کی طرف اشارہ ملتا ہے۔ اس حدیث اور اس اصول کو یاد رکھو۔ بہت جگہوں میں یہ کلیہ نفع دے گا۔

بخاری شریف، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم رب مبلغ اوعى من سامع -

حجۃ الوداع کے موقع پر شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوران خطبہ ارشاد فرمایا۔

۱۷ فوائد حدیثیہ، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

قال ای یوم هذا قبکنا حتی ظننا انه سیمه سوی

اسمہ قال ایس یوم النحر..... الى آخره ۱۷

یہ کون سا دن ہے۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم خاموش رہے اور چار اگمان تھاکہ شاید اس دن کا حضور علیہ السلام کوئی اور نام

رکھ دیں۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کیا یہ یوم نحر نہیں.....

حجۃ الوداع کے موقع پر جو صحابہ کرام حج کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ حج کے لیے تشریف لائے۔ مناسک حج ادا کیے، وہ کیسے بھول

سکتے ہیں کہ یہ ایام کون سے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے

استفسار پر ان کی خاموشی بلا وجہ نہ تھی۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ یہ

دن اگرچہ یوم النحر ہے مگر حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم شارع ہیں،

آپ اگرچہ چاہیں تو اس دن کو کسی اور نام سے موسوم فرما دیں۔ اس

لیے تقاضائے ادب کے تحت خاموشی اختیار فرمائی۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز علامہ کرمانی شارح بخاری

کے حوالہ سے فرماتے ہیں۔

فيه اشارة الى تفويض الامور بالكلية الى الشارع ۱۷

یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے عمل سے یہ امر

ثابت ہوتا ہے کہ تقاضائے ادب یہ ہے کہ تمام امور کو شارع علیہ الصلوٰۃ

والسلام کے سپرد کر دیا جائے۔

۱۷ - بخاری جلد اول ص ۱۶ ۱۷ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

متعلمین اور مسترشدین کے لیے اس حدیث کے فائدہ کو ایک مختصر جملہ سے واضح فرما دیا۔

۱۔ یہ مسئلہ نصوص شرعیہ، آیات قرآنیہ، احادیث طیبہ اور اقوال ائمہ کرام سے ثابت ہے کہ محبوبانِ خدا، انبیاء و اولیاء کو خطاب کرنا جائز ہے۔ اگرچہ یہ محبوبان بظاہر سنا منے نہ ہوں۔ اس لیے کہ یہ کریم حضرات اپنے رب کی عطا کردہ قوت سے ندا کرنے والے کی ناسنتے ہیں۔ اس میں قبل وصال اور بعد وصال کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ علماء تو فرماتے ہیں کہ مومن کے علاوہ کافر بھی بعد موت اپنی قبر میں منادی کی پکار سُنتا ہے۔ قبرستان میں چلنے والے کی جوتی کی آہٹ سُنتا ہے۔ قوم کو عذاب آنے کے بعد حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کی سبتوں پر جا کر انہیں ندا دی۔ غزوہ بدر میں کفار کے مقتولین کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ندا دی۔ یہ دلائل ہر ذی علم کے سامنے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز اس مسئلہ کے لیے نہایت اچھوتے انداز میں درج ذیل حدیث سے استنباط فرمایا۔

یا امة محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضکتہ قلیلاً

ولبکیتہ کثیراً۔

۵

اے امتِ مصطفیٰ! اگر تم وہ کچھ جانتے جو میں جانتا ہوں

تو تم بہت گمراہی کرتے اور کم ہنستے۔
آپ نے نہایت مختصر و جملوں میں دو مسئلوں کے اثبات کی طرف اشارہ فرمایا۔

۱۔ فیہ النداء لجميع الامة بیا..... فیہ خصوصية العلم۔
امتِ مصطفیٰ کی گنتی و تعداد بے شمار ہے، حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے قبل جو حضرات آپ پر ایمان لائے وصال کے بعد آپ کے متبعین اور قیامت تک ہونے والے سب مومن حضور کی امت ہیں بلکہ عند الحقیق تمام اولین و آخرین میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ انبیاء سابقین اور ان کے امتی سب ہی حضور سرورِ کائنات کے امتی ہیں۔ ان سب کو حضور شارع علیہ السلام نے حرفِ ندا سے خطاب فرما کر واضح فرما دیا کہ ندا کے لیے ضروری نہیں کہ منادی سنا منے حاضر ہو بلکہ آنکھوں سے بظاہر پوشیدہ کو بھی ندا کرنا جائز ہے۔ مسلمانوں کا اسی پر اعتقاد ہے اور اسی پر عمل۔ مسلمان یا رسول اللہ اور یا غوثِ اعظم وغیرہ خطاب اسی اصول کے پیش نظر کرتے ہیں۔

۲۔ اسی حدیث میں عالم ماکان وما یکون نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا اثبات ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کا جملہ

فیه خصوصية العليم

اس حقیقت کو واضح کر رہا ہے۔

سہ قرآن مجید میں حضور سید الانبیاء علیہ التَّحِیۃ والثناء کے بارے میں ارشاد ہوا۔

وما علمناه الشعر وما ينبغي له . ك

(اور ہم نے آپ کو شعر کی تعلیم نہ دی اور یہ آپ کے شایان شان نہیں۔)

حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں ہم پڑھتے ہیں کہ آپ نے متعدد مقامات پر شعر پڑھے۔ غزوہ احد میں آپ کی انگشت مبارک زخمی ہو گئی۔ اس پر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

هل انت الا اصبع دميت

وفي سبيل الله مالقيت

(اے انگلی تجھے یہ زخم اللہ کی راہ میں لگا ہے تسلی رکھ)

غزوہ اخزاب میں خندق کھودتے وقت حضور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شعر پڑھا۔

اللهم ان العيش عيش الاخرة

فاغفر الانصار والمهاجرة

دوسری روایت میں یہ شعر لویں آیا

اللهم ان الله لاخير الاخير الاخرة

نبارك في الانصار والمهاجرة

غزوہ حنین میں آپ نے یہ شعر پڑھا

انا النبي لا كذب

انا ابن عبد المطلب

اسی طرح بعض غزوات میں آپ رجز بھی پڑھے، حالانکہ رجز بھی علماء کے نزدیک شعر کی ایک نوع ہے۔ قرآن شریف میں آپ سے شعر کی نفی کی گئی ہے۔ اس بظاہر اختلاف کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے ایک مختصر مجملے میں حل فرما دیا

المنفى هو صنعة الشاعر لا غير

قرآن مجید میں جس شعر کی نفی کی گئی ہے اس سے مراد صنعت شعر کی نفی ہے نہ کہ شعر پڑھنے کی۔ اس جملے سے قرآن و حدیث میں بظاہر رفع ہو گیا۔

سہ شریعت مطہرہ کے کسی ایسے معاملہ میں کہ جس میں عقل کا دخل نہ ہو۔ کسی صحابی کا فعل درحقیقت مرفوع حدیث کے قائم مقام ہے۔ جہو محدثین اور ائمہ مجتہدین کا یہی موقف ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اس اصول کو حدیث سے استنباط فرمایا۔

حضرت انس بن مالک ملک شام سے جب واپس آئے تو حضرت انس بن سیرین نے ان کا استقبال مقام عین التمر پر کیا اس وقت انس بن سیرین نے دیکھا کہ انس بن مالک دراز گوش پر سوار نماز میں رکوع اور سجدہ کی بجائے اشارہ سے نماز ادا فرما رہے ہیں۔ اس وقت آپ کا رخ سمت قبلہ کی طرف نہیں ہے، انس بن سیرین نے یہ کیفیت دیکھ کر استفسار فرمایا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعلہ لہ افعلہ۔^{۱۲}

(اگر میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں ایسا ہرگز نہ کرتا۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے ایک مختصر جملہ میں مسئلہ کی دلیل فکر کی۔ لکھتے ہیں۔

فیه دلیل علی ان فعل الصحابی يدل علی السنة۔
وترکہ بعد الروایة علی النسخ۔^{۱۳}

^{۱۲} بخاری جلد اول ص ۱۳۹۔^{۱۳} فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

اس حدیث میں اس امر کی دلیل ہے کہ صحابی کا فعل سنت پر دلالت کرتا ہے اور روایت کرنے کے بعد کوئی صحابی اپنی ہی روایت کردہ حدیث پر عمل نہیں کرتا تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ حدیث منسوخ ہے۔ ایسا تو ممکن نہیں کہ صحابی روایت کر کے غیر منسوخ حدیث پر عمل نہ کرے۔

نہ روایت کے اعتبار سے بعض احادیث درجہ صحت کو پہنچی ہوئی ہوتی ہیں اور محدثین کرام نے انہیں روایت بھی فرما دیا ہے مگر اس کے باوجود وہ منسوخ ہیں ان پر عمل جائز نہیں۔ ان کی ناسخ احادیث پر عمل ہوگا۔ کوئی نادان حدیث کو دیکھ کر اگر یہ کہہ دے کہ فلاں امام نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا یہ حدیث صحیح ہے مگر منسوخ ہے اس لیے قابل عمل نہیں۔
حاملہ بن عبد اللہ محدث نے اپنی کتاب میں اس کو منسوخ ہے اس لیے قابل عمل نہیں۔ روایت صحیحہ ہے۔ ہی کہا جائے گا اگرچہ
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اس اصول کو حدیث ہی سے اخذ فرمایا۔ بخاری شریف میں ہے۔

ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یصلیٰ وهو حامل امامۃ بنت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔.....^{۱۴}

(حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ اس حال میں کہ آپ نے امامہ بنت زینب کو اٹھا رکھا تھا۔)

^{۱۴}۔۔ بخاری جلد اول ص ۴۲

آپ نے لکھا: "غیر المقلدین غیر حامل" ^{۱۵}
یعنی یہ حدیث منسوخ ہے کہ غیر مقلدین، جنہیں حدیث پر
عمل کا دعویٰ ہے اور ائمہ مجتہدین ہیں سے کسی کی تقلید کو حرام
سمجھتے ہیں، بھی اس حدیث پر عمل نہیں کرتے۔ گویا عملاً انہوں
نے تسلیم کر لیا ہے کہ یہ منسوخ ہے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ
کا مسلک ہے۔

سے ائمہ مجتہدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی تقلید کو حرام اور شرک
کہنے والوں کا موقف ہے کہ اپنے کو حنفی، شافعی وغیرہ نہ کہلو اور بلکہ
محمدی کہلو اس لیے کہ تقلید شخصی حرام ہے۔ ان کا یہ عقیدہ باطل
ہے، کیونکہ صحابہ کرام اور تابعین میں اکثر حضرات تقلید شخصی کے
عامل تھے۔ فقہی مسائل میں مجتہد صحابہ کرام کی تقلید کر کے ہمارے
لیے دلیل شرعی قائم فرما دی۔

تقلید شخصی کے وجوب پر حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے
بہت سی احادیث جمع فرما دی ہیں۔ بعض اوقات آپکا استدلال
اچھوتا ہوتا ہے۔ حدیث شریف یا سند کے کسی ایک کلمہ سے آپ
تقلید شخصی سے دلیل اخذ فرماتے۔ عام قاری کی توجہ اس طرف
کم ہی جاتی ہے۔

بخاری شریف نے ایک حدیث کی سند یوں ذکر کی۔
حدثنا محمد بن عبد اللہ بن حوشب الطائفی
ثنا هشیم انا حصین عن سعید بن عبیدہ عن ابی عبد الرحمن
وکان عثمانیا فقال لابن عطیة وکان علویا
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اپنے فوائد حدیثیہ میں فرماتے ہیں
فیہ دلیل اطلاق الحنفی والشافعی ^{۱۶}
جس طرح حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ سلمیٰ حضرت عثمان غنی
رضی اللہ عنہ کی تقلید شخصی کر کے عثمانی کہلاتے تھے اور حضرت
ابن عطیہ حبان، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تقلید کی بنا پر علوی
کہلاتے یا امام شافعی رضی اللہ عنہ کی تقلید میں شافعی کہلاتے تو
جائز ہے۔ اس میں کوئی ممانعت نہیں۔
تقلید شخصی کی طرح اگر کوئی شخص کسی جماعت کی پیروی کھے
تو بھی جائز ہے۔ اس کی طرف حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے
درج ذیل حدیث سے استنباط فرمایا:

قال سُفیان قلت لیعی وانا غلام ان اهل مكة
يقولون ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رخص في
بيع العسرا فقال وما يدري اهل مكة قلت انهم

يروونه عن جابر فسكت قال سُفِيَانُ اِنَّمَا اِدَاتُ اَن

جَابِرًا مِّنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ۱۸

اس حدیث میں بیع العرایا کے بارے میں دو فقہی جماعتوں کا ذکر ہوا۔ اہل مکہ اور اہل مدینہ گویا اختلاف مذاہب جائز ہے جیسا حنفی اور شافعی کا اختلاف۔

معاہلات بیع، اجارہ، ماپ اور وزن کے بارے میں جب کوئی نص شرع سے ثابت نہ ہو، لوگوں کی عادت اور عرف کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے درج ذیل حدیث سے فقہی مذاہب کے جواز پر استناد فرمایا ہے۔

امام بخاری باب کا عنوان یوں قائم کرتے ہیں۔

باب من اجری امرا لامصار علی ما یتعارفون

بینہم فی البیوع والاجارۃ والمکیال والوزن وسنتہم

علی نیاتہم ومذاہب المشہورۃ ۱۹

بیع، اجارہ وغیرہ میں مذاہب فقہاء کا اعتبار اور ان کا طریقہ جائز ہے۔

چیت لیٹ کمر پاؤں کو پاؤں پر رکھنے کے بارے میں دو طرح کی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بعض میں اس سے منع فرمایا گیا ہے

اور بعض اس کے اثبات اور جواز پر دلالت کرتی ہیں۔

امام بخاری کا مسکٹ یہ ہے منع والی احادیث منسوخ ہیں اگرچہ ان کی روایت سند صحیح کے ساتھ ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے امام بخاری کے استدلال کو ان کی روایت سے یوں اخذ فرمایا،

وعن ابن شہاب عن سعید بن المسیب کان

عمر وعثمان یفعلان ذلک ۲۰

کرمانی شارح بخاری کے حوالہ سے حضرت شیخ الحدیث فرماتے ہیں۔

کان البخاری ذهب الی ان حدیث النہی

منسوخ بهذا الحدیث واستدل علی نسخہ بعمل

الخلفیین بعدہ ۲۱

جب دو خلفاء راشدین حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہما چیت لیٹ کمر پاؤں پر پاؤں رکھ لیتے تھے

تو ان جلیل القدر صحابہ کا عمل واضح کرتا ہے کہ وہ حدیث منسوخ

ثابت ہو جائے تو اس پر عمل نہیں ہو گا۔ ۲۰ اعظم المحققین رضی اللہ عنہ کی سند کے ساتھ اگر کوئی حدیث

یاد رہے حدیث کا ثبوت اور نشے ہے اور اس پر عمل اور

شے۔ بعض اوقات صحیح الاسناد حدیث پر بھی عمل نہیں ہوگا کیونکہ وہ منسوخ ہوگی۔ بعض اوقات ضعیف حدیث پر عمل ہوگا کہ اس کی تائید دوسری احادیث یا تعامل صحابہ سے ہوتی ہے۔ لہذا غیر مقلدین کا کسی منسوخ حدیث کو پیش کر کے یہ اعتراض کرنا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس پر عمل نہیں کیا، نری جہالت ہے۔

اس مسئلہ کی وضاحت کے لیے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بخاری شریف کی حدیث کے ایک دو لفظی جملہ سے استناد کیا ہے۔
”باب الصائم یصبح جنباً میں حدیث کے آخر میں یوں ہے۔

الاول اسند ۲۲

دوسری حدیث سے پہلی حدیث زیادہ قوی ہے۔ لہذا اختلاف کی صوت میں قوی تر حدیث پر عمل کیا جائیگا۔ بوجہ ضعف کے پہلی حدیث قابل عمل نہ رہی۔

ہے معین حقیقی ذات باری عزاسمہ ہے۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین میں اسی معین حقیقی سے استعانت طلب کی گئی ہے، مگر اس معین حقیقی نے بندگان خاص کو اپنی استعانت کا منظر بنایا ہے۔ ان محبوبانِ خدا سے استعانت درحقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی استعانت ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کے کثیر دلائل موجود ہیں،

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے محبوبانِ حق سے استعانت کی دلیل بخاری کی حدیث سے اخذ فرمائی۔ آپ نے فوائدِ حدیثیہ میں ایک حدیث کی طرف صرف اشارہ فرمایا :

عن جابر قال توفي عبد الله بن عمر بن حزام وعليه دين فاستعنت النبي صلى الله عليه وسلم على غرمائه ان يضغوا من دينه الخ ۲۳

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد عبد اللہ کا انتقال ہوا تو اس وقت وہ مقروض تھے۔ قرضخواہوں کے بارے میں میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت طلب کی کہ قرض خواہ میرے والد کا قرض کم کر دیں۔

اس حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے استعانت طلب کرنا ثابت ہے۔ گویا محبوبانِ حق سے طلب استعانت سنت صحابہ سے ثابت ہے۔

سے باعث تخلیق آدم و عالم سید و سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا نورِ انور تمام مخلوق کی پیدائش سے پہلے پیدا فرمایا گیا۔ آپ اس وقت بھی نبی تھے کہ ابوالبشر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا وجود نہ بنا تھا۔ اولادِ آدم میں آپ کے وجود مسعود کا ظہور

لباس بشیریت میں ہوا۔ بشریت آپ کا لباس تھا نہ آپ کی حقیقت۔ عربی لغت کے اعتبار سے بشر کا معنی ظاہری صوت ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بخاری کی حدیث کے ایک جملہ سے اس مسئلہ پر استدلال فرمایا:

..... حتی اذا ظن انه قد اوى بشرته افاض عليه الماء ثلث مران۔^{۱۱}

علامہ یعنی شارح بخاری کے حوالہ سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ لکھتے ہیں۔

ای ظاہر جلد الانسان^{۱۲}

بشرہ یعنی ظاہری جلد پر پانی بہانا غسل میں کافی ہے جس طرح ظاہر جلد سے آدمی کو بشرہ کہا گیا ہے۔ اسی طرح بشر سے مراد ظاہری صوت ہے۔

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اسی وجہ سے آیت مبارکہ:

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

کے ترجمہ میں اسی مفہوم کو بیان فرمایا ہے۔

(ترجمہ) تم فرماؤ ظاہر صوت بشری میں تو میں تم جیسا ہوں^{۱۳}

مخلوقات میں حضور سید عالم نبی معظم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدسی صفات بے مثل و بے نظیر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اور بے مثلیت پر امت کا اجماع ہے۔ بعض نادان براہِ جہالت اور بعض علماء براہِ حند و عناد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عام السالون جیسا انسان کہتے ہیں۔ ایسا عقیدہ توہینِ رسالت پر مبنی ہے اور کفر ہے۔ بظاہر جن آیات اور احادیث میں خود انبیاء کرام اور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثلیت کے کلمات ملتے ہیں۔ ان میں انبیاء کرام اور خود سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے براہِ واضح ایسا فرمایا ورنہ آیات و احادیث کا کثیر ذخیرہ اس امر کے ثبوت کے لیے موجود ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثلیت کی چند احادیث کو یکجا جمع فرمایا ہے۔ یہ احادیث صرف بخاری شریف کی نصف اول کی ہیں۔ آپ بھی ان احادیث طیبہ کو پڑھیں اور اپنے محبوب نبی کی عظمت کے جلوے ملاحظہ کریں۔

قال لست کمیتکم انی اظن اطعم واستقی^{۱۴}

قال لست کا حد منکم^{۱۵}

قال لست کا حد ککم^{۱۶}

۱۴۔ بخاری جلد اول ص ۲۵، ۱۵۔ بخاری جلد اول ص ۲۶، ۱۶۔ بخاری جلد اول ص ۲۶

۱۱۔ بخاری جلد اول ص ۴۱، ۱۲۔ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ، ۱۳۔ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن۔

قال انى لست مثلكم انى اطعم واسقى ۲۶

قال انى لست كمهيئتكم انى ابیت لی مطعم

یطعمنى وساقى یسقىنى - ۲۷

قال انى لست كمهيئتكم انى یطعمنى ربى ویسقىنى ۲۸

قال لست كمهيئتكم انى ابیت لی مطعم یطعمنى

وساقى ویسقىنى - ۲۹

قال وایاکم مثلى انى ابیت یطعمنى ربى

ویسقىنى - ۳۰

ان مذکورہ احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ حضور سید و سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

میں تمہاری مانند نہیں نہ تم میں سے کوئی میری مثل ہو سکتا ہے، میری ذات بے مثل ہے اس کی نظیر ممکن نہیں۔

۱۔ دُنیا و مافیہا کی تمام نعمتوں کا خالق مولیٰ عزوجل ہے۔ وہی مالک حقیقی ہے۔ اسی نے اپنے محبوب و مکرم نبی معظم، مالک جمیع نعم، قاسم جمیع رحمت، مالک رقاب امم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی تمام نعمتوں، برکتوں کا خازن اور قاسم بنا دیا۔ اب جہاں میں جس کو ملا، جب

۲۶۔ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳ ۲۷۔ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳ ۲۸۔ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳

۲۹۔ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳ ۳۰۔ بخاری جلد اول ص: ۲۶۳

ملا یا ملے، جتنا ملا یا ملے، جو ملا یا ملے، سب حضور کی عطائے ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز کی وسعت علی اور حفظ

حدیث کے جلوے دیکھئے کہ صرف بخاری نصف اول سے اس مضمون

کی متعدد احادیث یکجا جمع فرما دیں۔ اس میں عام آدمی بلکہ طلباء و علما

کے لیے کتنی سہولت پیدا فرما دی۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا قاسم وخازن

والله يعطى - ۳۱

فانى انما جعلت قاسما اقم بينكم - ۳۲

فانما انا قاسم - ۳۳

والله المعطى وانا القاسم - ۳۴

بعثت قاسما اقم بينكم - ۳۵

انما انا قاسم اضع حيث امرت - ۳۶

متذکرہ احادیث طیبہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد

فرماتے ہیں کہ رب کی نعمتوں کا میں خازن ہوں اور انہیں تقسیم کرتا

ہوں۔ تمام نعمتوں کی تقسیم میرے ہاتھوں ہوتی ہے۔ گویا اس جہاں

میں، قیامت و خسر و حساب و کتاب میں اور جنت میں جو نعمتیں کسی

کو ملی یا ملیں گی، سب حضور کے ہاتھوں تقسیم ہوئیں۔ دُنیا والے

۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ بخاری جلد اول ص: ۳۳۹

سب ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست عطا کے دست نگر ہیں ۔

حضور پر نور، نور الانوار، نور رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے مثل بشریت آپ کے بمنزلہ لباس کے ہے۔ نورانیت اور بشریت دو متضاد حقیقتیں نہیں کہ ایک ذات میں ان کا جمع ہونا ممکن نہ ہو۔ بارہم ایسا ہوا کہ رب کی نورانی مخلوق، فرشتے انسانی لباس میں جلوہ گر ہوئے۔ ان کا انسانی صوت میں ظہور کرنا ان کی نورانیت کے منافی نہیں۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے چند احادیث بجا جمع کر دی ہیں جن میں فرشتوں کا انسانی لباس میں ظہور ہونا بتایا گیا ہے۔ مقتضو اس سے یہ ہے کہ جس طرح فرشتے نور ہوتے ہوئے انسانی صوت میں ظاہر ہوئے ہیں۔ اس سے ان کی نورانیت کی نفی نہیں ہوتی۔ اسی طرح سرکار ابد قرار سید الانوار علیہ تسبیحہ الغفار کی بشری صوت آپ کی نورانیت کی نفی نہیں کرتی۔

عن سعد ابن ابی وقاص قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد ومعه رجلان یقاتلان عنہ علیہما ثياب بیض کا شد القتال مارا بیستہما قبل ولا بعد ۔

عن یحییٰ ان یزید بن الہاد أخبرہ اللہ کان معہ یوم حدثہ معاذ هذا الحدیث فقال یزید معاذ ان

۱۳۱ بخاری جلد دوم ص ۸۰۰

السائل هو جبرئیل ۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر هذا جبرئیل اخذ براس فرسہ علیہ اداة الحرب اتانی رجلان فقد احدهما عند راسی والاخر

عند رجلی ۔

عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشہ هذا جبرئیل یقرار علیک السلام ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رایت اللیلۃ رجلین اتیانی ۔

عن سعد قال رایت بشمال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعینیہ رجلین علیہما ثياب بیض یوم احد ۔

متذکرہ بالا احادیث میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام انسانی صورت میں نمودار ہوئے اور دیکھنے والوں نے انہیں انسانی لباس میں دیکھا۔ بلکہ بعض احادیث میں فرشتوں کی وہ صفات بیان ہوئیں جو انسانی صفات ہیں۔ مثلاً

۲۲ بخاری جلد دوم ص ۵۶۹ ۲۳ بخاری جلد دوم ص ۵۷۰

۲۲ بخاری جلد دوم ص ۵۵۷ ۲۵ بخاری جلد دوم ص ۹۲۳

۲۶ بخاری جلد دوم ص ۴۰۰ ۲۷ بخاری جلد دوم ص ۸۶۶

فَنُودِيتْ فَتَنْظَرَتْ اِمَامِي وَخَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ
شِمَالِي فَازَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ
وَالْاَرْضِ ۳۸

سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي
اِلَى السَّمَاءِ فَازَالَمَلِكُ الَّذِي جَاءَ فِي جَرَاءِ قَاعِدٍ اَعْلَى
الْكُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ۳۹

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے ان احادیث مبارکہ
کو جمع فرما کر اس حقیقت کی طرف اشارہ فرمایا۔ فرشتہ کا انسانی
شکل میں ظاہر ہونا، کرسی پر بیٹھنا، دائیں بائیں کھڑا ہونا، سر ہانے
اور بائیں طرف کھڑا ہونا اگرچہ انسانی افعال اور صفات ہیں۔ اس کے
باوجود اس سے فرشتہ کی نورانیت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ یہی حال
ہمارے پیارے نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت اور بشریت
کا ہے دونوں کا اجتماع ممکن ہے۔ ان میں تضاد نہیں۔

گزشتہ صفحات میں استعانت بالغیر کے بارے میں احادیث طیبہ
سے وضاحت گزر چکی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ
نے دیگر چند احادیث کی طرف اشارہ فرمایا۔ ملاحظہ ہوں۔

فَمَنْ جَعَلَ اللَّهَ اخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيَطْعَمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ
وَلْيَلْبَسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يَكْفُفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُ

۳۸ بخاری جلد دوم ص: ۳۳، ۳۹ بخاری جلد دوم ص: ۹۱۸

فَإِنْ كَلَفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَعْنَهُ عَلَيْهِ ۴۰
اگر تمہارا کوئی بھائی تمہارے ماتحت کر دیا جائے (تمہارا
غلام بن جائے) تو اسے وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو۔ اسے وہی پہناؤ
جو تم پہنتے ہو اور اسے اس کی طاقت سے بڑھ کر کوئی کام کرنے کو
نہ کہو۔ اگر ایسا ہو تو اس معاملہ میں اس کی اعانت کرو۔

۴۱ سے وان هذا المال حلوة من اخذه بحقه ووضعه
في حقه فنعم المعونة هو ۴۱

یہ دنیا کا مال دنیا کی شیریں نعمتوں سے ہے۔ جس نے
اسے حق سے لیا اور حق میں صرف کیا تو اس کے لیے بہترین اعانت ہے۔
امام بخاری نے ایک باب کا عنوان یوں قائم فرمایا۔
اعن اخاك ظالما او مظلوما ۴۲
اعانت کرو اپنے بھائی کی خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔
ایک اور باب کا عنوان یوں ہے۔

باب استعانة المكاتب واسواله الناس ۴۳
مکاتب غلام کا لوگوں سے اعانت طلب کرنا۔

معین حقیقی اگرچہ رب قدیر ہے مگر اس کے بندوں سے
استعانت کرنا اگر شرک ہوتا تو احادیث میں اس کی اجازت نہ

۴۰ بخاری جلد دوم ص: ۸۹۳، ۴۱ بخاری جلد دوم ص: ۹۵۱

۴۲ بخاری جلد اول ص: ۳۳۰، ۴۳ بخاری جلد اول ص: ۳۸۴

دی جاتی ۔

سے اولیاء اللہ سے استعانت و حقیقت اللہ رب قدیر سے استعانت ہے ۔ اولیاء اللہ منظر قدرت الہی ہوتے ہیں ۔ رب قدیر کے فیصلوں کا ظہور انہی دعوات قدسیہ سے ہوتا ہے اور اولیاء اللہ کے افعال و حقیقت افعال الہیہ کا پرتو ہوتے ہیں ۔ اس مسئلہ پر حدیث سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ اچھوتے انداز سے استدلال فرماتے ہیں ۔ بخاری شریف کی طویل حدیث کا ایک اقتباس یوں ہے ۔

..... فقلت لا اخرج الليلة حتى اعلن
اقتلته فلما صاح الديك قام الناعی على السور فقال النبی
ابارافع تاجر اهل الحجاز فانطلقت الى اصحابی فقلت
النجاء فقد قتل الله ابارافع ۴۴

اس کی مثل دوسری حدیث کے کلمات یوں ہیں ۔

..... فقلت لا اخرج عامر قتل الله

صاحبك ۴۵

خیبر کے یہودی ابرافع عبد اللہ بن ابی الحقیق کے قتل کیلئے حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت روانہ کی ۔ حضرت عبد اللہ بن غنیک رضی اللہ عنہ کو اس جماعت کا امیر مقرر کیا ۔ ابرافع یہودی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

۴۴ بخاری جلد دوم ص ۵۴۵ ۴۵ بخاری جلد دوم ص ۶۱۹

کو ایذا دینے میں اور اسلام کے خلاف مشرکین و منافقین کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا ۔ حضرت عبد اللہ بن غنیک رضی اللہ عنہ نے قلعہ میں داخل ہو کر رات کی تاریکی میں اسے قتل کر دیا ۔ صبح کے وقت اعلان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابرافع یہودی کو قتل کر دیا ہے ۔

اس معرکہ میں حضرت عبد اللہ بن غنیک کی پٹلی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی جسے مالک شفاء دافع بلاء آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ کے ساتھ مس کیا وہ ہڈی ایسی تندرست ہو گئی گویا تکلیف تھی ہی نہیں اس حدیث کے جملہ قتل اللہ ابرافع سے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے یوں استدلال فرمایا

قتل عبد الله بن عتيك ابرافع ثم نسب فعله
الى الله ۴۶

دوسرے مقام پر اس کی مزید وضاحت یوں فرمائی ۔

اذا كان فعل الولي منسوب الى الله عز وجل

فلا استعانة من الولي منسوب الى الله عز وجل

فاعطاء النبي والولي هو اعطاء الله عز وجل فتدبر ۴۷

کسی ولی کا فعل جب اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا

جائز ہے تو ولی اللہ سے استعانت و حقیقت اللہ تعالیٰ سے استعانت

ہے ۔ کسی نبی یا ولی کا عطیہ حقیقت میں اللہ عز وجل کی عطا ہے ۔

۴۶ فائدہ حدیث حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ ۴۷ فائدہ حدیث حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

اس کا انکار جہالت یا عناد ہے۔ کسی صاحب علم کے لیے اس سے انکار ممکن نہیں۔

سے وہابی، دیوبندی، نجدی اور ان کے ہم نوا اولیاء اللہ کی عظمت کے منکر ہیں، تبرکات کے قائل نہیں۔ آیت کریمہ:

وما اهل به بغیر الله الایة

ترجمہ: اور وہ جانور جس پر بوقت ذبح اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے، حرام ہے۔

میں تحریر کر کے ہر اس شے کو حرام قرار دیتے ہیں جس پر کسی وقت بطور تبرک، کسی ولی اللہ یا بنی کا نام لیا جائے۔ اسی تحریر کی بنا پر ان کے نزدیک وہ اشیاء بھی حرام ہو جاتی ہیں جنہیں بطور تبرک، کسی ولی سے منسوب کر دیا جائے، یا کسی ولی اللہ کے ایصالِ ثواب کیلئے اس پر فاتحہ شریف پڑھ لی جائے حالانکہ یہ سب خود ساختہ مذہب ہے شریعت مطہرہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے کثیر دلائل سے ابن تیمیہ کا یہ دھرم باطل ہو جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ احادیث سے یوں استدلال فرماتے۔

وضعی رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ناسه

بالبقدر ۴۷

۴۷: بخاری جلد دوم ص: ۸۳۳

مثنیٰ بخاری نے لکھا:

وینبغي للامة ان يذبحوا كبشين احدا ماما
لنفسه والاخر لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
قال كيف قلت قال قلت لبيك اهلل كما هلالك
ان الارض لله ولرسوله ۵۷

حضرت پرنور شائع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جانور اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے ذبح فرمائے۔ ذبح تو اللہ جل شانہ کے نام کے نام پر ہوئے مگر ان کی نسبت ازواج مطہرات کی طرف ہوئی۔ ازواج مطہرات اور اولیاء اللہ کے نام منسوب جانور اگر اللہ کے نام پر ذبح ہو تو اس کا گوشت حلال اور طیب ہے۔

حضرت نبی رحمت مقرر عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال دو جانوروں کی قربانی فرماتے۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری امت کے ناداروں کی طرف سے ہوتی۔ امت کے بے نواؤں کے نام منسوب جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح ہونے سے حلال ہے۔ خود شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل سے ثابت ہے۔ اسی لیے علماء نے فرمایا کہ امت کے مالدار جب قربانی کریں اور اگر استطاعت پائیں تو غریبوں کے غم خوار حضرت سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے

۴۷: بخاری جلد دوم ص: ۸۳۳ ماغیہ ۱۲۹: بخاری جلد دوم ص: ۶۲۳

۵۷: بخاری جلد اول ص: ۲۲۹ و نحوہ جلد دوم ۱۰۹۱ - ۱۰۹۲
۵۷: ایک جانور قربانی کریں۔ یہ جانور اگر چہ اللہ کے نام پر ذبح ہو مگر حضرت سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف

کے باوجود حلال و طیب رہے گا۔

اسی طرح احادیث میں آیا ہے کہ زمین اللہ اور رسول کی ملک ہے۔ زمین کا رسول اللہ کی ملک ہونے سے اس سے استفادہ جائز ہے۔ زمین کا غیر اللہ کی طرف منسوب ہو جانے کے باوجود اس سے استفادہ سے مانع نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ تمام اشیاء جو حلال و طیب ہیں ان سے استفادہ منع ہو۔ غیر اللہ کی منسوب ہونے سے وہ حرام نہیں ہو جاتیں۔ اسی طرح اولیاء اللہ کے تقرب کے لیے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور حلال ہوتا ہے۔ ہاں وہ جانور حرام ہو گا جس پر بوقت ذبح اللہ کا نام نہ لیا جائے اگر ”بوقت ذبح“ کی شرط ملحوظ نہ ہے تو عقیقہ، قربانی اور نذر کے تمام جانوروں کا گوشت حرام ہو جائے۔ صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے اس کی مزید توضیح ہوتی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز سرکار ابد قرار سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا شانہ نبوت سے برآمد ہوئے۔ راستہ میں شخصین کرمیین حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ دریافت فرمایا، کیسے آنا ہوا۔ عرض کی بھوک کی وجہ سے گھر سے نکلے ہیں۔ تقاسم خزان صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ بتنوں ایک انصاری حضرت ابوالہشیم مالک بن النشہان رضی اللہ عنہ کے گھر رونق افروز ہوئے۔ انصاری گھر میں موجود نہ تھے۔ ان کی زوجہ محترمہ نے ان مقدس مہمانوں کو گھر میں پھہرایا۔ انصاری گھر آئے

بڑی مسرت کا اظہار فرمایا۔ پھلوں سے تواضع فرمائی۔ ان مبارک مہمانوں کی ضیافت کے لیے ایک جانور ذبح کرنا چاہا تو سرکار مالک و مختار نے ارشاد فرمایا کہ دودھ دینے والا جانور ذبح نہ کرنا۔ اس انصاری نے ایک جانور ان مبارک مہمانوں کے لیے ذبح کیا۔

فَذَبَحَ لَهُمْ فَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذَلِكَ الْعَذَقِ وَشَرِبُوا۔ اھ

الانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بعد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے لیے بکری ذبح کی۔ ان حضرات نے اس بکری کا گوشت تناول فرمایا۔ پھل کھائے اور ٹھنڈا میٹھا پانی نوش فرمایا۔

صحابی انصاری کا جانور کو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شخین کرمیین کے لیے جانور ذبح کرنا جب جائز ہے تو اولیاء اللہ کے لیے جانور ذبح کرنا اسی فعل صحابی سے جائز ہوگا۔

اکثر ایسا ہوا اور ہوتا ہے بلکہ ہوتا رہے گا کہ معزز مہمان کی ضیافت کے لیے جانور ذبح ہو۔ ایسا کرنا جائز، حلال اور طیب ہے اگرچہ یہ جانور مہمان کے نام منسوب ہوا مگر اللہ کے نام پر ذبح ہونے سے حلال رہا۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز مذکورہ حدیث کے فوائد

میں مسئلہ کے استنباط میں لکھتے ہیں۔

فَذَجَّ لَهُمْ إِيَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَأَبَى بَكْرٌ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ۝ ۵۳

۵۳۔ حضور پر نور باعث سرور و نور شافعِ یومِ النور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کے ہر فرد بلکہ جملہ عالم کے ہر ذرہ کے ہر احوال سے واقف ہیں۔ ہر خفی سے خفی شے آپ پر ظاہر ہے۔ ہر روز قیامت اپنی امت کی تعمیل فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صفات میں ”شاہد“ اور ”شہید“ کے اوصاف کا ذکر فرمایا۔

ارشادِ ربانی ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ آيَةُ ۵۴

وَجُنَابِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۝ آيَةُ ۵۵

۱۱۔ شاہد اور شہید کا مادہ اشتقاق شہود اور شہادت ہے۔ یعنی حاضر ہونا اور گواہی دینا۔ دونوں صووتوں میں حضور لامع نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ذرہ اور ہر فرد کے قریب ہیں۔ اس کے احوال سے واقف و عالم ہیں اور آپ کی گواہی افعال اور احوال پر اطلاع کے بعد ہی ہوگی۔ اس کی تائید

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۝ آيَةُ ۵۵

۵۵۔ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ ۵۵۔ سورۃ الفتح ۸۱

۵۶۔ سورۃ النساء: ۴۱ ۵۷۔ سورۃ الاحزاب: ۶۱

سے ہوتی ہے۔ حاضر و ناظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفتِ کریمہ کا بیان حدیث میں متعدد مقام پر آیا ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے بعض احادیث اپنے فوائد میں جمع فرمائیں۔ ان میں چند احادیث آپ بھی پڑھیں اور حضور سید و سرور عالم و عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر کی صفتِ کریمہ کے جلوے دیکھیں۔

ان عبد الله بن كعب قال اخبرني من شهد مع النبي صلى الله عليه وسلم خيبر ۵۶

فوائد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ میں ہے۔

شہد ای حضر۔ ۵۷

قال عروة يا ام المؤمنين الا تسمعين ما يقول ابو عبد الرحمن ان النبي صلى الله عليه وسلم اعتمر اربع عمرٍ فقالت ما اعتمر النبي صلى الله عليه وسلم الا وهو شاهده ۵۸

فوائد حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ میں ہے۔

شاهد ای حاضر۔ ۵۹

اسی طرح درج ذیل احادیث میں شاہد بمعنی حاضر ہے ان احادیث کو حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے اپنے فوائد میں جمع فرمایا ہے۔

قال هشام قلت يا ابا حمزة و انت شاهد ذاك

۵۹۔ بخاری جلد دوم ص: ۶۰۵ ۶۰۔ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

۶۱۔ بخاری جلد دوم ص: ۶۱ ۶۲۔ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

قال و امين اغيبك عنه لله

الا ليلبلغ الشاهد الغالب الله

قال حدثني ابي قال سئل اسامة و انا شاهد

عن سیر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حجلۃ اللہ

فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قضی فیک

و فی امراتک قال فتلاعنا و انا شاهد عند رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ففارقها ۶۳

و ان کان شاهدا اعطاه اياها و ان کان غائبا

خباها له ۶۴

عن ابن ابی نعم قال كنت شاهدا لابن عمر و

سأله رجل عن دم البعوض ۶۵

سائق و شهيد الملكين كاتب و شهيد شهيد شاهد

بالقلب ۶۶

اسی طرح شہد بمعنی حضر سے جو افعال بنتے ہیں ان میں سے

حاضر اور موجود کا معنی پایا جاتا ہے۔ جیسے حدیث بخاری کا آخری جملہ

فانه لم يشهدكم بمعنى لم يحضركم ۶۷

۶۱: بخاری جلد دوم ص: ۶۲۱، ۶۲۲؛ بخاری جلد دوم ص: ۶۳۲؛ بخاری جلد دوم ص: ۶۳۳

۶۲: بخاری جلد دوم ص: ۶۹۵، ۷۰۰؛ بخاری جلد دوم ص: ۸۱۱؛ بخاری جلد دوم ص: ۸۸۶

۶۶: بخاری جلد دوم ص: ۱۸، ۱۹؛ بخاری جلد دوم ص: ۱۰۱۷

مذکورہ احادیث طیبہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے صرف

بخاری جلد دوم سے جمع فرمائی ہیں جن میں واضح طور پر شاہد اور شہید

بمعنی حاضر کے موجود ہے۔ اس طرح کثیر احادیث سے آپ نے حضور

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت حاضر و ناظر پر استدلال فرمایا۔

۷۰ تقلید شخصی اور کسی امام مجتہد کی تقلید کے وجوب پر گزشتہ صفحہ

میں بحث گذر چکی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے احادیث صحیحہ

سے دور صحابہ، تابعین وغیرہ میں تقلید شخصی کا ثبوت دیا۔ اسی سلسلہ

میں بخاری شریف کی حدیث

عن ايوب عن محمد قال كنت في حلقة فيها

عبدالرحمن بن ابی يعلى وكان اصحابه يعظمونه الخ ۷۱

کے ضمن میں تحریر فرمایا

وكذلك اصحاب الامام الاعظم يعظمونه ۷۲

یعنی جس طرح حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ حضرت عبدالرحمن بن

ابی یعلیٰ کی تقلید فرماتے تھے اور حضرت عبدالرحمن کے متبعین ان کی تعظیم

فرماتے تھے۔ اسی طرح احناف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

کی تقلید کرتے ہیں اور حضرت امام الائمہ کاشف الغمہ سراج اللامہ رضی اللہ عنہ

کی تعظیم کرنے میں حق بجانب ہیں۔

۷۳ خارجی اور رافضی ائمہ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ

۷۴: بخاری جلد دوم ص: ۲۹، ۳۰؛ فوائد حدیثیہ حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ

بنت صدیق رضی اللہ عنہا کی شانِ اقدس میں جو لغویات اور خرافات سمجھتے ہیں ان کے بیان سے جی کانپ اٹھتا ہے۔ ان کی ہمنوائی میں سبکی و ہلانی اُم المؤمنین پر منافقین کی طرف سے لگنے والے بہتان پر یوں بغلیں جھانکتے ہیں کہ حضورِ عالم ماکان و مایکون کو اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا کی عفت و عصمت کی خبر نہ تھی۔ استغفر اللہ

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ نے حضرت اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا کی برأت، عفت اور عصمت کے بارے میں اور سرکارِ واقف اسرار صلی اللہ علیہ وسلم کے علم متعلقہ برأت اُم المؤمنین کے بارے میں متعدد مقام پر احادیثِ طیبہ سے استدلال فرمایا اور اپنے فوائد میں اس طرف جا بجا اشارے فرمائے۔ ایک موقع پر آیت کریمہ

هَن لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهِنَّ

کی تفسیر پڑھاتے ہوئے بخاری شریف کے فوائدِ حدیثیہ میں خلافِ معمول اُردو میں یہ عبارت تحریر فرمائی۔

”اقول : مولے عزوجل کو اپنے حبیبِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعلین مبارک میں نجاست کا رہنا پسند نہ ہوا تو لباس میں کیسے پسند ہو سکتا ہے۔ بیشک محبوبِ خدا عزوجل کا لباسِ نجاست سے پاک اور صاف ہے۔“

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ سبق

۱ سورۃ البقرہ ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲،

بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
کی روایت میں

من سره ان يبسطه ذقته او ينسأ في اثره
فليصل رحمه -

کی شرح میں علامہ بدر الدین محمود عینی نے ایک حدیث نقل فرمائی۔

روى عن حديث عبد الرحمن بن سمره ان رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم قال اني رايت البارحة عجباً رايت رجلاً
من امتي اتاه ملك الموت عليه السلام ليقبض روحه فخباء
بر والده فرد ملك الموت عنه - ۷۷

(حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل رات میں نے ایک
عجوبہ دیکھا۔ میں نے اپنے ایک اُمتی کو دیکھا کہ اس کے پاس حضرت
ملک الموت اس کی جان قبض کرنے کے لیے آئے ہیں۔ اسی حالت
میں اُمتی کے باپ کی ایک نیکی سامنے آئی جس نے ملک الموت کو
روح قبض کرنے نہ دی۔ اسی طرح ملک الموت واپس چلے گئے۔)

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا روایت
میں چونکہ ولی اللہ کی شان اور عظمت ظاہر ہوتی ہے اور محشی بخاری
کو اپنے مخصوص نظریات کی بنا پر یہ روایت پسند نہیں اس لیے اس

روایت کو حاشیہ سے حذف کر دیا۔ ۷۵
صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۱۶۰ باب الذبح بغیر اللہ کی شرح میں علامہ
نووی فرماتے ہیں۔

و اما الذبح بغیر الله فالمراد به ان يذبح باسم
غير الله تعالى كن ذبح للنصم او الصليب او لموسى او ليعسى
صلى الله عليهما او للعبة و نحو ذلك فكل هذا حرام لان
غیر اللہ کے نام پر ذبح سے مراد یہ ہے کہ کوئی جانور اللہ تعالیٰ
کے نام کے علاوہ کسی اور نام سے ذبح کیا جائے، مثلاً بت یا صلیب
یا موسیٰ یا عیسیٰ (علیہما الصلوٰۃ والسلام) یا لعبہ وغیرہ کے نام پر ذبح کیا
جائے۔ یہ ذبیحہ حرام ہے۔

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فرماتے ہیں کہ دیوبندی نجدی
وغیرہ علامہ نووی کی ادھوری عبارت

ذكر الشيخ ابراهيم المروزي من اصحابنا ان ما
يذبح عند استقبال السلطان تقرباً اليه افترى اهل بخارا
تبحرمة لانه مما اهل به بغیر الله تعالى - ۷۶

(شیخ ابراہیم مروزی شافعی نے ذکر کیا کہ سلطان کے استقبال
پر اس کی خوشنودی کی خاطر جو جانور ذبح کیا جائے اس کے بارے میں
اہل بخارا نے فتویٰ دیا ہے کہ وہ حرام ہے کیونکہ وہ ما اهل به

بغیر اللہ میں سے ہے۔)

پیش کر کے دھوکہ دیتے ہیں اور سادہ لوح مسلمانوں کو اولیاء اللہ کے ایصالِ ثواب کے لیے ذبح کیے ہوئے جانوروں کو حرام کہتے ہیں، حالانکہ علامہ نووی نے اس اعتراض کا جو جواب دیا ہے اس کو چھوڑ دیتے ہیں یہ علمی بددیانتی ہے جو دیوبندیوں کا خاصہ ہے۔

علامہ نووی فرماتے ہیں۔

قال الرافعي هذا انما يذبحونه استبشارا بقدمه فهو كذبح العقيقة لولادة المولود و مثل هذا لا يوجب التحريم والله اعلم۔^{۸۷}

امام رافعی فرماتے ہیں کہ سلطان کے آنے پر جو جانور ذبح کیا جاتا ہے وہ صرف اس کے آنے کی خوشی میں ذبح کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال تو یہ ہے کہ بچہ کی پیدائش کی خوشی میں عقیقہ میں جانور ذبح کیا جاتا ہے اس طرح کی خوشی جانور کو کس طرح حرام کر دے گی؟^{۸۸}

بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۷۲، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حدیث کے جملہ

ثم لعلك ان تخلف حتى ينتفع بك اقوام و يضرك بك اخرون الخ۔^{۸۹}

اشباہ کہ تیری عمر لمبی ہو جس سے بعض قوموں کو فائدہ اور

۸۷: نووی شرح مسلم جلد ثانی ص: ۱۶۱، ۸۸: فوائد حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری، لاہور

نفع پہنچے اور بعض قومیں نقصان پائیں۔)

میں لفظ "لعل" (شاید) پر علامہ عینی نے لکھا۔

كلمة لعل معناها للتجسس الا اذا وردت عن الله او رسوله او اوليائه فان معناها التحقيق۔^{۹۰}

"لعل" کا کلمہ اُمید کے لیے ہے (شک) مگر جب اللہ یا رسول یا اولیاء اللہ کے کلام میں آئے تو اس وقت تحقیق مراد ہوتی ہے (نہ کہ شک) مگر محشی بخاری نے عینی کی عبارت سے "اولیاءہ" حذف کر دیا۔^{۹۱}

حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی تحقیق اور محبت کی نظر نے یہ گوارا نہ فرمایا۔ دورانِ تدریس آپ محشی بخاری کی اس خیانت کو خوب فرماتے۔^{۹۲}

۸۷: بخاری کے علاوہ بھی حدیث مسلم، جلد ثانی ص: ۱۶۱ اور ترمذی میں موجود ہے۔

۸۸: عینی شرح بخاری جلد ۵ ص: ۹۰، ۸۹: دیکھو بخاری جلد اول ص: ۱۷۲، حاشیہ ۶

۹۰: فوائد حدیثیہ از بیاض مولانا محمد شمس الزمان قادری، لاہور

صحیح بخاری شریف

مطبوعہ نور محمد اصح المطابع دہلی

العلوم الغيبية وغيرها

والشهادة من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
بإيمانه باطناً - ص : ٦١ - النظر ص ١٢٩ - أيضاً
لا تسألوني عن شيء إلا أخبرتكم ما دمت في مقامى هذا
و أكثر أن يقول سلوني - ص : ٤٤
إنما بقاءكم فيما سلف قبلكم من الأمم كما بين صلاة العصر
إلى غروب الشمس - ص : ٤٩

لم يكن نومهم نوم غفلة مودية إلى الحدث بل نوم متنبه
وتيقظ وانتباه وانتظار للوحى فلا جرم كان القلب متوجهاً
إلى الملكوت الأعلى والعين نائمة عن الالتفات إلى الخلق ص ١١٩
فإن هذا الحى من الأنصار يقولون ويكثر الناس - ص : ١٢٤

(الأخبار عن المغيبات)

مفتاح الغيب خمس لا يعلمهن إلا الله - قال العيني ذكر هذا
العدد في مقابلة ما كان القوم يعتقدون أنهم يعرفون من
الغيب هذه الخمس - ص : ١٣١ ، حاشية : ١٢ ١٢٤

يا أمة محمد والله لو تعلمون ما أعلم - ص : ١٣٢
(فيه النداء لجميع الأمة بيا - فيه خصوصية العلوم)
فيقول يا محمد - ص : ١٨٨

مفتاح الغيب خمس - ص : ١٣١

وعنده مفاتيح الغيب والمعنى أنه الموصل إلى المغيبات
فتبطلاني - ص : ٢١٣

ولا يعلم أحد ما يكون في الأرحام أذكراً أنثى، شقى
أم سعيد إلا حين أمراه الملك بذلك - ص : ٢١٣

وما يدرى أحد متى يجي المطر زاد الأسما عيسى
إلا الله - أى لا عند أمر الله به فإنه يعلم حينئذ - فتبطلاني ص ٢١٣
أطلعت في الجنة والنار - ص : ٣٦٠

أني رأيت الجنة - ص : ١٣٣

ظاهره من رؤية العين كشف الله تعالى الحجب التي
بينه وبين الجنة وطوى المسافة التي بينهما حتى أمكنه أن
يتناول منها عنقوداً — ومن العلماء من حمل
هذا على أن الجنة مثلث له في الحائط كما ترى — الصورة
في المرأة فرأى جميع ما فيها ومنهم من تناول
الروية هنا بالعالم وقد أبعد لعدم المانع من الأخذ بالحقيقة -

(عيني ج : ٣ ، ص : ٣٩٢)

ورأيت النار - ص : ١٣٣

او انا نهدي بعد العي فقلوبنا - به موقنا ان ما قال
واقع - اي من المغيبات قنطلاني - ص : ١٥٥

لقد رأيت في مقاي هذا كل شئ وعدته حتى لقد
رأيت اريد ان آخذ قطفا من الجنة - ص : ١٦١

فما زالت الملكة تطله باجنحتها حتى رفعتوه - ص : ١٦٦
اخذ الراية فاصيب ثم اخذها جعفر فاصيب ثم اخذها
عبد الله بن رواحة فاصيب - ص : ١٦٤ - ص : ٣٤٩

والله اني لاراه مومنا الى لا عطي الوجل وغيره
احب الى منه خشية ان يكب في النار على وجهه - ص : ٢٠٠

باب لا يقول فلان شهيد اما الله من اهل النار
انت لست من اهل النار ولكن من اهل الجنة - ص : ٥١٠

(لعل) من الله ورسوله تحقيق - ع مجمع حاشية ٦ ص : ١٤٣ ، ١٥٥ ، ١٥٦

لعل الله ان يبارك لهما في ليلتهما - ص : ١٤٣

اني والله لا نظر الى حوضي الآن - ص : ١٤٩ ، ١٥٨

واني اعطيت مفايح خزائن الارض

عسى الله يرفعك - ص : ٣٨٣

لعل الله ان يرفعك - ص : ٣٨٣

اني لارجو ان تكون منهم - ص : ٣٩٥

فاني ارجو ان يؤذن لي - ص : ٣٠٨
فقد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان لارجو ان
تكون منهم - ص : ٢٩٨

سل عما بدالك - ص : ١٥

ان اتقاكم و اعلمكم با الله انا - ص : ٤٠
جاءه اعرابي فقال متى الساعة قال اذا
ضيعت الامانة فانظر الساعة - ص : ١٣

واما انا قاسم والله يعطي الحديث - ص : ١٦ ، ١٨٤

سلوني عما شئتم - ص : ١٩

ثم اكثر ان يقول سلوني - ص : ٢٠

ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد
ولكن يقبض العلم بقبض العلماء - ص : ٢٠ ، ١٨٦

ليبلغ الشاهد الغائب - ص : ٢١

ان كان شاهدا اعطاها اياه وان كان غائبا خبأه - ص : ٣٥٤

من راني في المنام فقد راني فان الشيطان لا يتمثل في

صورتى - ص : ٢١

فان رأس مآته سنة منها لا يبقى من هو على ظهر

الارض احد - ص : ٢٢ ، ٨٠

عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه قال قلت يا رسول الله
صلى الله تعالى عليك وسلم انى اسمع منك حديثا كثيرا انساه
قال ابسط رداك فبسطته فخرف بيديه ثم قال وضعتته فما
نسيت شيئا بعد - ص : ٢٢ ، ٢٤ ، ٢٥ ، ١٠٩٣

باب ما فى الاجرام اذكرام انشى شق

ام سميد فما الوزق وما الاجل - ص : ٣٦

عن ابن مسعود يرفعه ان النطفة اذا استقرت فى
الرحم اخذها الملك بكفه قال اى رب اذكروا انشى ما الامر
باى ارض تموت فيقال له انطلق الى ام الكتاب فانك تجد
قصة هذه النطفة فينطلق فيجد صفتها فى ام الكتاب

(عيني ج : ٢ ، ص : ١٢٣)

فانى اريتكن اكثر اهل النار - ص : ٢٣

حديث الاسراء - الاطلاع على اهل الجنة واهل النار^٥

سمع صريف الاقلام - ص : ٥٠

ظهرت لمستوى - قلت اذا كان اللام بمعنى الى

يكون المعنى انى اقامت مقاما بلغت فيه من رفعة المحل الى

حيث اطاعت على الكوائن وظهر لى ما يرد فى امر الله تعالى
وتدبيره فى خلقه - عيني - ج : ٢ ، ص : ٢٠٥

ويح عمار تقتله الفئة الباغية - ص : ٦٣

قال على الخشوع فى القلب وقيل هو جميع الهمة

لها والاعراض عما سواها - عيني - ج : ٣ ، ص : ١٦

والصوب انه على ظاهره وانه ابصار حقيقى خرقا

للعادة خاص بالنبي صلى الله تعالى عليه وسلم وعن مجاهد انه

كان فى جميع احواله - حاشية ٦١

كان عمر يعلم الباب - السؤال مع العلم - ص : ٥ ، ح : ٥

فوالله انى لاراءكم من بعدى - قال الداودى يعنى

من بعد وفاتى . ان اعمال الامة تقرض ولا يلزم

كتب فى الذكر كل شىء - ص : ٢٥٣

اى قدر كل الكائنات فى الذكراى فى محله وهو

اللوح المحفوظ - حاشية ٨ ، ص : ٢٥٣

قام فسينا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم مقاما فاخبرنا

عن بلى الخلق حتى دخل اهل الجنة منازلهم واهل النار

منار لهم - ص : ٣٥٣

ودل ذلك على انه اخبر باحوال جميع المخلوقات منذ
ابتدأت الى ان تفنى الى تبث وهذا من خوارق العادات
قسطلاني ج ٥١، ص : ٢٠١ .

فرغ لي البيت المعمور - ص : ٣٥٦

اي كشف لي وقرب مني وكأنه اراد ان البيت
المعمور ظهر له كل الظهور وكذلك سدره المنتهى استبينت
له كل الاستبانة حتى اطلع عليها كل الاطلاع بمثابة الشئ
المقرب اليه وفي معناه رفع لي بيت المقدس - عيني ج ٤١، ص : ٢٣١
قال لابي ذريحين غربت الشمس أتدري اين تذهب
قلت الله ورسوله - ص : ٣٥٣

فقرها في اذان الكهان - ص : ٣٦٣

فاذا جاء زوجك اقرى عليه السلام وقولى له

يغير عتبة بابه - ص : ٣٤٣

عرضت على الامم الخ - ص : ٣٨٣

فعاد نصرانيا فكان يقول ما يدري محمد الا ما كتبت

له - الخ - ص : ٥١١

رايت في روياء الى هزرت سيفا فانقطع صدره فاذا

هو ما اصيب من المومنين يوم احد - ص : ٥١١

هلاك أمتي على يدي غلة من قریش قال

ابوهريرة ان شئت ان اسميهم بنى فلان و بنى فلان - ص : ٥٠٩

عن حذيفة قال تعلم اصحابي الخير و تعلمت الشر - ص : ٥٠٩

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريباً

من ثلثين كلمهم يزعم انه رسول الله - ص : ٥٠٩

ماذا انزل من الخزان وماذا اتول من الفتن - ص : ٥٠٩

ما خير رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بين

امرين الا اخذ اميرهما مالم يكن اشما - ص : ٥٠٣

قوله بين امرين اي من امور الدنيا يدل عليه قوله

مالم يكن اشما - خاشي : ٦

فوالله اني لاراه مومنا - ص : ٩٠

والله اني لارجو له الخير - ص : ١٦٦

هذا دليل صريح على العلم - فتدبر

اطلاع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم على ما في

القبوب من الجزع والفزع والننى والخير - ص : ١٢٦، ٣٣٥ جلد ثاني ص ١١٢٥

واتينا النساء ولبسنا الثياب - ص : ٢١٣

المراد غير المتكلم انما حكى ذلك عن الصحابة

رضى الله تعالى عنهم - ج : ١٣ .

حرمه الله يوم خلق السموات والارض وهو حرام
بحرمة الله الى يوم القيمة - ص : ٢٢٤

اي من اول يوم الى آخر يوم الدنيا حرام
الاجارة الى نصف النهار — الاجارة الى صلاة العصر
الاجارة من العصر الى الليل - ص : ٣٠٣

آخر من يحشر راعيان — الحديث - ص : ٢٥٢

لا هجرة بعد الفتح — الحديث - ص : ٣٩١

ان في الجنة مائة درجة اعدها الله للمجاهدين
في سبيل الله ما بين الدرجتين كما بين السماء والارض - ص : ٣٩١
ما فوقكم قالوا الله ورسوله اعلم - (مشكاة شريف)
الغدوة في سبيل الله او الروحة خير من الدنيا
وما فيها - ص : ٣٩٢

لقاب قوس في الجنة خير مما تطلع عليه الشمس
وتغرب وقال الغدوة او الروحة في سبيل الله خير مما تطلع
عليه الشمس وتغرب -

مما تطلع عليه الشمس وتغرب كناية عن الدنيا
وما فيها -

ان الله زوى لى الارض فرايت مشارقتها ومنازلها

كناية عن جملة الارض -

لو انكم تطهرتم اى لكان حسنا - ص : ١٢٣ ، ج : ١٦

قلوا استكملتم اتيت منزلت - ص : ١٨٥

لو للمضى فعنه لو آمن في الزمان الماضى - ص : ٥٩٢ ، ج : ٢٠

(اذكر لو كنت اعلم الغيب)

ذكر عمره الشريف في الكتب السابقة - ص : ٥٠١ ، ج : ٤

فترة بين عيسى ومحمد صلى الله تعالى عليهما

وسلم ست مائة سنة - ص : ٥٩٢ ،

فمرات يعطى - ص : ٣٨١

ان رجلا باع طعاما - ص : ٣٨٢

فقال هكذا عن وجوهنا - ص : ٣٩٩ ، ٥٣٠

شعر - نحن لذين بايعوا محمدا الخ - ص : ٣٩٨ ، ٣٩٥

شعر - هل انت اصبع دميت - ص : ٣٩٣

الرجز في الحرب هو نوع من الشعر - ص : ٣٢٥

شعر - ص : ٣٩٨ ، ٣٩٤ ، ٣٩٣ ، ٣٢٦

لمنفى هو صنعة الشاعر لا غير - ص : ٥٢٩ ، ج : ٦

انشاد الشعر - ص : ٥٥٥

رفع الصوت بالشعر - ص : ٣٠١ ، ٣٢٦

باب الشعر في المسجد - ص : ٦٣ ، ٣٥٦

لا عطين الواية غدا - ص : ٣٢٢ ، ٣١٣ ، ٣١٨
 ما يجوز من الشعر والرجز والحداء - ص : ٩٠٤
 لو رجعت بمعنى اذا رجعت او ان رجعت - ص : ١١٣ ج
 عليه مستفاد من علم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٥٢٠
 انما انا قاسم الله يعطى الحديث قال فما اولت قال العالم -
 اذا صلى احدكم لنفسه الخ - ص : ٩٤
 الكهانة قد كثرت في الجاهلية خصوصا قبل
 ظهور النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٥٢٢ ، ج ٢ : ٢١
 كل مظنون سيدنا عمر الفاروق الاعظم رضى الله
 تعالى عنه كان صوابا - ص : ٥٢٥ ، ٣٩٣ ، ج ١ : ١٦
 فاولئك قبورهم - ص : ٥١٩ (الفراسة الصادقة)
 قال ما الاى الا مقتولا في اول من يقتل من
 اصحاب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٨٠ ، حاشية
 (الاخبار باى ارض تموت)
 انا شهيد على هؤلاء اى شهد لهم بانهم بذلوا
 ارواحهم لله تعالى - ص : ١٨٠ ، حاشية ١١٠
 انى خبات لك خبييا - ص : ١٨٠
 السؤال مع العلم - ص : ١٨٦ ، من هذا فقلت
 جابر بن عبد الله - ص : ٣٠٩ ، ٢١٢

فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قد
 صدقكم - ص : ٣١٢
 اجل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اعلمه اياه ص : ٥١٢
 عن عائشة ان بعض ازواج النبي صلى الله تعالى عليه
 وسلم قلن لنبي صلى الله تعالى عليه وسلم اتينا اسرع بك لحوقا
 قال اطولكن يدا - ص : ١٩١
 انك اول اكل بيتي لحاقا - ص : ٥١٢
 رواه ابن حبان من رواية يحيى بن حماد ان نساء
 النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اجتمعن عنده لوعتاده
 منهن واحدة - عيني ج : ٣ ، ص : ٣١٢
 اما انها شهب الليلة ربح شديدة - ص : ٢٠٠
 خرص رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عشرة
 اوسق - ص : ٢٠٠
 لئن كانت عائشة سمعت هذا من رسول الله صلى الله
 تعالى عليه وسلم الخ ص : ٢١٥
 ليس شك في قولها فانها المحافظة المتقنة لكنه جرى
 على ما يعتاد في كلام العرب من التردد للتقرير واليقين
 ص : ٢١٥ ، حاشية
 ولكن كثيرا يقع في كلام العرب صورة التشكيك والمراء

به التقرير واليقين كقوله تعالى وان ادرى لعله فنته لكم ————— و قل ان ضللت فانما اضل على نفسي - ص: ٥٨١ جلد ٢

فان يك في امتي مثله احد فحمر - ص: ٥٢١
"فان يك" ليس للشك - حاشية ٩ (صفحة مذكورة)

لأن كانت عائشة سمعت هذا - ص: ٢١٥

اذلا يخلو شئ من افعاله من حكمة - ص: ٢٣٨ ج ١١

ودع الناس فقالوا هذا حجة الوداع - ص: ٢٣٥

لأنه صلى الله تعالى عليه وسلم علم الله لا يتفق له بعد هذا وفقة اخرى ولا اجتماع اخر مثل ذلك - ص: ٢٣٥ حاشية ٦:
اتدرون اى يوم هذا قالوا الله ورسوله أعلم
فليبلغ الشاهد الغائب -

(فيه السؤال مع العلم) - ص: ٢٣٣، ٢٣٥

اذن عمر لا زواج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في آخر حجة حجها فبعث معهن عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف - ص: ٢٥٠

الرجال كلهم محارم لمن لان من امهات المؤمنين -

(ص: ٢٥٠، حاشية: ٥)

فان قلت هل واجهها جبرئيل كما واجهه مريم

عليها السلام قلت وجه ذلك انه لما قدر وجود عيسى عليه السلام لامن اب نصب جبرئيل ليعلمها بكونه فتكبل كونه لتعلم انه يكون بالقدره فتسكن في زمن الحمل ثم بعث اليها عند الولادة لكونها في وحدة فقال لا تحزننى قد جعل ربك تحتك سريرا فكان خطاب الملك في الحاليتين لتسكن ولا تتزعج وجواب آخر ان مريم كانت خالية من زواج فواجهها بالخطاب -

أم المؤمنين احترمت لمكان سيد الامة كما احترمت شارع قصر عمر رضى الله تعالى عنه الذى راه في المنام خوفا من الغيرة وهذا ابلغ في فضل عائشة لانها اذا احترمها جبرئيل عليه الصلوة والسلام الذى لا شهوة له حفظا لقلب زوجها سيد الامة فكان ما قيل فيها في الافك البعد - عيني جلد ٤، ص: ٢٣٩، ٢٤٤ ج ٨:

فان الوحى لم ياتني وانا في ثوب امرأة الا عائشة ص: ٣٥١
(وما يتنزل الا بامر ربك) - مجيئه بصورتها في حرير قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لجبرئيل

الا تزورنا اكثر مما تزورنا - ص: ٣٥٤

هل ترون ما ادى الى ارنى مواقع الفتن خلال

بيوتكم كمواقع القطر - ص: ٢٥٢

يكنزل بعض السباخ التى بالمدينة فيقتله

شعبيحيه ص : ٢٥٣

(الاخبار باى ارض تموت النفس)

ما بين بيتي (قبرى) ومنبرى روضة من رياض

الحكمة ومنبرى على حوضى - ص : ٢٥٣

(الاخبار باى ارض تموت)

فانك لا تستطيع ذلك - ص : ٢٤٥

وقد علم صلى الله تعالى عليه وسلم باطلاع الله اياه

انه يعجز ويضعف عن ذلك عن الكبر - عيني ص : ٢٤٥ ، ح : ٨٠

لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر - ص : ٢٦٣

(فى هذا الحديث رد على الشيعة قلت

يحتمل ان يكون انه صلى الله تعالى عليه وسلم كان علم بما

يصدر فى المستقبل من امر الشيعة من ذلك الوقت باطلاع

الله عز وجل اياه - عيني ج : ٥١ ، ص : ٢٩٢

قال ابن عبيدة ما كان فى القرآن " وما ادراك "

فقد اعلمه - الخ ص : ٢٤٠

(وما ادراك ما ليلة القدر — وما ادراك ما يوم

الفصل — وما ادراك ما يوم الدين)

اعلم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم تعيين ليلة القدر

وتعيين يوم القيمة - (٢٥٢)

اربعون خصلة اعلاهن منيصة — حتى يعلم

افى الجنة اولا - عيني جلد ٥ : ص : ٢٣٥

ابهامه كاهنهم ليلة القدر - ص : ٣٥٨

فكساحى فلان و فلان فرفعت - ص : ٢٤١

قلت روى عن ابن عبيدة انه اعلم بعد ذلك بتعيينها

عيني ج : ٥١ ، ص : ٢٦٩

اطلع الغيب ام اتحد عند الرحمن عهدا - ص : ٢٨١

قوله اطلع الغيب - عن ابن عباس انظر فى اللوح

المحفوظ وعن مجاهد اعلم علم الغيب - ص : ٢٨١ ، ح : ٢٠

حلوان الكاهن - ص : ٢٩٨

الكاهن الذى يخبر بالغيب المستقبل - عيني ج : ٥١ ، ص : ٢٩١

هو الذى يتعاطى الخبر عن كوائن ما يستقبل ويدعى

معرفة الاسرار - ص : ٢٩٨ ، ح : ٨٠

قد اريت دار هجر تكم - ص : ٣٠٤

فهاجر من هاجر قبل المدينة حين ذكر ذلك

رسول الله تعالى عليه وسلم

اما انه قد كذبك وسيعود فعرفت انه سيعود ص : ٣١٠

فيه علامات النبوة لقوله عليه الصلاة والسلام ما

فعل اسيرك البارحة - عيني - ص : ٣١١ ١٣٦

لا ذرون رجلاً عن حوضي كما تزداد الغريبة من

الأسبل عن الحوض - ص : ٣٠٨

قال الكرمانى واختلف فيهم فقليل هم المنافقون
وقيل المرتدون وقيل اصحاب الكبار وقيل كل من احدث
في الدين حدثاً كالمبتدعة والظلمة - ص : ٣٠٨ ، ١٥١

هم الذين ارتدوا على عهد ابى بكر عند الامام
البغارى قدس سره - ص : ٣٩٠

انما نأخذكم الآن بما ظهر لنا من اعمالكم - ص : ٣٩٠

فوالله ما علمت على اهلى الا خيراً - ص : ٣٩٣

اذا عدل رجل احداً - ص : ٣٥٩

فوالله ما علمت من اهلى الا خيراً ولقد ذكروا
رجلاً ما علمت عليه الا خيراً -

لقد علمنا اذا صنع رسول الله صلى الله تعالى عليه

وسلم ما صنع ان سيكون ذلك - ص : ٣٤٣

قال انى رسول الله ولست اعصيه الحديث - ص : ٣٨٠

فانك آتبه ومطوف به -

(اى لست افعل ذلك برائى وانما هو يوحى) —

اكثر انصارى اى اكثر كل واحد من

الانصار والاضافة الى المفرد النكرة عند ارادة التفصيل

شائع - ص : ٣٨٨ ، ماشيه ٩١

انى اجهد رجليها من دون احد - ص : ٣٩٣

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو فى النار - ص : ٣٣٢

هذا من اكل الثمر - ص : ٣٣١

(وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومى) النكبي صلى الله

تعالى عليه وسلم يعرف الالسنه الخ - ص : ٣٣٢ ، ماشيه ٢

فيه اشارة الى ان نبينا محمداً صلى الله تعالى عليه

وسلم كان عارفاً بجميع الالسنه لشمول رسالته الثقيل على

اختلاف السنن ليفهم عنهم ويفهموا عنه - قسطنطين بن جندب ٣٥

فقال عمر اذا قاله

لاعطين الراية غداً رجلاً يفتح على يديه يحب الله

ورسوله ويحبه الله ورسوله - ص : ٣٢٢ ، ٣٢٥

انى لارى ساقط اليوم مظلوماً - ص : ٣٣١

فقال انى اعطى قومًا اخاف طلعتهم وجزعهم

واكل قوما الى ما جعل الله فى قلوبهم من الخير والغنى

منهم عمرو بن قنبل - ص : ٣٣٥

ان ريح الجنة توجد من مسيرة اربعين عاماً - ص : ٣٣٨

وفى بعض الروايات مسيرة سبعين عاماً وفى البعض

مسيرة خمس مائة عام

اعطين الراية غدا - ص : ٣١٨ / ٢٥٨
 اللهم ان كنت فعلت ذلك ابتغاء وجهك ص : ٣٠٣
 اللهم ان كنت امتت بك وبرسولك الخ - ص : ٢٩٥
 الايمان مقطوع به ذكركه على سبيل الفرض مهم
 مضمي لنفسه - عيني
 وقيل ان ضللت فانما اضل على نفسي
 هك كسرى ثم لا يكون كسرى بعده وقيصر ليهلكن
 ثم لا يكون قيصر بعده - ص : ٢٢٥ / ٣٣٠
 انما نهى ابوبكر جيوشه عن ذلك لانه علم ان تلك
 البلاد ستفتح فاراد ابقاءها على المسلمين - ص : ٣٢٢ / ماشيه : ٣
 اللهم اغفر هذا الدعا من رسول الله صلى الله تعالى عليه
 وسلم في الغزوات علامة الشهادة لا يقول فلان شهيد - ص : ٣٠٦

فيه الاختيار والفضائل

جعل شهادة خزيمة شهادة رجلين - ص : ٣٩٣
 رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير قميص من
 حرير - ص : ٣٠٩
 الا الاذخر يا رسول الله - ص : ٢٢
 ماذا ففتح من الخزائن - ص : ٢٢
 انما انا قاسم والله يعطي - ص : ١٦
 فقال قد دنت منى الجكنة حتى لو اجتزأت عليها
 لجئتكم بقطاف - ص : ١٠٣
 انى والله لا نظهر الى حوضي الآن وانى اعطيت
 مفاتيح خزائن الارض - ص : ١٤٩ / ٥٠٨ / ٣١٨
 فلما فتح الله عليه الفتوح قال انا اولى بالمؤمنين من
 انفسهم - ص : ٣٠٨
 ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله
 من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم صلى الله
 تعالى عليه وسلم - ص : ٢٥٦
 وانما قال ابا القاسم بتخصيص هذه الكنية للاشارة الى

انه صلى الله تعالى عليه وسلم هو الذي يقسم بين عباد الله
حكم الله بحسب قدرهم واقدارهم - عيني ج : ٥ : ص : ١٩١
سموا ياسى ولا تكونوا بكنيتي - ص : ٢٨٥

و روى محمد بن عجلان عن ابيه عن ابي هريرة
يرفعه لا تجمعوا بين اسمي وكنيتي انا ابو القاسم الله يعطى و انا
قاسم - عيني ج : ٥ : ص : ٢٤٥

فان شئت ان تاذن له فاذن له - ص : ٢٤٩
ليس للمدعو ان يحتكم عليه (اى الله اعلى) ويدعو
معه من اراد بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم وان شئت هذا
مع كونه صلى الله تعالى عليه وسلم له ان يتصرف في مال
كل من الامة بغير حضوره وبغير رضاه ولكنه لم يفعل ذلك
الا بالاذن تطييبا لقلوبهم - عيني ج : ٥ : ص : ٣٣٢

شعر قال كل للقوم فكلتهم حتى اوفيتهم الذي لهم
وبقي تموى مكانه لم ينقص منه شئ - ص : ٢٨٦

ان ابراهيم حرم مكة ودعا لها وحرمت المدينة كما
حرم ابراهيم مكة - الخ : ص : ٢٨٦

ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير
والاصنام - ص : ٢٩٨

فقل سبحان من سخر لك ل محمد قال فقلتها فاذا انا

به قائم بين يديه فاخذته - ص : ٣١٠ ، ج : ١٠ :
لاحى الا لله ولرسوله - ص : ٣١٩ ، ٣٢٣
ما من مومن الا وانا اولى به في الدنيا والآخرة
اقروا ان شئتم النبي اولى بالمومنين من انفسهم - ص : ٣٢٣
من حمر بئر رومة فله الجنة
من جهز جيش العسرة فله الجنة - ص : ٣٨٩
الذي جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادته
شهادة رجلين - ص : ٣٩٣

رخص لعبد الرحمن بن عوف والزبير في قميص من
حرير من حكمة - ص : ٣٠٩

اللهم ثبته واجعله هاديا مهديا - ص : ٣٢٦
فيه بركة دعوته صلى الله عليه وسلم لانه جاء
في الحديث انه ما سقط بعد ذلك من الخيل (عيني)
يقول الى عباد الله انا رسول الله من يكر فله
الجنة - ص : ٣٢٦ ، حاشية : ٦

فاذن لي فاقول قال قد فعلت - ص : ٣٢٥

انما انا قاسم والحازن والله يعطى - ص : ٣٣٩

فقال جبرئيل حازن السماء الدنيا - ص : ٢٢١

والله المعطى وانا القاسم - ص : ٣٣٩

فانما انا قاسم - ص : ٣٣٩

اضع حيث امرت - ص : ٣٣٩

اي انا اعطيكم بقدر ما يلهمني الله منه - عيني

فاني انما جعلت قاسما اقسم بينكم

بعثت قاسما اقسم بينكم - ص : ٣٣٩

ما اعطيكم ولا امنعكم انما انا قاسم اي انا اعطيكم

بقدر ما يلهمني الله منه (عيني)

فقال له النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان لك

اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه - ص : ٣٣٢

فقال للشمس انك مامورة وانا مامور اللهم احبها

علينا - ص : ٣٣٠

لست انا حملتكم ولكن الله حملكم - ص : ٣٣٣

واعلموا ان الارض لله ورسوله - ص : ٣٣٩

قلت جعلها خمسا فقل مثله فقلت سلمت - ص : ٣٥٦

من يحفر بيئر رومة فله الجنة

من جهز جيش العسرة فله الجنة - ص : ٥٢٢

الانصار وجهينة ومزنية واسلم واشجع وغفار

موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله - ص : ٣٩٠ ، ٣٩٨

لمولى وان كان له معان كثيرة لكن المناسب

هذا الناصر والولى والمتكفل بمصالحهم والمتولى لامورهم - عيني ج : ص : ٣٨٩

قال اي يوم هذا فسكتنا - ص : ١٣

فيه اشارة الى تفويض الامور كلها الى الشارع - حاشية : ص

بعثت الى الناس كافة - ص : ٦٢

فيومئذ يبعث الله مقاما محمودا بحمده اهل الجمع

كلهم - ص : ١٩٩

ولن تجزى عن احد بعدك - ص : ١٣١

هاجرونا مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم نلتس

وجه الله - ص : ١٤٠

كان عبد الله اذا دخل الكعبة يتوخي

المكان الذي اخبره بلال ان النبي صلى الله تعالى عليه

وسلم صلى فيه - ص : ٤٢

قالوا انا لسنا كهيتك يا رسول الله - ص : ٤

وما تنعم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بخامة

الا وقعت في كف رجل منهم فذلك بيها وجهه وجلده

قال عبيده شعرة منه احب الى من الدنيا وما

فيها - ص : ٢٩

اذا توضا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كادوا

يقتتلون على وضوءه - ص : ٣١ / ١٠٠

ام عطيه كانت لا تذكره الا قالت بابي . ص ٢٦

رايت الناس يبذون ذلك الموضوع فمن اصاب

من ذلك شيئاً تمسح به الحديث - ص ٢٠٥٣

لو كنتما من اهل البلاد لاو جعتكما ترفعان اسواتكما

في مسجد رسول صلى الله تعالى عليه وسلم - ص ٦٤

معهما مثل المصباحين يضيآن بين ايديهما الحديث - ص ٦٦

جود النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بمائة الف

في مجلس واحد - ص ٦٠

كان انظر اليه الآن يقطر..... كاني انظر

الى وبيض خاتمه - ص ٨١ ، ٩١

كاني انظر الى رجله تخطان الارض من الوجع - ص ٩١

انما لم يقل ابوبكر مالى او مالابى بكر تخفيرا لنفسه

و استغفاراً لمرتبة عنده -

صكه فقفا عينه صلى الله تعالى عليه وسلم ^{١٦٢} ^{١٢} مشيه (ع قس)

ارسلتنى الى عبد لا يريد الموت - ص ١٤٨

يبعثه الله مقاماً محموداً بحمداه اهل الجمع

كلهم - ص ١٩٩

اذا قدم من سفر فابصر درجات المدينة (جدارات

المدينة) اوضع (اسرع) ناقته وان كانت دابة حركها

من حبها - ص ٢٢٢ ، ٢٥٣

اللهم اجعل بالمدينة ضعفى ما جعلت بمكة من

البركة - ص ٢٥٣

اللهم حبب اليك المدينة كحبنا مكة او اشد - ص ٢٥٣

اللهم اوزني شحادة في سبيلك واجعل موتى في

بلد رسولك - ص ٢٥٣

المدينة خير لهم لو كانوا يعلمون - ص ٢٥٢

قال لست كهياً تكم - ص ٢٥٤

١- لست كاحدكم

٢- لست كاحد منكم

٣- انى لست مثلكم

٤- انى لست كهياً تكم

٥- ايكم مثلى - ص ٢٦٣

اروى بشرته - ص ٣١ اى ظاهر جلد الانسان

فلم ازل احب الدباء من يومئذ - ص ٢٨١

ذكر اصحابنا ان من قال كان النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم يحب القرع فقال آخر لا احب القرع يخشى

عليه من الكفر - عيني ج ٥ ، ص ٣٣٦

فقلت يا رسول الله اتوب الى الله و الى رسوله ماذا

اذ نسبت - ص : ٢٨٣

ولا يدفع بالسّيئة ^{السيئة} ولكن يعفو ويغفر - ص : ٢٨٥
فاستعنت النكبي صلى الله تعالى عليه وتم على غرمائه
ان يصنعوا من دينه - ص : ٢٨٥

كل واحد منهما يقول هذا خير مني - ص : ٢٩١
والله لجمار رسول الله صلى الله تعالى عليه وتم الطيب
ريحا منك - ص : ٢٤٠

ان رايت ملكا قط يعظمه اصحابه ما يعظم اصحاب
محمد محمدا صلى الله تعالى عليه وتم - ص : ٣٨٩
قبول الدعاء لام حرام رضى الله تعالى عنها - ص : ٣٩١
و غزوة البحر

سكت الناس كان على رؤسهم الطير - ص : ٣٩٨
فجاء اعرابي على قعود فسبقها فشق ذلك على
المسلمين - ص : ٣٠٢

اللهم اغفر لعبيد ابى عامر - ص : ٣٠٣
و كان هذا الدعاء من رسول الله صلى الله تعالى
عليه وتم في الغزوات علامة الشهادة - حاشية : ٢
ارموا و انا معكم كلكم - ص : ٣٠٦

كان النكبي صلى الله تعالى عليه وتم احسن الناس

واشجع الناس - ص : ٣٠٤

ولا يحرمون ما حرم الله ورسوله - ص : ٣٣٤
ان الله ورسوله ينهيانكم عن لحوم الحمر الاهلية - ص : ٣٢٠
تقرعو ماشئا حتى اجلاهم عمر رضى الله
تعالى عنه - ص : ٣٣٦

لقد زينا السماء الدنيا بمصابيح آليه - ص : ٣٥٣
قال قتادة خلق هذه النجوم لثلاث جعلها زينة
للسماء ورجوما للشياطين وعلامات يهتدى بها فمن تاول
فيها بغير ذلك اخطا واضاع نصيبه وتكلف ما لا علم به
ففعلت ذلك سبع مرات قال ابن عباس
قال النبي صلى الله تعالى عليه وتم فلذلك سعى

لناس بينهما - ص : ٣٤٥
قام النبي صلى الله تعالى عليه وتم ممثلا اى
منتصبا قائما - ص : ٥٣٣
البكاء لذكر مجلس النبي صلى الله تعالى عليه

وسلم - ص : ٥٣٦
امتزاز عرش الرحمن بقدوم روحه اليه - ص : ٥٣٦
التغير عند ذكر المحبوب - ص : ٥٣٩
القيام للاستيناس - ص : ٣٣٥

الحديث فجلس حين رايت - الخ ص : ٣٣٥
 القيام - التلطف والنداء قائما بلفظ يا رسول الله نبينا
 صلى الله تعالى عليه وسلم قريب اقراء - النكبي اولى
 بالمومنين من انفسهم آلاية - الاتوقيف في ذلك
 عند العلماء انما هو ذكر ودعا - ص : ٣٣٦ ، ج : ٣
 النداء (السلام عليك ايها النبي)

كراهية التناول على الرقيق وقوله عبدى و
 امتى وقول الله تعالى والصالحين من عبادكم وامائكم الخ ص : ٣٣٦
 وليقل فتاى وفتاى و غلامى - ص : ٣٣٦
 لان لفظ الفتى والغلام لا يدل على محض المالك
 كدلالة العبد فقد كثر استعمال الفتى فى الحر وكذلك
 الغلام والجارية - ص : ٣٣٤

كان لها غلام نجار قال لها مرى عبدك
 فامرت عبدها - ص : ٣٣٩

كنت غلاماً لعتبة - ص : ٣٣٩

يا ابا هريرة هذا غلامك - ص : ٣٣٣ (مع غلامه)
 ارداتها و آثار حسنات له — شيعه وايه و بوله
 وروثه فى ميزانه - ص : ٣٣٠

فنزعت للكلب من الماء فغفرلها بذلك - ص : ٣٦٤

ان لنا فى البهائم اجراً - ص : ٣١٨

فغفرله - ص : ٣١٨

دخلت امرأة النار فى

غفر لامرأة موصوفة موت بكلب

سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن

الحمر فقال ما انزل على الا هذه آلاية الجامعة الفاذة - ص : ٣١٨
 (فيه الارشاد الى الاستنباط من العومات والاطلاق)

تدبر فانه ينفع فى مواضع شتى

التبركات - ص : ٣٣٨

فركب رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فرسا لابي

طلحة بطمياً فقال لم تراعوا انه لبحر قال

فما سبق بعد ذلك اليوم - ص : ٣١٤

لا اثبت على الخيل فضرب بيده فى صدرى ص : ٣٢٩

ما سقط بعد ذلك من الخيل

فيمسحون بهما وجوههم - ص : ٥٠٢

فيه مسح الوجوه باليد للتبرك

فقبيله — فيه جواز تقبيل الميت - ص : ٥١٤

فصب من الماء على اللبن - ص : ٥١٠

تدخل فى بيت اى بيت عظيم مشرف بدخول

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ص : ٥٣٨ ، ج : ١

(فيه زيارة المقام المتبرك)

فما اجتمع اثنان منا على الشجرة التي بايعنا

تحتها - الخ - ص : ٣١٥

(شجرة بيعة الرضوان عميت عليهم)

من يطع الامير فقد اطاعني ومن يعص الامير فقد

عصاني - ص : ٣١٥

تلزم جماعة المسلمين واما هم - ص : ٥٠٩

قال فيه (الطعام) ما شاء الله ان يقول - ص : ٥٠٥

نزل السكينة للقرآن - ص : ٥١٠

بعثت من خير قرون بني آدم قرناً فقرناً حتى كنت

من القران الذي كنت فيه - ص : ٥٠٣

عن ابن عباس قال كان عدنان ومعد وربيعة

ومضر وخزيمة واسد على ملة ابراهيم فلا تذكروهم

الاجخير - ص : ٥٣٣ ، ج : ٤

قال كيف نسي - ص : ٥٠١

فيه ان نسي الشريف كان طاهراً من الكفر -

نرجع ولم يحكم الله بيننا وبينهم قال يا ابن

الخطاب اني رسول الله - ص : ٣٥١

(اذكر بؤاة ام المؤمنين رضى الله تعالى عنها)

(فيه ان فعل النبي عليه الصلاة والسلام وقوله الشريف

ف الحادثثة قبل نزول الوحي حق لا اعتراض عليه)

تمتله الفئة الباغية - ص : ٢٣٦ ، ج : ٥

تنزه الله تعالى ان يكون رسوله متهما بما لا ينبغي

ص : ٢٣٦ ، سطر ٥ ، بين بطور

اهدى لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٢٣٦

بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ - ص : ٣١٠

اني وهبت لك من نفسي - ص : ٣١٠

ص : ٢٣٨

قد بعث الله اليك ملك الجبال لتأمروه بما شئت فيهم -

ولكني ارضى واسلم - ص : ٥٥٠

(احفظ) وهو حرام بحرمه الله تعالى الى يوم القيمة

وانه لم يحل لاحد قبلي ولم تحل لي الا ساعة من نهد

قول - خالف هذا الحديث امام الوهابية النجدية

حيث قتل كثيرا من اهل السنة والجماعة في مكة

المكرمة - انظر الدرالسنية والفتوحات الاسلاميه -

شاهد - حاضر - ص : ٢٣٩

(اف لك) خطاب للساعي بعد موته استحضار

لصورته حين مربقبره اولعله كشف عنه فراه وخاطبه

كتاب الامامة - ص : ١٣٨ - حاشية سندي

قتل أخوها معي - ص : ٣٩٩

رايت ليلة اسرى به موسى رجلا آدم طوالا جعدا ^{٣٥٩} الاص

فيه سند حياة الانبياء عليهم الصلاة والسلام - اذكو.

رايته يصلي قائما في قبره او كما قال

الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما

تناكر منها اختلف - ص : ٣٦٩

في حديث الباب ايماء الى ان اتباع الرسل لهم

مناسبة قديمة بهم عليهم الصلاة والسلام - ج : ١٢٠

جنة الفردوس فوقه عرش الرحمن - ص : ٣٩١

كان يصلي وهو حامل امامة بنت زينب رضي

الله تعالى عنهم - ص : ٤٣

حاضرناظر

بسم الله الرحمن الرحيم

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله ص ١١٥

ويحتمل ان يقال على طريقة اهل العرفان ان المصلين

لما استفتحوا باب الملكوت بالتحيات اذن لهم بالدخول في

حريم الحى الذى لا يموت فقرت اعيانهم بالمناجاة

فنبهوا على ان ذلك بواسطة نبي الرحمة وبركة

متابعته فاذا التفتوا فاذا الحبيب في حريم الحبيب حاضر

فاقبلوا عليه قائلين السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته

عمدة القارى شرح البخارى ج : ٣ ص : ١٤٠

وسمعت سيدى عليا الخواص رحمه الله تعالى يقول انما

امر الشارح المصلى بالصلاة والسلام على رسول الله صلى الله

تعالى عليه وتم في الشهد لينبه الغافلين في جلوسهم

بين يدي الله عز وجل على شهود نبيهم في تلك الحضرة

فانه لا يفارق حضرة الله تعالى ابدا فيخاطبونه بالسلام

مش فله اه - ميزان الشريعة الكبرى - ص : ١٥٣

موضوع الصلاة بالاصالة انما هو لذكر الله تعالى

وحده والمناجاة له بكلامه لكن لما كان رسول الله صلى

الله تعالى عليه وتم هو الوسطة العظمى بيننا وبين

الحق تعالى في جميع الاحكام التي شرعها الله لنا و

تعبدنا بها كان من الادب ان لا ننساه من سوال

الله تعالى ان يصلى عليه كلما حضر نامعه تعالى فانه

لا يفارق الحضرة الالهية ابدا - ميزان - ص : ١٥٣

وقد بلغنا عن الشيخ ابى الحسن الشاذلى

وتلميذه الشيخ ابى العباس المرسى وغيرهما انه لو

كانوا يقولون لو احتجبت عن روية رسول الله صلى الله

تعالى عليه وتم طرفه عين ما اعددنا انفسنا من جملة

المسلمين فاذا كان هذا قول احاد الاولياء فالاسمة
المجتهدون اولي بهذا المقام - ميزان - ص : ٣١

وسمعت سيدي عليا الخواص ايضا يقول كل
من نور الله تعالى قلبه وجد مذاهب المجتهدين واتباعهم
كلها متصل برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من
طريق السند الظاهر بالعننة و من طريق امداد قلبه
صلى الله تعالى عليه وسلم بجميع قلوب علماء امته فما التقى
مصباح عالم الامن مشكاة نور قلب رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم فافهم - ميزان - ص : ٣١

(و يقصد بالفاظ التشهد) معانيها مرادة له على
وجه (الانشاء) كانه يحیی الله وبعصم على نبيه وعلى
نفسه و اولياءه (لا الاخبار) عن ذلك ذكره في
المجتبى - در مختار ص : ٣٤٦

(قوله لا الاخبار عن ذلك) اى لا يقصد الاخبار
والمحاكية عما وقع في المعراج منه صلى الله تعالى عليه
وسلم ومن ربه سبحانه و من الملكة عليهم السلام - المختار ص : ٣٤٦
فيقصد المصلى انشاء هذه الالفاظ مرادة له
قاصدا معناه الموضوعه له من عنده كانه يحیی الله
سبحانه و تعالى و ليسلم على النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم وعلى نفسه و اولياء الله تعالى خلا لما قاله
بعضهم انه حكاية سلام الله لا ابتداء سلام من المصلى .

مراق الفلاح شرح نور الايضاح - ص : ١٦٦

ووجه خطاب بآنحضرت بجهت ابقاء اين كلام است
برآنچه دراصل بود كه شب معراج از جانب پروردگار تعالى
و تقدس بر آنحضرت صلى الله تعالى عليه وسلم
خطاب بسلام آمد پس آنحضرت در حين تعليم است نيز
بر همه لفظ اصل گذاشت تا ايشان رامذكور آن حال گردد
و نيز آنحضرت هميشه نصب العين مومنان مرفرة
العين عابداں است در جميع احوال و اوقات خصوصا
در حالت عبادت و آخر آن كه وجود نورانيت
و انكشاف در اين محل بيشتر و قوى تر است و بعضى
از عرفاء گفته اند كه اين خطاب بجهت سريان حقيقت
محمدية است در ذرات موجودات و افراد ممكنات پس
آنحضرت در ذوات مصليان موجود و حاضر است
پس مصلى را بايد كه ازين معنى آگاه باشد و ازين شهود
غافل بنود تا بانوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائز
گردد - اشعة الساعات - ص : ٣٥٤

و با چندين اختلافات و كثر مذاهب كه در علمائى

امت است يك كس را درين مسئله خلافي نيست كه
آنحضرت صلى الله تعالى عليه وآله وسلم بحقيقت حيات
به شائبه مجاز و توهم تاويل دائم و باقي است و بر اعمال
امت حاضر و ناضر و مرطالبان حقيقت را و متوجهين
آنحضرت را مفيض و مولى است -

رساله سلوك اقرب السبل بالتوجه الى سيد المرسلين

بر حاشيه اخبار الاضياء شريف - ص ۱۵۵

قال الفاكهاني ينبغي للمصلي ان يستحضر في
هذا المحل جميع الانبياء والملئكة والمؤمنين -

زهر الربيع حاشيه ثنائى ص ۱۸۸

انظر - ص : ۹۳ ، ۱۰۳

قد اصابتك بركتك

(ص ۱۹۳)

كرامات ومعجزات

فوالله لقد وجدته يوما ياكل من قطف
غيب في يده والله لموثق في الحديد وما بمكة
من ثمر - ص : ۳۲۸

فبعث على عاجم مثل الظلة من الديرفمته - ص : ۳۲۸

ان الله يحب فلانا فأحببه - ص : ۳۵۶

انما سمي الخضر خضراً لانه جلس على قروة بيضاء

فاذا هي تهمز من خلقة خضراً - ص : ۳۸۳

فكان يأمر بدوايه فتسرج فيقرأ القرآن والتوراة

والانجيل قبل ان تسرج دوايه - ص : ۳۸۵

ان الله يطوى الزمان لمن يشاء من عباده

كما يطوى المكان - ص : ۳۸۵ ، حاشيه ۱۲

لم يتكلم في المهد الا ثلاثة - ص : ۳۸۹

اية ثلاثة رهط في الفار لا ينجيكم

من هذه الصخرة الا ان تدعوا الله بصالح اعمالكم - ص : ۳۰۳

فا دخل في الخشبة الف دينار وصحيفة شم

..... فومى بها في البحر - ص : ٣٠٦
قال الصوت الذي سمعت قال و هل سمعت قلت
نعم قال اتاني جبرئيل - ص : ٣٢١
(سماع صوت جبرئيل عليه السلام كرامة)
انى اجذ ريجها من دون احد - ص : ٣٩٣
قام ابراهيم على الحجر فقال يا ايها الناس كتب
عليكم الحج فاسمع من في اصلاب الرجال وارحام النساء
فاجابه من آمن من كان سبق في علم الله انه يحج
الى يوم القيمة لييك اللهم لبيك - ص : ٣٤٦ ماشية ٥١
والله اعلم - ص : ٨٦٢ - اى بحكمة فعل النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم -
وليقتض الله على لسان نبيه ماشاء - ص : ٨٩٠
ففى مشية الحكمة وما ينطق عن الهوى ففى كل
نطقة حكمة - فتدبر -
و اما هو صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم
فكما قال الامام الاعظم رحمه الله تعالى ولم يرتكب صغيرة
ولا كبيرة - شرح فقه اكبر - ص : ٥٩٠
قلت لا نسلم ذلك بل عمصوا من الصغائر
والكبار جميعا قبل النبوة و بعدها - ص : ٥٢٢ - عيني جلد ١٥

المواد بالنور هنا بيات الحق والتوفيق في جميع
حالاته - (عيني) ص : ٥٢٩ جلد ١
امتناع الاجتماع على الانبياء عليهم الصلاة والسلام
(عيني) ص : ٣٣٦ جلد ٤
مذهبي ان الانبياء معصومون من الكبار والصغار
قبل النبوة و بعدها والذي وقع من بعضهم شئ
يشبه الصغيرة لا يقال فيه الا انه ترك الافضل و ذهب
الى الفاضل - عيني جلد ٨ ص : ٣٨٤
جميع الانبياء عليهم الصلاة والسلام يشاركون
عيسى عليه الصلاة والسلام في ذلك اى عدم مس
الشيطان - (عيني) جلد ٤ ص : ٢٤٩
محبة صلى الله تعالى عليه وسلم اياه (اى
الخروج يوم الخميس) لا يخلو عن حكمة - عيني جلد ٤ ص : ٤
فضيلة الحلواء والغسل لمحيته - عيني جلد ٩ ص : ٥٥١
فوائد القرع - عيني جلد ٩ ص : ٣١٩
الغفلة عن التفويض الى الله تعالى بالقلب لا
يليق بمنصب النبوة - عيني جلد ٦ ص : ٥٦٥
الذهول عن النطق بكلمة ان شاء الله تعالى لاعن
التفويض - عيني جلد ٦ ص : ٥٦٥ ١٦٥

وفي التلويح ظن السوء بالانبياء عليهم الصلاة والسلام كفر بالاجماع - عيني جلد: ٥ ص: ٣٨٣ جلد: ٤ ص: ٢٠٤
الانبياء عليهم الصلاة والسلام منزّهون عن النقائص والعيوب الظاهرة والباطنة - عيني جلد: ٤ ص: ٢٠٦
من نسب نبيا من الانبياء الى نقص في خلقه فقد اذاه ويخشى عليه الكفر - عيني جلد: ٤ ص: ٢٠٦
الاستعاذه من عذاب القبر وغيره لتعليم الامة -

عيني جلد: ٣ ص: ١٨٣
ولم يكن صلى الله تعالى عليه وسلم يتكلم بشئ الا لقائدة
واذا كان مزاحه كذلك اظنك باخباره - عيني جلد: ٥ ص: ٥٣
انه معصوم من الذنوب بعد النبوة وقبلها كبرها
وصغيرها عمدا وسهوها على الاصح في ظاهره وباطنه
سره وجهه جده ومزحه رضاه وغضبه -

زرقاني على المواهب جلد: ٥ ص: ٣١٢
الانبياء منزّهون عن ذلك (اي العيب والسفاهة) ص: ٥٤
بحث روية الله تعالى - شرع عقائد -
ضل كل واحد منهما من صاحبه (اي في الطريق)
(وجدك ضالاً فهدى) ص: ٣٣٣
كلام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخلو عن

حلم - عيني جلد: ٣ ص: ١٩٩
وما كان الله ليلسط الشيطان على نبيه و
قد عصمه منه ومن غيره وكذلك كون ابليس قالها وشبه
صوته بصوت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
ايضا باطل - عيني جلد: ٣ ص: ٥٠

وكلاهما ليس بحجة خصوصا فيما فيه قدح في
حق الانبياء عليهم الصلاة والسلام بل لو جزم الثقة برفعه
ووصله حملناه على الغلط والوهم - عيني ج: ٣ ص: ٥١
الاجماع منعقد على عصمة النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم ونزاهته عن مثل هذه الرذيلة - عيني ج: ٣ ص: ٥١
قال بعض العلماء ما ورد في القرآن والسنة من
ذكر ذنب بعض الانبياء عليهم الصلاة والسلام كقوله
وعصى آدم ربه ونحو ذلك فليس لنا ان نقول ذلك في
غير القرآن والسنة حيث ورد ويورل ذلك على ترك
الاولى - عيني ج: ٣ ص: ٦٠

واجتمعت الامة على عصمته صلى الله تعالى
عليه وسلم ونزاهته عن مثل هذه الرذيلة وحاشاه ان يجري
على قلبه او لسانه شئ من ذلك لا عمدا ولا سهوا
عيني ج: ٩ ص: ٣٤

لا للشهوة النفسانية فإنه صلى الله تعالى عليه وسلم معصوم منها - عيني ج ٢ : ص ٢٥٠

من المعلوم ان الله عصمه في جميع افعاله واقواله

عيني ج ٢ : ص ٢٨٣

جواز النسيان على الانبياء عليهم الصلاة والسلام

في امور العبادة للتشريح - عيني ج ٢ : ص ٢٤٩

(اللهم اني اعوذ بك من عذاب القبر ومن

وسوسة الصدر) قال ذلك اعترافا بالعبودية وخصوصا

للالوهية او تعليما لامته والا فهو عالم بانه لا يغذب في

قبره ولا يوسوس في صدره - زرقاني على الموهب ج ٨ : ص ١٨٠

لا يخلو شئ من افعاله صلى الله تعالى عليه وسلم

عن حكمة - زرقاني على الموهب ج ٨ : ص ٢١٠

فكلامه نور و مدخله نور ومخرجه نور وعمله نور

شرح شمائل ترمذي شريف لمناوي جلد ١ : ص ٣٣

الدليل الشرعي اما وحى او غيره والوحى ان كان

متلوا فالكتاب والا فالسنة الى

تلويح حاشيه توضح شرع تنفع بعري جلد ١ : ص ١٠٨

كلام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا يخلو عن حكم

عيني ج ٣ : ص ١٩٩

اذ لا يخلو شئ من افعاله من حكمة : ص ٢٣٨ ج ١ :

فانه صلى الله تعالى عليه وسلم معصوم منها اي

الشهوة النفسانية - عيني ج ٢ : ص ٢٥٠

والذي يويد هذا التمسك باصل عصمة الانبياء عليهم

الصلاة والسلام وهم اعلم بالله و باحكامه من غيرهم

واشدهم له خوفا - عيني ج ٢ : ص ٢٠٢

قلبه كان فارغا عما في الدنيا - ص ٢٠٣ ج ٢ :

ملئ حكمة و ايمانا - ص ٣٥٥

(69)

أُصُولُ حَدِيثِ أَهْلِ الرِّجَالِ بِتَقْلِيدِ شَخْصٍ وَغَيْرِهِ

أما يؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص ٩٦

لولا أني رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يفعل لم افعله - ص ١٣٩

المغيرة كان ممن اخذ عن أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه وكان ممن بنتى بقوله ويحتج به - ص ٣٦٦

قال له فقهاءهم اما ذو رأنا يا رسول الله فلم يقولوا شيئا فيه فضيلة الفقيه وصاحب الرأى - ص ٣٣٥

هذا الاسناد كلهم كانوا على القضاء - ص ٣٢٣

(وان كنتم في سفر) الوهن يجوز في السفر

والحضر - ص ١٣١

وقيد السفر ليس احترازا

الاخذ بالمشيت - ص ٣٦٠، ٥٤، ج ٥

(اجمع اهل الحديث على الاخذ برواية بلال لانه

مثبت ومعه زيادة علم فوجب ترجيحه - (ج ٥، ح ٥

يحيى بن صالح - ص ٣٩١

من جملة الائمة الحنفية اصحاب الامام الاعظم

أبي حنيفة رضي الله تعالى عنه - عيني ج ٤، ص ٥٣٨

قال ابن بطال وغيره كان كثيرا من كبار الصحابة

لا يجدون عن رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

خشية المزيك والنقصان - ص ٣٩٦ حاشية

قال ابوهريرة يقول الناس أكثر ابوهريرة - ص ٢٩٣، ١٢٣، ٢٤٣

قال الدارقطني هذا الاسناد مرسل - ص ٣١٢

مقولة من عساف - ص ٣٣٢

قال الشيخ ابن حجر فيه من عساف وهم - ص ٢٠٢، ٢٣٣، ٢٠٢

أبو عبد الرحمن كان عثمانيا ابن عطية

كان علويا - ص ٣٣٢

(فيه دليل اطلاق الحنفى والشافعى)

العمل في المغاملات على مذاهبهم - ص ٢٩٣

اهل مكة، اهل المدينة ص ٢٩٢

أبو على الحنفى - ص ٨٣

أبو احمد اسمه محمد بن عبد الله وكان

يصوم الدهر - ص ٢٥٢

التكلم لا يدخل في عموم خطابه - ص ٢٤٣، حاشية ٥

ص ٥١٢ - حاشية ٢

عن ابن عمر وهو غلط فهو عن ابن عباس .

ص : ٣٨٩ ، حاشية ٤١ .

قال ابو عبد الله كان ابن عيينة يقول اخيراً

عن ابن عباس عن ميمونة والصحيح ما روى ابو نعيم ص : ٣٩

فيه ان سفيان بن عيينة تغير حفظه في آخر عمره)

عن ابراهيم عن الاسود - ص : ٣١

قال حماد عن ابراهيم - ص : ٣٠

قال حماد - ص : ٣٤

عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله ص : ٥٨

لولا اني رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

يفعله لم افعله - ص : ١٣٩

(فيه دليل على ان فعل الصحاب يدل على السنة

وتركه بعد الرواية على النسخ) فتدبر

الاعمش مدلس ومعنة الاعمش لا تقبل الا اذا علم

سماعه - ص : ٣٥ ، ح : ٤

سفيان من المدلسين - ص : ٣٣

قادة ثقة ثبت لكنه مدلس واذا صرح بالتحديث

لا يبقى كلام - ص : ٣٣ ، ح : ٥

قال عمر اذا حدثك شيئاً سعد عن النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم فلا تسأل عنه غيره - ص : ٣٣

حديث انس استند وحديث حبر هدا حوط حتى تخرج

من اختلافهم - ص : ٥٣

الاول استند - ص : ٢٥٨

اني لم ار عمر قنع بقول عمار - ص : ٥٠

(فيه ان خبر الواحد لا يثبت الفرض)

حديث عبادة بن صامت في حق القراء واحد لا

يثبت الفرض -

فانكرها علي ابو ايوب و قال والله ما اظن رسول

الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال ما قلت قط - ص : ١٥٨

الصحابة كلهم عدول - ص : ٣٤ ، ح : ٤

اذا حدثك شيئاً سعد عن النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم فلا تسأل عنه غيره - ص : ٣٣

حدثنا يزيد الفقير - ص : ٦٢ وهو من شيوخ ابي

حنيفة رضي الله تعالى عنه - عيني

كان عمرو عثمان يفعلان ذلك - ص : ٦٨

كان البخاري ذهب الى ان حديث النبي منسوخ بهذا

الحديث واستند ل على نسخه بعمل الخليفين بعد ص : ٩

اصح الاحاديث ما في الصحيحين ثم ما انفرد به

ابن حميد و بينهما رجل مجهول ص ١١٥، ح ١٠٠
 محمد بن النكدر يكنى بابي بكر و ابى عبد الله ص ١٢١
 العجب من الامام البخارى اورد هذا وكان مخالفا
 لما رواه الثقات - ص ١٣٩

اخبرني المسعودى وهو عبد الرحمن
 بن عبد الله بن عتبة بن عبد الله بن مسعود مات - ١٦٠ - ص ١٢٠
 ما ادركت فقهاء ارضنا الخ - ص ١٥٥
 جاء لى ابى سفيان من الشام - ص ١٤٠
 قال ابن حجر هو وهم لانه مات بالمدينة بلا خلاف
 و انما الذى مات بالشام اخوها يزيد بن ابى سفيان - ص ١٤٠، ١٤١
 يعذب الميت ببعض بكاء اهله اذا كان النوح من
 سنة - ص ١٤١

هذا ليس من الحديث بل هو من كلام البخارى
 قاله استنباط - حاشية ٣
 التطبيق في حديث أم المؤمنين وحديث عمر رضى
 الله تعالى عنهما في البكاء على الميت ولا منافاة بينهما
 و اليه ذهب البخارى و عليه الجمهور - ص ١٤٢، حاشية ٤
 والزيادة مقبولة والمفسر يقتضى على المبهوم - ص ٢٠١
 خروج من كدى من اعلى مكة - كذا رواه ابو

اسامة فقلب والصواب ما رواه غيره دخل من كذا من
 اعلى مكة ثم ظهر لى ان الوهم ممن دون ابى اسامة
 لان احمد رواه عن ابى اسامة على الصواب (كذا في
 الفتح - ص ٢١٣)

عن معاوية قال قصرت عن رسول الله صلى الله
 تعالى عليه و لم بمشقص محمول على عمرة الجعرة - ص ٢٣٣
 انكروا حديث الاسود الذى في البخارى في تقليد
 الغنم قالوا هو حديث لا يعرفه اهل بيت عائشة - ص ٢٣٣
 عمر بن محمد العمري - ص ٢٣٣، ٢٨٩
 ابو على الحنفى - عبد الله العمري - ص ٢٦٢
 وقال ابن عبد الملك فيه اضطراب عظيم يدل على
 وهم لرواة - ص ٢٦٢، ح ٢٠

القول القديم ليس مذهباً للشافعى واشهد على
 نفسه بالرجوع عن الاقوال القديمة - ص ٢٦٢، ح ١٠
 و ان كنتم على سفر الوهن في السفر - ص ٢٢١
 (فيه ان قيد السفر اتفاق)
 لعن اكل الربوا و موكله - ص ٢٨٠
 خض الاكل من بين سائر الانتفاعات لانه المحظور
 المقاصد - ص ٢٨٠، ح ٤

يا كلون الربوا - ص : ٢٤٩

انما خص الاكل بالذكر باعتبار شانه النزول
والا فالو عيب حاصل لكل من عمل به سواء اكل منه
اولا - كذا في البيهقي -

باع حراً فاكل ثمنه - ص : ٢٩٤

خص الاكل بالذكر لانه اعظم مقصود - عيني
اتصل خروج الخوارج (الوهابية) الى زمان هذا ^{٢٤٢} ص : ح :
جاءت ثلاثة نفر - ص : ٥٠٣

اي جبرئيل و ميكائيل و اسرافيل - فيه انهم وزراء
عليه الصلاة والسلام -

الاختيار - ص : ٥٠٣

فقلت قد استحييت من رب - ص : ٣٤١

لكنى ارضى و اسلم - ص : ٥٥٠

سلمت فتودى الى - ص : ٥٥٦

اتانى وقد جن نصيبين و نعم الجن فسالوني

الزاد - ص : ٥٥٣ -

فيه ان طعام الجن من جود النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم - اقول كذلك طعام الانس بالاولى - فتدبر

الاختيار في الجنة - ص : ٥٢٢

لاختيار بين الدنيا والاخرة - ص : ٥١٦

ليس لهم مولى دون الله ورسوله - ص : ٣٩٤ ، ٣٩٨

الله مولى لنا ولا مولى لكم - ص : ٣٢٦

انت اخونا و مولانا - ص : ٥٢٩

بعث الله اليك ملك الجبال لتأمره بما شئت

— التصرف على ملك الجبال - ص : ٣٥٨

ان الارض لله و لرسوله - ص : ٣٣٩

التصرف في الصدر للركوب - ص : ٣٢٦ ، ٣٢٣

التصرف في الصدر للحفظ و ازالة النسيان - ص : ٥١٥

اما انك لو اخذت الحجر لغوت امتك - ص : ٣٨١

الرحمة في حق الامة - ثواب المريض و المسافر

مثل العامل المقيم - ص : ٣٢٠

هذه الامة نصف اهل الجنة - ص : ٣٤٢

نحن الآخرون السابقون - ص : ٣٩٥

اي المتقدمون على اهل الاديان منزلة في الحشر

و في القضاء قبل الخلائق و في دخول الجنة - ص : ١٢٤

الصحابي اذا روى شيئاً ثم افترى بخلافه فالعبرة لما افتاه (ص ٢٢٢ ح ١)

فضائل صحابة واهل بيت رضي الله تعالى عنهم

لم اعقل ابوت الا وهما يدنيان الدين ولم
يمر علينا يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم طرفي النهار بكرة وعشيا - ص ٦٨١ ، ٣٠٤

فقال يا بني لا تحبين ما احب فقلت بلى الخ ص ٢٥١
فان الوحى لم ياتنى الا فى ثوب عائشة رضى الله
تعالى عنه - ص ٣٥١

فاتيت ابا بكر فقلت يا ابا بكر - الخ ص ٣٨٠
..... وكان ابو بكر اعلمنا - ص ٦٤

وارضاهم عندي عمر رضى الله تعالى عنه - ص ٨٢
فانزل الله آية اليتيم فقال اسيد بن حضير ما هي
باول بركتكم يا آل ابى بكر - ص ٣٨٠

فمن ولى شيئا من امة محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم الخ - ص ١٢٤

فيه اشارة الى ان الخلافة ليست فى الانصار

لما استخلف ابو بكر اصبح غا ديا الى السوق على
رأسه اثواب يتخبر بها فلقبه عمر - الخ ص ٢٤٨ ، ج ٣ :
فقال عمر تاتينى على ذلك بالبينة - الخ ص ٢٤٤
فيه ان امير المؤمنين اقام التراويح عشرين ركعة
فقامت بالبينة على ذلك عنده وان لم تنقل - فتدبر

فضرب عمر بالدرة وتيلو عمر الخ ص ٣٣٤
ام كلثوم زوجة عمر رضى الله تعالى عنها هي
بنت على وفاطمة رضى الله تعالى عنها - ص ٣٠٣
نقر كم ماشئا حتى اجلاهم عمر
رضى الله تعالى عنه - ص ٣٣٦

اقركم ما اقركم الله - ص ٣٣٩
فيه ان اجلاء اليهود من عمر الفاروق رضى الله تعالى
عنه كان موافقا لرضاء رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم وامر الله عز وجل -

صواب اجتهاد سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه
وقت رجوعه عن الشام وقت الوباء فى الشام والاهتمام فى
ذلك - ص ٨٥٣ ، ج ٢ :

كان القراء اصحاب مجلس عمرو مشاورته كهولا
كانوا او شبابا - ص ١٠٨٢ ، ١٠٩٦

لا تخرج حتى تجبني بالخروج فيما قلت - ص : ١٠٨٨

قال عمرو رضى الله تعالى عنه (فان الموسم

يجمع رعاك الناس - الخ

دارالسنة ودارالهجرة يحفظوا مقالتيكو

ينزلوها على وجهها - ص : ١٠٨٩

اجتمع عليه الجومات مكة والمدينة - ص : ١٠٨٩

فأنتى على هذا بينة اولا فعلن لك - ص : ١٠٩٢

الا انه من بلدة الكفر الخجافى - ص : ٩٣ (الا اى للتبني

الحميدى شيخ البخارى وتلميذ الشافعى ص : ٩٦

(وهو تلميذ سيدنا الامام محمد وهو تلميذ سيدنا

الامام الاعظم رضى الله تعالى عنه)

سرد الصوم يجوز لمن يطيق - ص : ٢٩٥

قيل ان الجنة والنار اسمع المخلوقات - ص : ٣٩٢ (عنى)

اليمامه مدينة من اليمن سميت بامرأة زرقا كانت

تنصر الراكب من ميسرة ثلثة ايام - ص : ٢٩٩ (من اللغات)

ورب الضرانى اجد ريجها من دون احد ص : ٣٩٣

يحتمل الحقيقة لانه وجد ريج الجنة حقيقة - ص : ٣٩٢

اللهم اخبر عنا نبك عليه الصلاة والسلام - ص : ٣٢٤، ٣٢٨

اخذ الواية زيد فاصيب الخ - ص : ٣٣١، ٣٣٦

قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم لحسان

اهجهم اوهاجهم - ص : ٣٥٤

ككنه سلف واخشى عليه الضيعة - الخ ص : ٣٣١

مالى و للدينيا ترسل بها الى فلان

(اى فاطمة رضى الله تعالى عنها) اهل بيت بهم حاجة - ص : ٣٥٢

من كان له على النبى صلى الله تعالى عليه وسلم

دين او عدة فليأتنا - ص : ٣٦٩

قال على رضى الله تعالى عنه لو كان عندي

من النبى صلى الله تعالى عليه وسلم عهد فى ذلك ما تركت

القتال - الخ ص : ٣٨٢، ج : ٨

فروفا لسيدنا ابوبكر سيدتنا فاطمة رضى الله تعالى

عنها فرضيت الخ ص : ٣٣٥، ج : ٦

من كان له عند رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم دين او عدة فليأتنا - الخ ص : ٣٣٣

ويوثرون على انفسهم آلاية - ص : ٥٣٦

سالونى الزاد - ص : ٥٣٣

ليس التحصيب بشيء

رايت الزهرى يلبس من ثياب اليمن فاصبح بالبول - ص ٥٢٠

قال الزهرى لا بأس بالماء ما لم يغيره طعم او ريح او لون - ص ٢٤٠

لا يبولن احدكم في الماء الدائم الحديث - ص ٣٤
ان المومن لا ينجس - ص ٣٢

اي في ذاته وان كان ينجس اذا خالط النجاسة فقال كلا كما يحسن - ص ٣٢٥

لا تختلفوا فان من كان قبلكم اختلفوا فهلكوا
(فيه ان بعض الاختلاف حسن ورحمة والاختلاف في هذه الاختلاف (الامة) بركة فحضر المقلدين ليترضون في الاختلاف الذي هو الحسن)

فلم ينف احد منهم - ص ١٢٩

ما انتم باسمع منهم - ص ١٨٣

انه يسمع قرع نعالهم - ص ١٨٣

باب كلام الميت على الجنازة - ص ١٨٣

الميت يعترض عاينه مقعده بالفداوة والعشى - ص ١٨٣

فيقال هذا مقعدك - ص ١٨٣

(فيه ان الميت يسمع القول)

وانتم اعلم برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

منى - ص ١٩١

من اجزى امرا لامصار على ما يتعارفون في البيوع والاجارات والمكيل والوزن على نياتهم ومذاهبهم المشهورة - ص ٢٩٣

(فيه اختلاف المذاهب)

قالوا لابن عباس لا نأخذ بقولك وتددع قول

زيد - ص ٢٤٣

(فيه التقليد لزيد بن ثابت وقول ابن عباس

كان حقا)

سمعت ابن عمر يقول انها لا تنضر ثم سمعته يقول

بعد ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم خصص له - ص ٢٣٦

(فيه ان ابن عمر رجع بعد العلم بالحديث - ص ٢٣٤

وكذلك رجع عن رفع اليدين بعد العلم بنسخه) فتدبر

عبد الرحمن بن القاسم - كان افضل زمانه - ص ٢٣٦

القاسم بن محمد بن ابي بكر الصديق رضى الله

تعالى عنه ايضا كان افضل زمانه - ص ٢٣٦

(فيه انه اذا كان افضل اهل زمانه يتدب اقتدائه)

اختلف عبد الله بن عباس والمتنور في غسل المحرم
رأسه فارسلني عبد الله بن عباس الى ابي ايوب
الانصاري - ص : ٢٣٨

(فيه الرجوع الى الصحابي العالم بتلك المسئلة
المشاهد الاصل)

اقول وحديث ابن عمر وعمر يرجح في سماع
الاموات لحضورهما في المستحلك - ص : ٥٨
فكره ذلك عبد الرحمن الخ - ص : ٢٥٨

فيه كراهة مخالفة العالم — و غير المقلدين
لا يكرهون المخالفة بل يجزون اى مخالفة المجتهد
ترويج المحرم - ص : ٢٢٨

جلو دالمية قبل ان تدبغ - ص : ٢٩٦
الاحصاء من كل شى يحبه - ص : ٢٣٣
الذكر بعد الصلاة رفع الصوت بالذكر ^{١١٦}

النساء بالليل الى المساجد - ص : ١٢٣
ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان ينخر
او يدبج بالمصلى - ص : ١٣٣

كان القنوت في المغرب والفجر - ص : ١٣٦
ولم يذكر انه حوّل رداءه - ص : ١٣٩

فيه ان عدم الذكر ان كان دليلا على عدم
التحويل فعدم ذكر رفع اليدين في الصلاة يكون دليلا
على عدم رفع اليدين في الصلاة - انظر - ص : ١١٠
وضع على رضى الله تعالى عنه كفصلى ربه

الا لير - ص : ١٥٩

اذا دعت الام ولدها في الصلاة - ص : ١٦١
تفكر الرجل الشى في الصلاة - ص : ١٦٣
هل تكفن المرأة في ازار الرجل - ص : ١٦٨
شعر آكب عليه فقبله ثم بكى - ص : ١٦٦ (فيه الزور لثقل)
قول الميت قد موني - ص : ١٤٦ الميت متكلم
الميت يسمع خفق النعال - ص : ١٤٨ الميت سامع
فيصيح صيحة - ص : ١٤٨ - الميت صائح
ضربت امرأته القبة على قبره سنة - ص : ١٤١
الظاهر انه لاجتماع الاحباب للذكر والقرأة وضرر
الاصحاب للدعاء بالمغفرة والرحمة واما حمل فعلها على البش
المكروه كما فعله ابن حجر فغير لائق بصنع اهل البيت
(مرقات) حاشية مشكوة ص : ١٥٢ ١٥٢

افضل العمل الصلاة على ميقاتها - ص : ٢٩٠
لا صلاة بعد صلاتين بعد العصر حتى تغرب

الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس - ص : ٢٥١ ، ٢٤٢
سمعت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يخفى عن
الصلاة عند طلوع الشمس وعند غروبها - ص : ٢٢١
عن عائشة ان ناسا طافوا بالبيت بعد صلاة
الصبح ثم قعدوا الى الذكر حتى اذا طلعت الشمس
قاموا يصلون الخ - ص : ٢٢٠

(فيه ان الصلاة السنوية والنافلة لا تصلى
بعد صلاة الفجر حتى ترتفع الشمس وعليه الحنفية)
اذا رمى امامك فارمه - ص : ٢٣٥
افعل كما امرؤك - ص : ٢٢٣
فيه اشارة الى متابعة اولى الامر والاحترار

عن مخالفة الجماعة)

كتب عبد الملك الى الحجاج ان يخالف ابن عمر
في الحج - ص : ٢٢٥

عبد الملك بن مروان كتب الى الحجاج ان يا له
لعبد الله بن عمر في الحج - ص : ٢٢٥

(فيه الحكم للاتباع والتقليد والامر بعدم المخالفة
للامام سيدنا عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما والتقليد
الشخصي)

(وفيه ان سيدنا عبد الله بن عمر رضي الله تعالى
عنه كان اماما مجتهدا ولا مير في الحج كان حجاج بن
يوسف و امرا الامير لاتباع العالم المجتهد فظهر ان اولى
الامر في الحقيقة هم العلماء المجتهدون رضي الله تعالى عنهم)
سئل مالك ايجزى ان يمسح رأسه فاحتج بحديث
عبد الله بن زيد - ص : ٣١

(فيه انه لا يثبت الفرض من الحديث المذكور)
ما الحدث يا ابا هريرة قال فساء او ضراط - ص : ٢٥
(فيه الا لتفاء بهما نظرا الى الاعمر الاغلب الاخف)
لا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجرد ريجا - ص : ٢٥
باب التسمية على كل حال وعند الوقاع ص ٢٤

(فيه انه نقل الحديث في الباب الذكر التسمية
عند الوقاع واستنبط من الحديث الخاص ذكر التسمية
على كل حال)

قال ابو عبد الله هذا اجود و اوكد وانما بينا
الحديث الاخر لاختلافهم والغسل احوط - ص : ٢٢
الاول اسند - ص : ٢٥٨

استدل البخاري على جواز قراءة القرآن للجنب
ورد عليه الجمهور بالحديث وردت بمنع الجنب عن قراءة

القرآن - ص ١٣٣، ج ١
لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئاً من القرآن
وهو قول أكثر أهل العالم من أصحاب النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم والتابعين ومن بعدهم - ان تزدى ص ٣٥
قال الطحاوي وغيره ان حديث ^{بحار} لا يصلح حجة
في كون اليتيم الى الكفين او المرفقين او الا بطين وذلك
لا خطابه - ص ٣٨، ج ١٢

الصلاة على المنبر - ص ٥٥

فيه ان غير المقلدين لا يعلمون على هذا الحديث
من صلى وقدامه تنور اوتار او شئ مما يعبد
فاراد به وجه الله عز وجل (عقيد خل فيه الاصنام) ص ٦١
كان يصلى وهو حامل امامة بنت زينب
الحديث - ص ٣

(غير المقلدين غير حامل)

اذا صلى شمام قوما - ص ٩٨

امامة المبتدع - ص ٩٦

كانت عائشة يومها عبدا ذكوان من

المصنف - ص ٩٦

من دخل ليوم الناس فجاء الامام الاول فتاخر

الاول اولم يتاخر جازت صلاته - ص ٩٣
اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة - ص ٩١
متى يسجد من خلف الامام - ص ٩٦
قاموا قياما حتى يروه قد سجد - ص ١٠٣، ١١٢
اذا لم يتم الامام واتع من خلفه - ص ٩٦
فيكبر كلما خفض ورفع - ص ١٠٨
وكان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اذا ركع
واذا رفع رأسه يكبر - ص ١٠٩

هذه لصلاة حتى فارق الدنيا - ص ١١٠

(فيه انه لم يذكر رفع اليدين)

قطبقت بين كفى فنهاني ابي وقال

كما فعله فنهينا عنه - ص ١٠٩

(فيه ان الحكم قد ينسخ ولا يبلغ البعض - فتبر)

جلسة الاستراحة - ص ١١٣

باب خروج النساء بالليل او لغسل الى المساجد

ص ١١٩، ١٢٠

قال الزهري اذا ولغ الكلب في اناء ليس له وضوء غيره يتوضأ به (مر ٢٩)

- ☆ وجاء من حديث سمرة اخرجہ ابن خزيمة لقد رأيت منذ قمت اصلى ما انتم لا قون في دنياكم و آخرتكم ... فان قلت رويہ من اى باب كان من ابواب الميزان قلت قيل من الباب الذى يدخل منه العصاة من المسلمين قلت هذا محتاج هذا الى دليل مع ان قوله ﷺ ولقد رأيت جهنم يحطم بعضها بعضا ... رواه مسلم فدل على انه ﷺ رأى الميزان كلها وكذلك قوله ﷺ عرضت على النار الخ (عيسى ج ٣ ص ٩٣)
- ☆ نعى النجاشي في اليوم الذي مات (ص ١٦٤)
- ☆ والله اني لارجو له الخير والله ما ادري وانا رسول الله ما يفعل بي (به) (ص ١٦٦)
- ☆ فاني ارجو ان يؤذن لي قال ابو بكر ترحو ذلك بابي قال نعم (ص ٢٠٨)
- ☆ لا دريت ولا تلتي (ص ١٤٨) اى لا علمت بنفسك بالاستدلال ولا تلوت القرآن (حاشية)
- ☆ ثم لعلك ان تخلف (ص ١٤٣)
- ☆ واعلم ان كلمة لعل معناها لترجى الا اذا اوردت عن الله ورسوله او اوليائه فان معناها التحقيق
- ☆ ثم لعلك ان تخلف . هذا من اخباره عليه الصلوة والسلام بالمغيبات فانه عاشا حتى فتح العراق
- ☆ ولعل لترجى الا اذا اوردت عن الله ورسوله فان معناها التحقيق (قسطاني ج ٢ ص ٣٣٣)
- ☆ والرجاء من النبي ﷺ واجب نبه عليه ابن التين وغيره
- ☆ على فضيلة ابي بكر وعلى انه من اهل هذا الاعمال كلها (ج ٥ ص ١٤٣)
- ☆ ان ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به فتيين عظيمتين من المسلمين (ص ٥١٢٣٤)
- ☆ وما يدريك لعل الله ان يكون قد اطلع على اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفر لكم (ص ٣٦٢)

- ☆ استعملت استعمال عسى قال النووي معنى الترجي فيه راجع الى عمر رضى الله تعالى عنه لان وقوع هذا الامر محقق عنده ﷺ وما يدريك بعثاله على التفكير والتأمل ومعناه ان الغفران لهم في الآخرة والافلوتوجه على احدهم حدثتوفى منه (عيسى ج ٤ ص ٣٤)
- ☆ ما من شئ لم اكن اريته الا رأيت في مقامي هذا (ص ١٢٦١٠٨٣١١٨)
- ☆ زيادة من لتأكيد النفي والتنصيص على استغراقه لجميع الافراد كما قال الملا على القاري في شرح حديث ما رأيت من ذى لمة في حلة حمراء احسن من رسول الله ﷺ (شرح شمائل ج ١ ص ٢٣)
- ☆ وعبرة المناوي في شرحه على الحاشية "زيادة من لتأكيد النفي والنص على استغراق جميع الافراد"
- ☆ ماذا انزل الليلة من الفتن وما ذافتح من الخزائن (ص ٨٣٥٠٨١٥٢٢٢)
- ☆ حفظت من رسول الله ﷺ دعائين فاما احدهما فبشئته واما الآخر فلو بشئته قطع هذا البلعوم (ص ٢٣)
- ☆ وايضا فان الله تعالى اراد ان يعرض على نبيه عليه الصلوة والسلام نسمة بنيه (اي آدم) من اهل اليمن واهل الشمال ليعلم بذلك اهل الجنة واهل النار
- ☆ فوالله ما يخفى على خشوعكم ولا ركوعكم اني لاراءكم من وراي ظهري (ص ١٠٢)
- ☆ والاظهر ان يقال خلق الله تعالى ادراكا يدرك به ما ليس في العادة ادركه مما كان او سيكون ومما هو غائب عنه وليس في محاذاة بصيرة بمنزلة روية البصر والله (مسوى شرح موطأ للمحدث ولي الله ج ٢ ص ٢٩٦)
- ☆ وكفته اندك صواب آنست كه چنانچه قلب شريف آنحضرت را احاطه وسعتي در درك معقولات دارند حواس لطيف اورا نيز احاطه در درك محسوسات

بخشيدند و جهات سته را در حكم يك جهت گردانيد و الله اعلم (مدارج ص ۷۷)

☆ فانی اراکم خلف ظهري (ص ۱۰۰) الحمل على ظاهره اولی (حاشیه)

☆ الغرض انه اخبر عن المبدء والمعاش والمعاد جميعا و انما قال دخل بلفظ الماضي

موضع المستقبل مبالغة للتحقيق المستفاد من خبر الصادق وفيه دلالة على انه اخبر

في المجلس الواحد بجميع احوال المخلوقات من ابتدائها الى انتهائها وفي ايراد

ذلك كله في مجلس واحد امر عظيم من خوارق العادة وكيف وقد اعطى جوامع

الكلم مع ذلك (عبي ص ۲۱۵ ح ۷)

☆ عن عائشة زوج النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

يقول ان الملائكة تنزل في العنان وهو السحاب فتذكر الامر قضي في السما فتسترق

الشياطين السمع فتسمعه فتوحيه الى الكهان فيكذبون معها مائة كذبة (ص ۳۵۲ ح ۲)

☆ قال النووي هو بفتح الهمزة اي اعلمه ولا يجوز ضمها على ان يجعل بمعنى اظنه لانه

قال ثم غلبني ما اعلمه ولانه راجع النبي مرارا واكد كلامه بالقسم وان واللام فلولم

يكن جازما باعتقاده لما اكد كلامه ولما راجع والله تعالى اعلم (ح ۱)

☆ دعاسارة على الكافر فلا تسلط على الكافر فقط

☆ ركض برجله (ص ۲۹۵ ح ۲)

بخاری جلد دوم

صحیح بخاری شریف جلد دوم

مطبوعه نور محمد اصح المطابع دہلی

فأناه جبرئيل وهو ينفض رأسه من الغبار فقال

قد وضعت السجح فوالله ما صنعت - ص ۵۹۰ / ۵۹۱

عن عائشة قالت سلم علينا رجل ونحن في البيت فقال

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فزعا فقمتم في اثره فاذا

بدحية الكلبى فقال هذا جبرئيل يا مرفى انى اذهب الى نبي

تريظلة وذلك لما رجع الى الخندق قالت فكأنى برسول الله

صلى الله تعالى عليه وسلم يمسح الغبار عن وجهه جبرئيل عليه السلام

(عيني ج ۸۱ ص ۲۵۷)

فاذا هو جالس على العرش بين السماء والارض - ص ۳۳

جالس على كرسى بين السماء والارض - ص ۳۳ / ۱۸۰ / ۱۸۱

باب المفاتيح في اليد - بينا انا نائم اتيت بمفاتيح

خزائن الارض فوضعت في يدي - ص ۱۰۳۸

في رواية حتى وضعت في يدي - ص ۱۰۳۶

اتيت اما حقيقة واما مجازا -

بينما انا نائم اذا اتيت خزائن الارض فوضع يدي

سواران - الحديث - ص ۱۰۳۲

وإني والله أنظر إلى حوضي الآن وإني أعطيت مفاتيح
خزائن الأرض أو مفاتيح الأرض - ص : ٩٤٥
استيت بمفاتيح خزائن الأرض فوضعت في يدي^{٢٨٠}
أعطيت مفاتيح خزائن الأرض - ص : ٩٥١
إنما الأرض لله ورسوله - ص : ١٠٢٤
توكلت له الجنة - ص : ١٠٠٥
إني لست مثلكم - ص : ١٠٤٥ ، ١٠٨٣
أيكم مثلي - ص : ١٠٤٥
أيكم مثلي إني أنبت يطعمني ربي ويشفي^{١١٢}
فقالوا يا رسول الله هلا امتعنا به - ص : ١٠١٤
أي وجبت له الشهادة بدعاءك ولست تركته لأن وكانوا
عرفوا أنه عليه السلام لا يدعو لأحد بالترحم خاصة عند
السؤال إلا استشهد - (عيني)
قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت يا نبي الله
لولا امتعنا به - ص : ٦٠٣
فإنما أنا قاسم أقسم بينكم - ص : ٩١٥
هل نفعت أبا طالب بشي..... قال نعم - ص : ٩١٤
من يضمن لي ما بيني وبينه وما بيني وبينه
أضمن له بالجنة - ص : ٩٥٥

من توكل لي ما بيني وبينه وبين لحيتي توكلت
له بالجنة - أي تكفل عيني - ص : ١٠٠٥ ، حاشية : ١٠
أنا أخذه بحزكم عن النار - ص : ٩٦٠
دعاء الزائر للمزور وأهله - ص : ٨٩٨
إن أول الخلاق يكس يوم القيامة إبراهيم - ص : ٩٦٦
يريه الله كرامة نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم
أطاف حول أعظمها بيد^٩ ثلاث مرات..... حتى إني
أنظر إلى البدر الذي كان عليه النبي صلى الله تعالى عليه
وسلم كأنها لم تنقص ثمرة واحدة - ص : ٥٨٠
رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يوم أحد معه
رجلان يقاتلان عنه عليهما ثياب بيض كاشدا القتال ما رايتهما
قبل ولا بعد - ص : ٥٨٠ (أي جبريل وميكائيل - سلم شريف)
جاء جبريل إلى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال
ما تعدون أهل بدر قال من أفضل المسلمين - ص : ٥٦٩
هذا جبريل أخذ برأس فرسه عليه أداة الحرب - ص : ٥٤٠
من بكر فله الجنة - ص : ٥٨٢ ، ٣٢
إني حرمت المدينة ما بين لابتيها - ص : ٥١٥
المراد الحرم والتعظيم فقط لا وجوب الجزاء (حاشية)
وإني أعطيت مفاتيح خزائن الأرض - ص : ٥٨٥

كثرة الطعام في غزوة الخندق ببركة النبي صلى

تعالى عليه وسلم . ص : ٥٨٨ ، ٥٨٩

ص : ٥٨٤

فدعا النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عليهم ثلاثين صباحا .

وفي شرف المصطفى لما اصاب اهل بيته معونة

جاءت الحمى الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فقال

اذهبي الى رعل وذكوان وعصية عصت الله ورسوله فاستنهم

فقت سبعائة رجل لكل رجل من المسلمين عشرة - عيني ص ٢٣٧ ج ٨

ان رعلا وذكوان وعصية ونبي لحيان استمدا وا

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم على عدوهم . ص : ٥٨٦

قال يرحمه الله قال رجل من القوم وجبت يا نبي الله

لولا امتعتنا به . ص : ٦٠٣

اي ملا ابقيته لنا لنتمتع بعامر يعنى بشجاعته انما

قال ذلك لما عرفه من عادته صلى الله تعالى عليه وسلم

ان الله ورسوله ينهايانكم عن لحوم الجمر . ص : ٦٠٣ ، ٨٣٠

الا اذكركم على كثر من كنوز الجنة . ص : ٦٠٥

ونهايا عن النياحة فقبضت امرأة يدها فقالت اسعدتنى

فلانة فما قال لها النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

شيئا . ص : ٢٤٦

انها قد وهبت نفسها لله ولرسوله . ص : ٦٠٨

فقال يا رسول الله جئت لا هب لك نفسى . ص : ٥٢٠

صكتكها بما صحت من القرآن . ص : ٥٢٠ ، ٥٢١

انا كنا نرى سالما ولدا وقد انزل الله فيه ما قد علمت ص ٦٢

زاد ابو داود فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

ارضني به فارضته خمس رضعات فكان بمنزلة من الرضا عة هـ

ما ارى ربك الا يسارع في هواك . ص : ٤٦٤

قمت على باب الجنة فكان عامة من دخلها المساكين ص ٨٢

اذبحها ولن تجزى عن احد بعدك . ص : ٨٣٢ ، ٨٣٣ ، ٨٣٤

رخص للزبير وعبد الرحمن في لبس الحرير لحكة بهما ص ٨٦

كان نقش الخاتم ثلاثة اسطر محمد سطر ورسول

سطر الله سطر وكان خاتم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

في يده وفي يد ابى بكر بعده وفي يد عمر بعد ابى بكر فلما

كان عثمان فسقط الحديث . ص : ٨٤٣

عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال كان فص خاتم

سليمان بن داود عليهم السلام سماوى فالتقى عليه فاخذه

فوضعه في خاتمه وكان نقشه انا لله لا اله الا انا محمد

عبدى ورسولى . عيني حديثا ، ص : ٢٤٦

قيل كان في خاتمه صلى الله تعالى عليه وسلم سمر

كان في خاتم سليمان عليه السلام . الا عيني حديثا ، ص : ٢٤٦

الذين بدلوا نعمة الله كفراً محمد صلى الله تعالى عليه

وسلم نعمة الله - ص : ٥٦٦

وانى لا انظر اليه من مقامى هذا - ص : ٥٨٥ ، ٥٨٨

فقال اسقط رجلك فبسطت رجله ففسجا فكاله

اشتكها قط - ص : ٥٤٤

هاجرنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

نبتغى وجه الله - الحديث - ص : ٥٤٩

رايت يد طلحة شلاً وقى بها النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم يوم احد - ص : ٥٨١

حاشانى اطوف فى غيبة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٢٥٨٣

الاعتراضات من المعاندين على اميرالمومنين عثمان

رضى الله تعالى عنه والجوابات عنها - ص : ٥٨٢

اشتد غضب الله على رجل يقتله رسول الله فى

سبيل الله - ص : ٥٨٣

وقوع الابتلاء والاستقام بالانبياء عليهم السلام ليثا لوا

جيزيل الاجر ولتعرف امهم ذلك فيما تمومهم وليعلموا انهم

من البشر يعيهم من الدنيا ويطر على الاجسام ويستيقنوا

انهم مخلوقون فلا يفتنوا بما ظهر على ايديهم من

المعجزات - ص : ٥٨٣ ج ٢

فجاء رجل من المشركين و سيف النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم معلق بالشجرة فاخرطه فقال تخافنى قال لا...

ص : ٥٩٣

فنفث فيه ثلاث نفثات فما اشتيكتها حتى الساعة - ص : ٥٩٤

(و والد) المراد بالوالد ابراهيم (وما ولد) اى محمد صلى الله

تعالى عليه وسلم - ص : ٣٤ ، ٣٥ ج ٢

ما جربنا عليك كذبا - ص : ٣٣

ما تعدت منذ ذكرت ذلك لرسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم الى يومى هذا كذبا - ص : ٦٤٩

كان اذا راي غيما او ريحا عرف فى وجهها

صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٥

قال ابولهب لم ابق بعدكم خيرا غير انى

سقيت فى هذه بعناقتى ثوية - ص : ٦٣

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ولى كل مومن

لاولى له - ص : ٤٠ ، حاشية : ١٠

فقال للشمس انت مامورة وانا مامور اللهم احبها

على شئيا فحبت عليه حتى فتح الله عليه - ص : ٥٥

انواع الفرح واللذة من نعيم الجنة الا - ص : ٥٨٢ ج ٢

ان الله حملكم - ص : ٨٢٩

ليس للصحابي فضيلة افضل من الصحبة - ص ٨٢٠ حاشية
 لم ارقبله ولا بعده مثله صلى الله تعالى عليه وسلم ص ٨٢٦
 ما رايت احدا احسن في حلة حمراء من النبي صلى الله
 تعالى عليه وسلم - ص ٨٢٦
 محمد صلى الله تعالى عليه وسلم فرق بين الناس - ص ١٠٨١
 الوحي بالقرآن والسنة على صفة واحدة ولسان
 واحد - ص ٤٣٥ - ج ٣

اذ رجل يحملك في سرقة حرير - ص ٤٦٠
 واراد بالرجل مكا في صورة رجل و في رواية الترمذي
 ان الملك الذي جاء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بصورتها
 هو جبرئيل عليه الصلاة والسلام و في صحيح ابن حبان جاء في
 جبرئيل عليه الصلاة والسلام في خرقه حرير فقال هذه
 زوجتك في الدنيا والاخرة و في رواية لمسلم جاء في بك
 الملك و في طبقات ابن سعد عنها جاء جبرئيل عليه الصلاة
 والسلام بصورتي من السماء في حريرة فقال تزوجها فانها
 امرأتك - عيني ج ٩ - ص ٣٦٥

و في اللغات والظاهر ان هذه الروية بعد موت
 خديجة فتكون في ايام النبوة - انتهى - ص ٦٨ حاشية ١٠
 ان يكن هذا من عند الله يمضه - ص ٦٨

قيل هذا تقرير الوقوع بقوله المتحقق بشيئ الامر
 وصحته كقول السلطان لمن تحت يده ان اكن سلطان
 انتقلت فيك - حاشية ١٠ ص ٦٨
 رايتك في المنام يجيئك في سرقة من حرير - ص ٦٨١
 ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وتزوج عائشة
 بنت ست سنين وادخلت عليه وهي بنت تسع ومكثت
 عنده تسعا - ص ٤٤١
 ولقد ملكك قيل ان يتزوجني بثلاث سنين اي
 ماتت خديجة رضي الله تعالى عنها - ص ٨٨٨
 قال انهم اهلك باي انت يا رسول الله (وقت الهجرة) ص ٨٦٢
 يا عائش هذا جبرئيل يقرئك السلام قالت وعليه السلام
 ورحمة الله قالت هو يري ما لا اري - ص ٩١٥
 وعن الزهري وبركاته - ص ٩٢٣

جاء في رجلان - اتاني رجلان - ص ٨٥٤

المراء بالرجل الملك

ن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال يا جبرئيل
ما يمنعك ان تزورنا اكثر ما تزورنا فنزلت وما ننزل
الا بامر ربك - ص ١١١

النظر الى المرأة قبل التزويج - ص ١٦٨

مفاضلة عائشة هي من الغيرة التي عفى عنها ص ٨٩٨
قول عائشة لم اعقل ابوى الا وهما يدنيان
الدين ولم يمر علينا يوم الا ياتينا فيه رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم طرفي النهار بكرة وعشيا - ص ٨٩٨
(باب تسليم الرجال على النساء) يا عائشة هذا
جبرئيل يقرء عليك السلام قالت قلت وعليه السلام ورحمة الله
(اطلاق الرجل على جبرئيل) انظر لبركة الرشد ع
الصبرفة رضى الله تعالى عنها
فلكوني لكزة شديدة و قال حيث الناس في فلاة
نبي الموت لمكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص ١٠٢

رايت الليلة رجلين اتاني - ص ٩٠٠

يا نجشه رويدك سوقك بالقوارير - ص ٩٠٨ / ٩١٤

كانت زينب تغر على نساء النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم وكانت تقول ان الله انكحنى في السماء - ص ٩٠٠ / ١١٠٣

اتحبون من غيرة سعد لانا اغير منه والله اغير

متى - ص ٤٨٦

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اشد حياء من

من العذراء في خدرها - ص ٩٠١

رباء النسوة (اي حرمة) متفق عليه بين الصحابة

(ص ٨٣٤ حاشية ٤)

التساوير انما حرمت بعد النبوة بل بعد القدوم

بالمدينة -

جواز النظر الى الاجنبية مطلقاً من خواصه

صلى الله تعالى عليه وسلم - ص ٤٢٢، حاشية ٣

يا امة محمد لو تعلمون ما اعلم - ص ٨٦٦

اذا استأذنت امرأة احدكم الى المسجد فلا

يمنعها - ص ٤٨٨

اتاني رجلان اي مكان - ص ٨٥٤ / ٨٥٨

رايت بشمال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ويمينه

رجلين (اي جبرئيل وميكائيل) عليهما ثياب بيض - ص ٨٦٦

فابردوها بالماء - ص ٨٥٢

اي تصدقوا بالماء عن المريض -

يشته الله عز وجل لما روى ان افضل الصدقة

سقى الماء - ميمون ج ١ ص ١٤٤

بسم الله تربة ارضنا وريقة بعضنا يشق سقينا. ص ٨٥٥

وامسح بيد نفسه لبركتها. ص ٨٥٦

ويعجبني الفال الصالح الكلمة الحسنة. ص ٨٥٦

(احفظ لردالرفضة والوهابية الغير المقلدية -)

فليذبح على اسم الله. ص ٨٢٤

فكلوا مما ذكر اسم الله عليه. ص ٨٢٢

صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن

نسائه بالبقر. ص ٨٣٣

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يحب الحلو

والعسل. ص ٨٣٨

فكانى انظر الى وبيض خاتمه. ص ٨٤٢ ، ٨٤٣

كان الناس يستشفون بشعرات النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم من المرض. ص ٨٤٥

اخرج انس بن مالك نعلين للنبي صلى الله

تعالى عليه وسلم. ص ٨٤١

اذا قام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اخذت من

عرقه وشعره ثم جمعه في قارورة ... فلما حضر انس

بن مالك الوفاة اوحى ان يجعل في حنوطه وجعله انس في

حنوطه فعوذنا من المكاره. حاشيه : ٤

ما استعج باسمع لما اقول منهم. ص ٥٢٦ ، ٥٤١

لا يجوز ان يتوهم احد ان ابا بكر كان اوثق بربه

من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في تلك الحال. ص ٥٢٣

وانى لست اخشى عليكم ان تشركوا ولكن اخشى

عليكم الدنيا ان تنافسوها. قال فكانت آخر نظرة نظرتها الى

رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم. ص ٥٤٨

فقاله اياه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

فاعطاه ثم طلبها ابو بكر فاعطاه سالها اياه عمر

فاعطاه ثم وقعت عند آل علي فطلبها عبد الله

بن الزبير. ص ٥٤٠

ولكننا ندتل عن يمينك وعن شمالك وبايت يديك

وخلفك. ص ٥٢٣

والله لقربة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم احب

الى من ان اصل من قرابتي. ص ٥٤٦

فانطلقت الى اصحابي فبغت النجاء فقد قتل الله

ابارافع. ص ٥٤٤

(قتل عبد الله بن عتيك ابارافع ثم نسب فعنه الى الله

تعالى)

الله مولانا ولا مولى لكم. ص ٥٤٩

قتل مصعب بن عمير وهو خير مني - ص : ٥٤٩
 (انما قاله تواضعا ولا فعبد الرحمن من العشرة المبشرة ^{٥٤٩}
 ام كلثوم بنت علي زوجة عمر رضى الله تعالى عنهم - ص : ٥٨٢
 قال فهل تستطيع ان تغيب وجهك عني - ص : ٥٨٣
 اذا اوترت من اوله فلا تؤتر من آخره - ص : ٦٠٠
 حكاية الخلق الحسن لامير المؤمنين عمر رضى الله
 تعالى عنه - ص : ٥٩٩
 لا يصليان احد العصر الا في بني قريظة - ص : ٥٩١
 اربعوا على انفسكم انكم لا تدعون اهل ولا غائبا
 انكم تدعون سميعا قريبا - ص : ٦٠٥
 الحكم الثابت في الحديث كانه في القرآن - ص : ٢٥
 بيعة الرجال بالصاخة باليدين (سقطاني) ص : ٢٦
 لا يتحدث الناس ان محمداً يقتل اصحابه - ص : ٢٨١، ٢٩٠
 لو اقمتم على الله لآبره - ص : ٣١
 احد يكون للجمع والواحد النكرة تحت النفي نعم
 والاثبات تخص - ص : ٣١
 بالاجماع ازواج الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم وفاطمة
 والحسنان ونحوهم من اهل الجنة - ص : ٤١٨، ٤١٢
 اجمع المسلمون على ان المعوذتين والفاتحة من

القرآن وان من محمد منها شيئا كفر - ص : ٢٣١
 فاذا رفعت نعلها فلا تزغزوها ولا تزالوا - ص : ٥٨١، ٥٩٠
 يستفاد منه ان حرمة المومن بعد موته باقية كما كانت
 في حيوته وفي كسر عظم المومن ميتا ككسره حيا
 اخرجوه البوداخر وراين ما جهر وصمير سره ابره احبار - ص : ٥٨١، ٥٩٠
 التحريم والاباحة في المتعة كائنا مرتين - ص : ٦٤٠، ٦٤١
 باب من اخبر صاحبه بما يقال فيه - ص : ٨٩٥
 ان قارون قال لامرأة ذات جمال وحب هل لك
 ان اشركك في اهلكي ومالي اذا جئت في ملائني اسرائيل تقولين
 ان موسى ارادني على نفسي فلما وقفت عليه بدل الله تعالى
 قلبها ان قارون قال لي كذا كذا فبلغ الخبر موسى عليه السلام
 وكان شديد الغضب يخرج شعره من ثوبه اذا غضب فدعا
 الله تعالى وهو يبكي فاوحى الله اليه قد امرت الارض
 ان تطيعك فمرها ما شئت فاقبل الى قارون فلما راه قال
 يا موسى ارحمني قال يا ارض خذييه فساحت به الارض وبادره
 الى الكهين فقال يا موسى ارحمني فقال خذييه فساحت به
 وبادره فهو يتعجل الى يوم القيامة ومثل هذا كثيرة
 على بلد ١٠، ص : ٣٤٣

فاتق الله واصبري فاني نعم السلف اناك - ص : ٩٣٠
فقام ممتنّاً - ص : ٤١

(شوت القيام فحبالهم او متفضلا عليهم بحبته - ح)
فان قلت لولم يقل محمد رسول لكفاه قلت لا وهذا
شعار تمام الكلمة كما طلاق الحمد لله رب العالمين و ارادة
السورة يتما مها - ص : ١١١٩ - ح : ٣

قال انس كافي انظر الى اصابع رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم - ص : ١١١٨

قال الاعراب طهور - ص : ١١١٣ - استفهام انكار
بتقدير الاستفهام -

اهتبع ان يقال لله عز وجل علامة وان كان اعلم
العالمين - ص : ١١٠٠ - ح : ٨

الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماننا واليه المنثور - ص : ١١٠٠
فيه اطلاق الموت على النوم

كان القراء اصحاب مشوره عمر كهو لا كانوا او شبابا
ص : ١٠٩٦

القراء اى العلماء وكان اصطلاح الصدر الاول انهم
كانوا يطلعون القراء على العلماء - ح : ٢

فان قلت ما وجه المناسبة في هذه التسمية قلت

استنادا من رضى الله عنهم ورضوا عنه - ص : ٥٨٤ - ح : ٩٢٠
(التبرك بالاسم - اقول كذلك تعين الثلاثة والسبعة والاربعة
للفاتحة للتبرك لان هذا العدد وارد في الامور الشرعية)

اخذ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عنزة ذبير رضى الله
تعالى عنه شعر اخذها ابوبكر شعر اخذها عمر شعر اخذها
عثمان ثم ال على بن ابى طالب الا (فيه سند البركات) ص : ٥٤٠
هل للامام ان يمنع المجرمين و اهل المعصية من
الكلام معه والزيارة ونحوه - ص : ١٠٤٣

القيام للادب - ص : ٤٣

عدد السبع - ص : ٨١٩ - ح : ٥

يا ابا عمير ما فعل النغير - ص : ٩٠٥ - ح : ٩١٥

ويحك يا انجشة رويدك سوقك بالقوارير - ص : ٩٠٤

انجشة غلام النبي صلى الله عليه وسلم - ص : ٩١٥
لو قضى ان يكون بعد محمد صلى الله تعالى عليه وسلم

نبي لعاش ابنه ولكن لا نبي بعده - ص : ٩١٣

لعن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم المختشين من
الرجال والمترجلات من النساء و قال اخروجهم من بيوتكم و
اخرج فلانا و فلانا - ص : ١٠١٠

فقال لى يا اسامة اقتلته بعد ما قال لا اله الا الله قال

قلت يا رسول الله انما كان متعوذا قل اقلته بعد ما قال
لا اله الا الله - ص : ١٠١٥

اما انا فاقوم و انا و ارجوني فوبى ما ارجوني
قومتي - ١٠٢٣

انى احتسبت عند الله انى اصبحت سا خطا على
احياء قريش - ص : ١٠٥٣

لا تقوم الساعة حتى يبعث دجالون كذابون قريب
من ثلثين كلهم يزعم انه رسول الله - ص : ١٠٥٣

فيخرج اليه (الدجال) كل كافر و منافق
الذى يظهر لى ان المراد بالكافر غلاة الوافض لا نهم كفرة - ص : ١٠٥٥

يا جوج وما جوج من بنى آدم قيل من
الترك و قيل يا جوج من الترك و ما جوج من الديلم و عن كعب
هم من اولاد آدم من غير حوا - ص : ١٠٥٦ ج ٦

فليعنه - ص : ٨٩٣

فنع المونة هو - ص : ٩٥١

لكن ما موروث بحسن الظن بالصحابة رضى الله عنهم
اجمعين و نفى كل رديلة عنهم و اذا انسدت طرق تاويلها
نسبنا الكذب الى روايتها - ص : ١٠٨٥ حاشية ٦

قال هلم اكتب لكم كتابا قال عمران النبي

صلى الله تعالى عليه وسلم غلبه الوجع و عندكم القرآن
فحسبنا كتاب الله الحديث - ص : ١٠٩٥

يقول الله انا عند ظن عبدى بى و انا معه اذا ذكرنى
فان ذكرنى فى نفسه ذكرته فى نفسى و ان ذكرنى فى
ملاء ذكرته فى ملاء خير منهم الا - ص : ١١٠١

الانبياء تمام اعينهم و لا تمام قلوبهم - ص : ١١٢٠
لا يشرط روية الجسم و ان كان حاضرا فى المجلس - ص : ٩١٥

البركة من الله عز وجل - ص : ٣٨٢

شرب البول و الدم تبركا - ص : ٨١٠ ج ٣

قاسم لانه يقسم مال الله بين المسلمين - ص : ٩١٥ ج ٢

المراد نفى صنعة الشعر لا نفسه - ص : ٩٠٨ ج ١

يا ايها - ص : ٦٣١

من يشفع شفاعته حسنة يكن له نصيب منها - آية ص : ٨٩١

الشفاعة الحسنة الدعاء للمؤمنين -

(فيه فضيلة الدعاء)

الله و رسوله آمن - ص : ٦٢٠

يرجع الناس بالدنيا و ترجعون برسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم - ص : ٢٢١

ابو محمد - ص : ٢١٨

وانجشة غلام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٩١٥

عبد العشاء اي مامور - ص : ٩٤٢

يوم حرام وبلد حرام و شهر حرام - ص : ٨٩٣

صدقة الى الله والى رسوله - ص : ٦٤٥ (بمعنى اللام)

تدب التثليث في اكثر الاعمال الخ - ص : ٩٣٩ ج ٣

باب الاستفتاح بصعاليك المسلمين - فانما تزرعون و

تنصرون بضعفائكم - ص : ٢٤١

ابواب الجهاد - ترمذي

يريه الله كرامة نبيه صلى الله تعالى عليه وسلم

واجابة دعوته - ص : ٩٠٠

الروية من المسافة البعدى والقربى يختلف باختلاف

الاشخاص والاحوال (الاحوال) بتفاوت درجات ومنازلهم ص : ١٠٢١ ج ١

لا يشترط في الرواية تحديق ولا قرب المسافة ص : ١٠٣٧ ج ١

لقد رايته بعد ما قتل رفع الى السماء - ص : ٥٨٤

الكرامات وذكر الاولياء

لقد وجدته يوما ياكل قطفًا من عنب في يده

وما بمكة من ثمرة - ص : ٥٨٥ ، ٥٦٨

فبعث الله لعاصم مثل الظلة من الدبر فمشت

من رسلهم - ص : ٥٦٩

يقبض الصالحون الاول فالاول و تبقى حفالة كحفالة

التمر والشعير (التمر والشعير) لا يعبا الله بهما شيئاً ص : ٥٩٨

كانى انظر الى الغبار ساطعاً في رفاق بنى غنم موكب

جبرئيل - ص : ٥٩١

لو يقسم على الله لآبره - ص : ٥٩١

فقد قتل الله ابارافع - ص : ٥٤٤

قلت لابي عامر قتل الله صاحبك ص : ٦١٩

كل ضعيف متضعف لو يقسم على الله لآبره - ص : ٨٩٤

يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين ص : ٩٠٠

فان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسي الخ - ص : ١١٠

الدعاء عند الكرب لا اله الا الله العظيم الحليم

لا اله الا الله رب العرش العظيم لا اله الا الله رب السموت والارض

ورب العرش الكريم - ص : ٩٣٩

حكاية روية النبي صلى الله تعالى عليه وسلم و تعليمه

هذا الدعاء لابي بكر الواسي قدس سره - عيني ج ١٠ ص : ٥٣٥

من سب النبي عليه الصلاة والسلام من المسلم يصير
مرتدًا قاله سيدنا ابو حنيفة رضي الله تعالى عنه - ص : ١٠٢٣ ح : ٨١
الفرق بين عصمة الانبياء وعصمة المؤمنين - ص : ٩٤٨ ح : ٩٠
كان لانس رضي الله تعالى عنه مائة وعشرون ولدًا - ص : ٩٣ ح : ٢
معنى الطاغوت - ص : ٩٤٣ ح : ٢ / ص : ٩٨٣ ح : ٣
الحرمه حكم عارض - ص : ٨٦٣ ح : ٨
الذبح لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٨٣٣ ح : ١٢
قلت لبيك اهلل كاهلاك (اى التلطف بالنية) - ص : ٩٢٣
لا يصح - ص : ٩٥٣ - فيه نظر فان النسائي اخرجه
بسند صحيح على شرط مسلم - ح : ٣
لا يصح - ص : ٩٥٣ - فيه نظر لان الطبراني اخرجه
بسند جيد - ح : ٤
لكننا مامورون بحسن الظن بالصحابه - ص : ١٠٨٥ ح : ٦
كنت في حلقة عبد الرحمن ابن ابي ليلى وكان
اصحابه يعظمونه - ص : ٢٩

(وكذلك اصحاب الامام الاعظم يعظمونه)
فاما ما ينفع فلم ينفه عنه - ص : ٨٥٨
اذا امن القارى فامنوا - ص : ٩٣٤
فقال فقهاء الانصار (فيه فضيلة الفقهاء) - ص : ٩٢٠
صحيح عنه النسائي على شرط مسلم وحسن عند الطبراني
وغير صحيح عند البخارى - ص : ٩٥٣
تسير المصنف (المقتسمين) خلافا للجمهور - ص : ٩٨٣
الاختلاف في نسخ الاخبار - ص : ٩٥٢
شهيد - حضر - ص : ٩٠٥
و هذا يويد ما ذكرنا ان البخارى ترجمه الابواب
واراد ان يلحق الاحاديث فلم يتفق له اتمام ذلك وكان
اخلى بين كل ترجمتين بياضا فضم النقلة بعض ذلك الى
بعض - ص : ١٠٠١ ح : ٣
المختار في علم الحديث من انه اذا تعارض الرفع
والوقف حكم بالرفع بعد ذلك اذا خرج من طريق فيها
ضعف لا يضرك - ص : ١٠١١ حاشية
انكر البخارى حكم القسامة بالكلية وكذا طائفة - ص : ١٠١٨
مراد الشعبي ان الحسن مع انه تابعي يكثر الحديث عن
النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يعنى جرى على الاقدام عليه

و ابن عمر مع انه صحابي مقل فيه محتاط يتعزز بها امكن له -
قلت وكان ابن عمر اتبع راي ابيه في ذلك فانه كان يحض
على قلة الحديث عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
بوجهين الخ - ص : ١٠٤٩ ، ج : ٣

قول الصحابي امرنا ونهينا في حكم المرفوع ولو لم يصفه
الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٠٨٣ ، ج : ٥
فاستنى على هذا بيئته اولا فعلن بك - ص : ١٠٩٠٢
(فيه اهتمام السند)

قال ابن ابي مليكة وكانت اعلم من غيرها
بذلك لانه نزل فيها (ما انتم باسمع الحديث) ص : ٥٩٠
فيكون ابن عمر من غير علم بهذا الحديث كما ناسخا حديث ربيعة احمد
رجلا لا بأس به - ص : ٥٠٠ ، اي صدقا - ج : ٤٠

ان الله تعالى تابع على رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم
الوحي اكثر ما كان الوحي ثم توفي - ص : ٣٥٥

ولا اراه الا حضرا جلي - ص : ٣٨٠
يا اباذر اتدري اين تغرب الشمس قلت الله ورسوله
اعلم الخ ص : ٤٠٩

وجئنا بك على هولا شميذا - ص : ٥٦٠
فاتى على هذا الآية فكيف اذا جئنا من كل امة

بشديد - فبكي حتى ضرب لحياه ووجتياه فقال يارب هذه
شهدت على من اتابين ظهريه فكيف على من لعن واخرج
ابن المبارك في الزهد من طريق سعيد بن المسيب قال ليس من
يوم الا يعرض على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم امته
غدوة وعشية فيعرفهم بسيماهم و اعمالهم فلذلك يشهد
عليهم ففى هذا المرسل ما يرفع الاشكال الذي تضمنه حديث
ابن فضالة - عني ج : ٩ ، ص : ٣٥٠

وفينا نبي يعلم ما في غد - فقال دعنى هذه الخ ص : ٤٣ ،
قلت يا رسول الله وانى لنا انما ط قال انها ستكون ص : ٥٥
عرضت على الامم - ص : ٨٥٦ ، ٨٥٧ ، ٩٦٨ ، ٩٤٠ ، ٩٤٤
وكانت الكهانة في الجاهلية فاشية خصوصا في
العرب - عني ج : ١٠ ، ص : ١٩٨

لا تدري ص : ٨٢٥ - المراد من عدم الدراية
عدم البيان والاظهار - ص : ٨٢٥ ، ج : ٣

اي بلد هذا قلنا الله ورسوله اعلم - ص : ٨٣٣
ان كان احدكم مادحا لا بحالة فليقل احب كذا
كذا ولا يركى على الله احدا - ص : ٨٩٥ ، ٩١٠

(لا ادري) (يعلمهم)
لا ملئ الا الله - ثم ذكر الملوك ايضا فقال ان
الملوك اذا دخلوا قرية الآية - ص : ٩٢٣

انما المفلس الذي يفلس يوم القيمة - انما الكرم
 قلب المؤمن - ص ٩١٣
 غرض البخاري ان هذا العبارات للحصر اذ ما
 والا صريح في النفي والا ثبات وانما هو بمعنى هما
 فحقيقته انه حصر على سبيل الادعاء كان الكرم الحقيقي هو
 القلب والشجر مجاز وكذلك الملك حقيقة هو الله والباقي
 بالتجوز - حاشية: ٥

عسى ان يطول بك عمر - ص ٩٠٥
 قل عمر رضى الله تعالى عنه الله ورسوله اعلم
 اى الاخلاص - ص ٩٢٥
 اسر الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم سرا فمات
 اخبرت به احدا بعده - ص ٩٣١
 ليس فيكم صاحب السر الذي كان لا يعلمه غيره
 يعنى حذيفة - ص ٩٢٩
 لا تغضب - ص ٩٠٣ انما قال النبي صلى الله تعالى
 عليه وسلم لا تغضب لانه عليه الصلاة والسلام كان مكاشفا
 بوضاع الخلق فيامرهم بما هو اولى بهم - حاشية: ٩ عيني، كرماني
 زعموا ان عامر احبط عمله فقال
 رسول الله كذب من قاله ان له لاجرين - ص ٩٠٨

فقال رجل من اذك منافق لا يجب الله ورسوله فقال رسول
 الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا تقولوه يقول لا اله الا الله
 يبتغى بذلك وجه الله - ص ١٠٢٥
 ارانا الهدي بعد العي قلوبنا - به موقنات ان ما
 قال واقع الخ - ص ٥٠٩
 فينا نبى يعلم ما في غد - ص ٥٠٠، انظر ايضا ص ١٥٥

فتبسم حين راني وعرف ما في نفسي وما في وجهي الخ
 سأل اناس رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن
 الكهان فقال لهم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليسوا بشيء
 اى النفي باعتبار والا ثبات باعتبار آخر.

ماخير النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بين امرين الا
 اختار ايسرهما - ص ١٠٠٣
 هو من الامور التي وقعت على لسان عمر رضى الله
 تعالى عنه فوقت كما قال - ص ١٠٠٩ عه
 قال الزجاج تاويل قوله من اجزاء النبوة ان الانبياء
 عليهم السلام يخبرون بما سيكون والربا بدل على

يكون - ص : ١٠٣٣ حاشية : ١١

بخلاف النبوة المجردة فانها اطلاق على بعض المغيبات

ص : ١٠٣٥ حاشية : ٣

فن قيل يرد عليه الالهام لأن فيه اخباراً بما
سيكون وهو للأولياء كالوحى بالنسبة إلى الأنبياء كالرويا
..... وقد اخبر كثير من الأولياء عن أمور

مغيبية فكانت كما اخبروا - ص : ١٠٣٥ حاشية : ٥

علم الأحكام الشرعية المختلفة - ص : ٨٣٦

فقلت يا رسول الله قد عرفت منزلة حارثة منى

..... فقال انه في شجرة الفردوس - ص : ٥٦٤

اخبر اصحابه يوم اصابوا - ص : ٥٦١

انطلقوا حتى تائقوا روضة خاخ فاب بها

امراة المشركين معها كتاب من حاطب الى المشركين - ص : ٥٦٤

انى اجد ريج الجنة دون احد - ص : ٥٤٩

رجع ناس (من احد) و عبد الله بن ابي ومن

تبعه من المنافقين ثلث الناس - ص : ٥٨٠ ج : ٣

وانى لا انظر الى حوضي الآن - ص : ٥٨٥

اللهم اخبر عنا رسولك - ص : ٥٨٥

الله ورسوله اعلم - ص : ٥٩٤

والله ما علمت على اهل الاخيراً ولقد ذكروا رجلاً

ما علمت الاخيراً - ص : ٥٩٥

فاما اسامة فاشاد على رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم بالذى برأه اهل قل اهك ولا تعلم

الاخيراً - ص : ٥٩٥

صفوان - الواحدة صفوانة بمعنى الصفا - ص : ٦٣٥

والصفا للجمع يعنى الله مقصور جمع الصفا وهى

الصخرة الصماء - عيني - جلد : ٨ - ص : ٣٤٦

من لباس لكم و أنت لباس لهن - ص : ٦٣٤

نفروهم ولا يفزوننا - ص : ٥٩٠ فيه معجزة عظيمة

للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم حيث اخبر عن امر سيكون -

وقد وقع مثل ما قال - عيني

لاعطين هذا الراية غداً يفتح الله على يديه - ص : ٦٠٥

اجل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اعلمه له - ص : ٣٣

ما هو على الغيب بظنين - الظنين المتهم والظنين
يضن به (اى ينجل به) ص : ٣٦

الروح المحفوظ ام الكتب السماوية - ص : ١٣
والله انى لا رجوه الخير والله ما ادرى وانا رسول
ما يفعل بى فقلت والله لا اذكرى بعده احدا ابدا - ص : ١٠٣٤
(وفى رواية اخرى) ما ادرى ما يفعل به - ص : ١٠٣٤

قال الداودى ذلك قبل ان يخبر ان اهل بدر يدخلون الجنة (عيني)
يموت عبد الله وهو آخذ بالعروة الوثقى - ص : ١٠١٥
وقيل هو علم غيب فجازا ان يختص ويخفيه عن غيره
كذا فى فتح البارى - ص : ١٠٣٣ حاشية ٩

قالا هذاك منزلك قال قلت لهما بارك الله فيكم
ذرائى فادخله قالاما الآن فلا وانت داخله - ص : ١٠٣٣
فاقول يا رب اصحابى فيقول انك لا تدري ما احدثوا
بعدك - الحديث - ص : ٩٦٦

قل الفريرى ذكر عن ابى عبد الله البخارى عن قبيصة
قال هم الذين ارتدوا على عهد ابى بكر رضى الله تعالى عنه فقاتلهم
ابوبكر يعنى حتى قتلوا وما توا على الكفر - (عيني) حاشية ٩

شع قام اليه رجل آخر فقال ادع الله ان يجعلنى منهم
فقال سبقك بها عكاشة - ص : ٩٦٨

قال السهيلي الذى عندى فى هذا انهما كانت ساعة
اجابة علمها عليه الصلاة والسلام واتفق ان الرجل قال بعد ما
انقضت والله اعلم - (عيني) حاشية : ١٥

و كل الله بالرحم ملكا قال يا رب اذكر
امر انشى - ص : ٩٤٦

اطلاع الحفظة على ما هو العبد - ص : ٩٦١ ح : ١
هل ترون ما ارى قالوا لا قال فانى ارى الفتن تنجح
خلال بيوتكم كوقع المطر - ص : ١٠٣٦

لا ياتى زمان الا الذى بعده شرمه - ص : ٣٤
ماذا انزل الله من الخزان (اشارة الى الخيرات) وما ذا
انزل من الفتن (اشارة الى الشرور)

(لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير)

صعد النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ذات يوم
المنبر فقال لا تسالونى عن شى الا ببينتك لكم - ص : ١٠٥٠
فمثل الله الجنة والنار واره كل ما يسال عنه حاشية
ان ابى هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين
من المسلمين - ص : ١٠٥٣

لنقوم من الساعة وقد نشر الرجلان ثوبيهما بينهما فلا
يشايعانه ولا يطويانه وقد انصرف الرجل بلبن لقمته

فلا يطعمه وهو يلو ط حوضه فلا يسقى فيه - ص : ١٠٥٥

ما من نبي إلا وقد انذره قومه ولكنى سأقول لكم

فيه قولاً لم يقله نبي لقومه - ص : ١٠٥٥

ما بعث نبي إلا انذر امته - ص : ١٠٥٦

ما من الانبياء نبي الا اعطى من الآيات ص : ١٠٨٠

متى الساعة يا رسول الله قال انت مع من اجبت ^{١٠٥٩} ص :

لو استقبلت من امرى ما استدبرت ^{١٠٦٣} ص :

ما من شئ لم اره الا وقد رأيته فى مقامى هذا حتى

الجنة والنار - ص : ١٠٨٢

سئل رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن شئ

كرمها فلما اكثروا عليه المسألة غضب وقل سلونى فقال

رجل ^{١٠٨٣} ص : كتاب العلم - ص : ١٩

علم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ان عائشة

تعيش بعده - ص : ٨٣٦

شبراً بشبر وذراعاً بذراع ^{١٠٨٨} ص :

العرب قد يخرج الكلام مخرج الشك وان لم ^{١٠٨٨} عرف

الخبر شئت كقولہ تعالى لئن اشركت ليجبطن عملك ^{١٠٩٣} ص : ٥

كتاب التوحيد - يا معاذ ادرى ما حق الله على

العبد قل الله ورسوله اعلم ادرى ما حقهم عليه

قال الله ورسوله اعلم - ص : ١٠٩٤

نقل ابن التين عن الداودى قال قوله فى هذا الطريق

من حدثك ان محمداً يعلم الغيب ما اظنه محفوظاً وما احديكى

ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يعلم الغيب الا

ما علم انه لا يعلم من الغيب الا ما علمه الله وهو

مطابق لقوله تعالى فلا يظهر على غيبه احدا الا من

ارتضى من رسول الآية - (فتح الباري) ص : ١٠٩٨ ج : ٢

فاخبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اصحابه خبرهم

يوم اصيبوا - ص : ١١٠١

ثم خلق السموات والارض كتب فى الذكر كل

شئ ^{١٠٠٣} ص :

واسجد لك ملائكته وعلمك اسماء كل شئ ^{١١٠٨} ص : ١١٠٨

قل يا اباذر هل تدري اين تذهب هذه قال قلت

الله ورسوله اعلم - ص : ١١٠٣

فيؤذن باربعة كلمات فيكتب رزقه واجله وشقى ^{١١٠٨}

او سعيد - ص : ١١١١

بقاءكم فيما سلف قبلكم من الامم كما بين

صلاة العصر الى غروب الشمس - ص : ١١١٢ ، ١١٢٣

ليبلغ الشاهد الغائب - ص : ١١٠٩

واوحى الى هذا القرآن لا تذكركم به يعنى اهل مكة
ومن بلغ هذا القرآن فهو له نذير - ص : ١١٢٠
شعر علاقه فوق ذلك بما لا يعلمه الا الله (حديث معراج)
ص : ١١٢٠ - حتى جاء سدره المنتهى ودنا الجبار رب العزة
فدلى حتى كان منه قاب قوسين او ادنى .
فما قلت ذلك قبورهم - ص : ١٠٥٢

سدره المنتهى استنت له كل بنوعتها كل الاستبانة
حتى اطلع عليها كل الاطلاع بمثابة الشئ المقرب - ص : ١٠٣٩ ج ٥
الانبياء يوحى اليهم من علم الغيب - ص : ٩١٢ ج ٣ ص : ٩١٦ حاشية
يوشك ان يكون خيرا ما المسلم غنم يتبع بها شفغ
الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن - ص : ١٠٥٠ ج ٢٩
قال تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن
لهم جماعة و امام قال فاعقل تلك الفرق كلها - ص : ١٠٣٩ ج ٢٩
اخراج اهل الحصوم والريب من البيوت بعد المعرفة - ص : ١٠٤٢ ج ٢٩
واما يعلم الانبياء من الغيب ما علموا به بوجه من
وجوه الوحي : ١٠٦٥ ج ٢٩

انه عليه الصلاة والسلام كان مكاشفا باوضاع
الخلائق - ص : ٩٠٣ ج ٩

الله ورسوله اعلم اى الاخلاص والارادة - ص : ٩٢٥

اما الله قد صدقكم اى الحكم على الباطن - ص : ٦١٢
اما انه من اهل النار الحكم على الباطن والمخاتمة - ص : ٦١٢
الله ورسوله اعلم - فى جواب هل تعلم احب الله ورسوله
المحبة فعل القلب - فيه الحكم على الباطن - (عنى) ص : ٦٣٥
اما هذا فقد صدق - فيه الحكم على الباطن - ص : ٦٣٥
عرف ما فى نفسى - ص : ٩٥٥

تقطع عينا من المشركين - ص : ٦٠٠
لا شك ان الحرمة متأخرة عن الاباحة لان الاصل
فى الاشياء الاباحة والتعريم عارض ولا يجوز العكس لانه يلزم
النسخ مرتين - عنى ج ٢ : ص : ٥٥٨

و ذلك لان الاصل فى الاشياء الاباحة والحظر طار
عليها فيكون متأخرا - عنى ج ٣ : ص : ١٣١
لان الاصل فى الاشياء الاباحة والحظر طار عليها فيكون
متأخرا - عنى ج ٣ : ص : ٢٣

وفيه ان الاصل فى الاشياء الطهارة - عنى ج ٣ : ص : ٦٣٥
فاذا تعارضت الآثار فالاصل الاباحة حتى يرد الخطر
(عنى ج ٣ : ص : ٣٥٩)

ان الاصل فى الاشياء الاباحة - عنى ج ٥ : ص : ٦١١
لان الاباحة اصل فى كل شئ - عنى ج ٥ : ص : ٦٣٩

لان الاصل عدم النهى والاصل الجواز في ما تيسر
من الهيئات واللباس اذا ستر العورة - عيني ج : ١٠ : ص : ٥٠٤
تكرار تلاوة قل هو الله احد - ص : ٤٥٠
احب الاعمال ادومها الى الله - ص : ٩٥٤
تنزه قوم عن شئ رخص فيه النبي صلى الله
عليه وسلم - ص : ٩٠١

البدعة لغة كل شئ عمل على غير مثال سبق وشرع
احداث مالم يكن له اصل في عهد رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم وهي على قسمين بدعة ضلالة وهي التي
ذكرنا وبدعة حسنة وهي ما راه (المسلمون) المؤمنون حسناً
ولا يكون مخالفاً للكتاب او السنة او الاثر والاجماع -

(عيني ج : ٢ : ص : ٤٦٢)

فيه امر السلطان والحاكم باكرام السيد من المسلمين وجواز
اكرام اهل الفضل في مجلس السلطان الاكبر والقيام فيه
بغيره من اصحابه والزام الناس كافة للقيام الى سيدهم الخ

(عيني ج : ١٠ : ص : ٣٩٣)

اي باب قول النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قوموا
الى سيدكم -

(قوله فانشزوا) اي اذا قيل لكم ارتفعوا ارتفعوا وقوموا

الى قتال عدواو صلاة او عمل خير - عيني ج : ١٠ : ص : ٣٩٩
فيه الحث على الاقتداء به والنهي عن التعمق وذم
التنزه عن المباح - عيني ج : ١٠ : ص : ٣٩٨

وكان اصحابه (اي عبد الله بن مسعود) يله خلون
عليه فينظرون اليه قولاً وفعلًا وحركة وسكوناً حالاً وملكة
وغيرها فيشبهون به رضى الله تعالى عنه - عيني ج : ١٠ : ص : ٣٩٦
وفيهِ من الفقه انه يشغى للناس الاقتداء باهل الفضل
والصلاح في جميع احوالهم في هيئتهم وتواضعهم للخلق ورحمتهم
والصافهم من انفسهم وفي ما كلمهم ومشربهم واقتصادهم
في امورهم تبركاً بذلك - عيني ج : ١٠ : ص : ٣٩٦

كتاب اللباس - قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده
قال الفراء كانت قبائل العرب لا يكون اللحم ايام جمعه
ويطوفون عراة فانزل الله الآية وقال النبي
صلى الله تعالى عليه وسلم كلوا واشربوا واللبسوا وتصدقوا في

غير اسرف ولا مخيلة الخ - عيني ج : ١٠ : ص : ٢١٨

قوله هو والله خير فان قلت ترك رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم ما هو خير قلت هذا خير في هذه الزمان
وكان تركه خيراً في زمانه صلى الله تعالى عليه وسلم لعدم تمام

النزول واحتمال النسخ كما اشرنا اليه عن قريب - عيني ج : ١٠ : ص : ٢٥٨

قال الكرمانى الغضب والشدة فى امر الله تعالى واجبان
وذلك فى باب الامر بالمعروف والنهى عن المنكر لا سيما على الملوك
والائمة يستحفظوا امرا لشرعية ولا يطرأ عليها التغير والتبدل ص: ٩٠٢
فان قلت ما وجه التوفيق بينه وبين وما علمناه الشعر
وما ينبغي له قلت الزجر ليس شعرا قاله الاخفش او حكاية عن
شعر الغير والمراد نفي صنعة الشعر لا نفسه - بخارى ص: ٩٠٨ - جز ٢٥
فصعد المنبر فقال لا تسئلونى اليوم عن شئ الا
بينته لكم - بخارى - ص: ٩٣١ - جز ٢٦

قلت اخلف بعد اصحابى و تلك تخلف حتى
يستفيع بك اقوام - ص: ٩٣٣ - جز ٢٦
ان ام سلمة رضى الله عنها قالت استيقظ النجى
صلى الله عليه وسلم فقال سبحان الله ما ائزل من الخزائن وماذا
ائزل من الفتنة - ص: ٩١٨

عبر عن الوحمة بالخزائن لقوله تعالى خزائن رحمة ربى
وعن العذاب بالفتن لانها اسباب مؤدية الى العذاب او هو
من المعجزات لما وقع من الفتن بعد ذلك وفتح الخزائن حين
تسلط الصحابة على فارس والروم - بخارى - ص: ٩١٨ - جز ٢٦
وفيه حرمة الوجود الى الظلمة والاحتزاز عن مجالسهم
ص: ١٠٣٦ - جز ٢٦
(عاشية)

من زوجها اى فى قصة الافك - ص: ١٠٤ - (عاشية)
قول سيدنا عمر رضى الله تعالى عنه انا قاطع بكذب
لمنافقين -

ان الذباب لا يقع على جسدك او كمال -
سيدنا على رضى الله تعالى عنه بايع ابا بكر رضى الله
تعالى عنه فى اول الامر - ص: ٦٠٩ - ح :
فعل بمعنى مفعول - ص: ٦٥٢ - اليم - مولم (اقول خبر - مخبر)
سيدنا ابو طيبة رضى الله تعالى عنه حرم النبى عليه
الصلاة والسلام - اسمه نافع - ص: ٨٣٩
الا وهو شاهد اى حاضر - ص: ٦١٠
ليبلغ الشاهد الغائب (اى الحاضر) ص: ٦١٥
الطاغوت - الشيطان

من اطاعنى دخل الجنة - ص: ١٠٨١
من اطاع محمدا صلى الله عليه وسلم فقد اطاع الله
و من عصى محمدا صلى الله عليه وسلم فقد عصى الله
عليه وتم فرق بين الناس - ص: ١٠٨١

غلام النبى صلى الله عليه وسلم ص: ٩١٥
سيرة حلبى - ص: ٢٤٠ - ح : ٢
ان الله ورسوله ينهيانكم عن لجوم الجمر - ص: ٦٠٣

فَسَقَطَتْ أَمْ حَرَامٌ عَنْ بَنِيهِ هُنَاكَ فَتَقْبَرُهَا هُنَاكَ
يُعْظَمُونَهُ وَيَسْتَسْقُونَ بِهِ وَيَقُولُونَ قَبْرُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ عَيْنِي ج ٢، ص ٥٣٥
وَفِيهِ الْحَثُّ إِلَى الْإِحْسَانِ إِلَى النَّاسِ لِأَنَّهُ إِذَا حَصَلَتِ الْمَقْتَرَةُ
تُسَبِّبُ الْكَلْبَ فَسَقَى ابْنُ آدَمَ اعْظَمَ اجْرًا وَفِيهِ أَنْ سَقَى الْمَاءَ اعْظَمَ
قُرْبَةً قَالَ بَعْضُ التَّابِعِينَ مِنْ كَثُرَتْ ذُنُوبُهُ فَعَلِيهِ بِسْقَى الْمَاءِ فَإِذَا
غُفِرَتْ ذُنُوبُ الَّذِي سَقَى كُلًّا فَمَا ظَنُّكَ بِمَنْ سَقَى مَوْمِنًا مُوَحِّدًا
أَحْيَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ التَّيْنِ وَرَوَى عَنْهُ مَرْفُوعًا أَنَّهُ دَخَلَ
عَلَى رَجُلٍ فِي السِّيَاقِ فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَرَى فَقَالَ أَرَى مَلَكَ يَتَأَخَّرَانِ
يَتَأَخَّرَانِ وَاسْوَدَانِ يَدْفُوانِ وَارِى الشَّرِينِى وَالْخَيْرِ يَضْمَحِلُ فَاعْنَى
مَنْكَ بِدَعْوَةِ يَأْنَبَى اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ اشْكُرْ لَهُ الْيَسِيرَ وَاعْفُ عَنْهُ
الْكَثِيرَ ثُمَّ قَالَ لَهُ مَاذَا تَرَى فَقَالَ أَرَى مَلَكَ يَدْفُوانِ وَاسْوَدَانِ
يَتَأَخَّرَانِ وَارِى الْخَيْرِ يَضْمَحِلُ وَالشَّرِ يَضْمَحِلُ قَالَ فَمَا وَجَدْتَ أَفْضَلَ
عَمْدِكَ قَالَ سَقَى الْمَاءَ وَفِي حَدِيثٍ سَأَلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقَى الْمَاءَ - عَيْنِي ج ٢، ص ٢٣

(انظر في سبيل الماء في محرم الحرام)

البدعة في الأصل أحداث أمر لم يكن في زمن رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم ثم البدعة على نوعين أن كانت مما
يندرج تحت مستحسن في الشرع فهي بدعة حسنة وإن
كانت مما يندرج تحت مستقبح في الشرع فهي بدعة مستقبة - عَيْنِي
ج ١٥، ص ٢٥٦

نعم البدعة - قوله بحث التزويج
قلت لا يلزم من عدم وقوعه من أحد من الصحابة
عدم جوازه لأن ما رآه المومنون حسناً فهو عند الله حسن
ولا سيما إذا فعله قوم من الصالحين الأخبار - عَيْنِي - ج ٢، ص ٦٨
باب موعظة المحدث عند القبر وعود أصحابه حوله -
وكأنه أشار بهذه الترجمة إلى أن الجلوس مع الجماعة عند القبر
إن كانت لمصلحة تتعلق بالحى أو الميت لا يكره ذلك فإما مصلحة
الحى فمثل أن يجتمع قوم عند قبر وفيهم من يعظمهم ويذكروهم
الموت وأحوال الآخرة. وإما مصلحة الميت فمثل ما اجتمعوا
عنده لقراءة القرآن والذكر فإن الميت ينفع به - عَيْنِي ج ٣، ص ٢٠٦
عن عمر بن عبد العزيز رضى الله تعالى عنه أنه كان
يشترى أعدالاً من سكر و يتصدق به فقيل له هلا تصدقت
بثمنه فقال لأن السكر أحب إلى فأردت أن أفق مما أحب
(عَيْنِي ج ٣، ص ١٣٥)

يوم إلى جندل - ص ١٠٨٤

أقول كذلك يوم العرس - يوم الولادة

الصدقة للمتصدق وأهله بنفسه إن كانوا محتاجين -

فيه سند كل طعام الفاتحة للمتصدق إذا كان محتاجاً

الدعاء لاهل الضيافة في مكانهم - ص : ٨٩٨

رفع اليدين عند الدعاء - ص : ٩٢٢

رفع اليدين عند دعاء المغفرة - ص : ٩١٩

اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث الحديث ص : ٤٤٢

فقام النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فخرج وخرجت

معه لكي يخرجوا - ص : ٤٤٦

امرنا بسبع و فهاذا عن سبع - ص : ٤٤٤

و كان امرأته يومئذ خاد متهم زوى العروس ص : ٤٤٨

فاستوصوا بالنساء خيرا فانهن خلقن من ضلع - ص : ٤٤٩

لا تصوموا المرأة و بعلمها شاهد الا باذنه - ص : ٤٨٢

كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته - ص : ٤٤٩

اذا دعاء الرجل امرأته الى فراشه - ص : ٤٨٢

فضربت التي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في

بيتها يدا الخادم فسقطت الصحيفة - ص : ٤٨٦

قاعطى الاعرابي فضله ثم قال الايمن - ص : ٨٣٩

لا اكلمك كذا وكذا (بسبب ترك السنة) ص : ٨٢٣

فان وجدتم غيرا نيتهم (اهل الكذب) فلا تاكلوا فيها

وان لم تجدوا فاغسلوا - ص : ٨٢٥ ، ٨٢٦

باب الغيبة — قوله تعالى لا يغتب بعضكم آية ص : ٨٩٣

من مسح راس يتيم لا يمسحه الا الله كان له بكل شئ يصر

يديه عليها حسنه -

ان رجلا شكى الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم

قسوة قلبه فقال اطعم المسكين وامسح راس اليتيم ص : ٩٣٠ ، ٩٣١

اي الاسلام خير قال تطعم الطعام و تقرء السلام على من

عرفته وعلى من لم تعرف - ص : ٩٢١

فاخذ كانه يتهميا للقيام فلم يقوموا الخ ص : ٩٢٨

واستجى ان يقول لهم قوموا لانه على خلق عظيم ص : ٢

وكان يضحك رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٠٠٢

- ☆ قال القرطبي في شرح مسلم يجوز ان يراد بالخلائق من عدانينا ۞ يدخل هوفي
عموم خطاب نفسه الح (حاشية ٨٠)
- ☆ فيقول انا اعطيكم افضل من ذلك قالوا يارب وائى شئ افضل من ذلك فيقول احل
عليكم رضواني (ص ٩٦٩)
- ☆ انما انا قاسم ويعطى الله (ص ١٠٦٤)
- ☆ فقال اعملوا انما الارض لله ولرسوله واني اريد ان اجليكم من هذه الارض
والافاعلموا انما الارض لله ولرسوله (ص ١٠٩١-١٠٩٢)
- ☆ ويقضى الله على لسان رسوله بما شاء (ص ١١١٣)
- ☆ ما ارى ربك الا يسارع في هواك (اي رضاك) (ص ٤٦٦)
- ☆ يريهم الله كرامة نبيه ۞ (ص ٩٠٠)
- ☆ فقال ما اسمك قال خزن قال انت سهل فقال لا غير اسماسمانيه ابى ما زالت
زالت فينا الخزونة بعد (فيه اختيار) (ص ٩١٣)
- ☆ قال ابن عيينة اى مع ذلك العسر يسرا آخر (المعرفة المعادة عين الاولى والنكرة
غيرها (حاشية ٣٠)
- ☆ كيف تفعل شياً لم يفعله رسول الله ۞ قال عمر هذا والله خير (ص ٤٣٥)
- ☆ فيه اشعار ان من البدع ما هو خير (طبي حاشية ٥٠)
- ☆ واقرأ القرآن في كل شهر قال قلت انى اطيق اكثر من ذلك (ص ٤٥٥)
- ☆ ليس فيه مخالفة النبي ۞ لانه علم ان مراده تسهيل الامر وتخفيفه عليه وان الامر ليس
للايجاب كذا في الكرمانى

- ☆ واغرب بعض الظاهرية فقال يحرم ان يقرأ القرآن في اقل من ثلاث
- ☆ فاذا رجع آدم بسط الشعر الحديث (ص ١٣٠) فان قلت مر في الانبياء في باب مريم
واما عيسى فاحمر جعد قلت ذلك ليس في الطواف بل في وقت آخر او يراد جعودة
الجسم وقال في المجمع احمر ياول بالادمة وهي السمرة لتقاربهما لثلاينافى وصفه
في اخرى بانه آدم انتهى (حاشية ١٠٠)
- ☆ عون المرأة زوجها في ولده (ص ٨٠٨)
- ☆ قال في المجمع والامر للارشاد لا للوجوب والالم يسمع الانكار من عمر ولم يسلم ۞
انكاره كيف وقد عاش ۞ بعده ايام افلو كان فيه مصلحة لم يتركه فظهر انه تبين له ۞
ان تركه مصلحة وقيل اراد النص على خلافة الصديق فلما تنازعوا واشتد مرضه عدل
عنه معولا على ما اصل فيه من استخلافه في الصلوة قال ابن بطل عمرافقه من
ابن عباس حيث اكتفى بالقران ولم يكتف ابن عباس به فان قيل كيف جاز بهم مخالفة
امره قلنا قد ظهر منه من القران ما دل على انه لو لم يوجب ذلك عليهم (حاشية ٨٠)
- ☆ باب وشاورهم في الامر وان المشاورة قبل العزم فاذا عزم الرسول لم يكن
بشر التقدم على الله ورسوله قالوا رقم فلم يمل اليهم بعد العزم (ص ٩٥)
- ☆ يجوز ان يكون قول النبي ۞ في الحديث السابق "هلم اكتب لكم كتابا الخ" على
سبيل المشاورة او على سبيل الامتحان لا على حقيقة الطلب
امانه قد صدقكم (ص ٦١٢)
- ☆ واعلم انه ۞ سئل عما يجوز لبسه فاجاب بعدما لا يجوز لبسه لتدل بالالتزام من على ما يجوز
وانما عدل عن الجواب الصريح اليه لانه اخصر واخصر لان السؤال كان من عما
لا يلبس لان الحكم العارض المحتاج الى البيان هو الحرمة كذا في الكرمانى (حاشية ٨٢٣)

☆ ومطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبي ﷺ خص النهي بحالتين فمفهومه ان ما عداهما ليس منهياعنه لان الاصل عدم النهي والاصل الجواز فيماتيسر من الهيات والملابس اذا ستر العورة

☆ معنى الطاغوت هو الشيطان والصنم

☆ لان النبي اذا صدق صارت مقاليد امته وملكهم اليه

☆ البيعة على الاسلام والايمان والجهاد

☆ عبد العشاء ای مامور؛ (ضر ۹۷۲) اقول کذا لک عبد النبی ای مامور

☆ عبد الرجل، (ص ۱۰۵) اقول كذا لك عبد النبي

☆ الحرام له معنيان النذر له معنيان

☆ ارادة العرف من الكلام (النذر العرفي)

☆ فليعلمن الله (ص ٤٠٣) ظاهره بانه لا يعلمه في الماضي وليس كذلك لان علمه ازلي (ح ٥)

☆ ذهاب الصالحين،

☆ اذا كان فعل الولي منسوب الى الله عزوجل فالاستعانة من الولي منسوب الى الله عزوجل . فاعطاء النبي والولي هو اعطاء الله عزوجل فتدبر

☆ ان الله قال من عادى لى وليا فقد اذنته بالحرب وما تقرب الى عبدى بشئ احب الى مما افترضت عليه ولا يزال عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احببته فاذا احببته فكنتم سمعه الذى يسمع بى وبصره الذى يبصره ويده التى يبطش بها ورجله التى يمشى بها (ص ٩٢٣) اول حديث عائشة وفؤاده الذى يعقل به ولسانه الذى يتكلم به (حاشية).....

..... وعن ابي عثمان احدائمة الصوفيه ما اسند عنه البيهقي في الزهد معنى اسرع الى قضاء حوائجه من سمعه في الاسماع وعينه في النظر ويده في اللمس ورجله في

المشي

☆ يحشر الله العباد فيناديهم بصوت يسمعه من بعد كما يسمعه من قرب انا الملك انا

الدِّيَّان (ص ۱۱۴)

☆ حملہ بعض الائمۃ علی مجاز الحذف ای مومن ینادی الخ (ح ۳)

☆ کان رجلاً لباس به صدقا (ای جیداً) الخ (ص ۷۷۰ ح ۷)

[illegible]

☆ لم يشهدكم، لم يحضركم (ص ١٠٩ - ١١٠)

☆ عن ابن عباس قال قال النبي ﷺ يوم أحد الحديث 'هذا الحديث من مراسيل

الصحابية رضي الله تعالى عنهم

☆ ما سمعت أحداً منهم يحدث عن النبي ﷺ إلا أني سمعت طلحة يحدث عن يوم أحد

خشية ان يقعوا في قوله صلى الله عليه وسلم من كذب علي متعمدا (ص ٥٨١ ح)

☆ اهبان بن اوس^(ص ٢٠٠) وقال الكرمانى ويروى وهبان بالواو المضمومة ابن اوس قلت

وهبان هوا بن صیفی الغفاری ویقال اهبان تزل البصرة وابتنی بهادراً ولما حضر

الموت قال كفوني قالت ابنته عديسة فزدنا ثوباً ثالثاً قميصاً ودفناه فاصح ذلك

القميص على المشحب موضوعا قال ابو عمر روى هذا الخبر ثقة اهل البصرة

(عسی 'ح' ص ۲۸۸)

☆ لو كان الايمان عند الثري بالناله رجال اورجل من هؤلاء (الفرس) (ص ۲۷۳)

- ☆ قال القسطلانی عدم معرفة ذلك المعرف لا يستلزم نفی معرفة غيره (ص ٢٥٤ ح ٢)
- ☆ يحيى بن صالح (ص ٨٣٠) ابو حاطي ابو زكريا ويقال ابو صالح الشامي الدمشقي ويقال الحمصي وهو من جملة الائمة الحنفية اصحاب الامام ابي حنيفة وكان عدیل محمد بن الحسن الى مكة (عبيد بن حم ١٠ ص ١١٥)
- ☆ وزادني احمد بن احمد بن حنبل الامام رضى الله تعالى عنه (ص ٨٤٣)
- ☆ فقال اي ابو موسى لا تسئلوني مادام هذا الخبر فيكم (ص ٩٩٤)
- ☆ الرواية عن سمع النبي ﷺ ليست بقادحة اذ الصحابة كلهم عدول (ص ١٠١٢ ح ١١٠ حاشية)
- ☆ قال مؤمل ' لم يخرج البخاري عنه الاتعليقا وهو صدوق كثير الخطأ (ص ١٠٣٩ ح ٣٠ حاشية)
- ☆ اي لا يذكر الدليل من السنة (حاشية)
- ☆ متى الساعة قال ما اعددت لها (ص ٩١)
- ☆ انظر ايضا المواهب مع الزرقاني قول حسان رضى الله تعالى عنه ان قال يوم ا مقاله غائب الخ وبشره بالجنة على بلوى تصيبه (ص ٩١٨) لعل البلوى يشتمل سقوط خاتم النبي ﷺ من يده في البئر وكان يلعب كما مرو نكت النبي ﷺ وضربه العود في الماء والطين يناسبه (حاشية ٣٠ ص ٩٨)
- ☆ ذكر النبي ﷺ من يقتل ببدر (وهذا من ابلغ معجزاته ﷺ) (ص ٥٢٣)
- ☆ لعل الله اطلع الى اهل بدر (ص ٤٢٢ ح ٢٤٤) قوله لعل الله قال النووي راجع الى عمر لان وقوعه محقق عند الرسول قلت الترجي في كلام الله ورسوله للوقوع (عبيد بن حم ٨ ص ١٥٨)
- ☆ فكان رسول الله ﷺ يقول اني لا رجو ذلك (ص ٥٨٤)
- ☆ وفي المرقاة والا قرب ان ذكر لعل لتلايتكل الخ

- ☆ انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها امره امرأة المشركين معها كتاب حاطب الى المشركين (ص ٥٢٤)
- ☆ وفي نأبي يعلم ما في غد (ص ٥٤٠) فيه كراهية نسبة علم الغيب لاحد من المخلوقين
- ☆ انها طيبة تنفي الذنوب (ص ٥٨٠) اي المدينة والمقصود من النفى الاظهار والتميز ومن الذنوب اصحابها المدينة الطيبة تميز المنافقين
- ☆ فانتم اعلم (ص ٥٩٩) (انتم اعلم بامور دنياكم) ليس علي حقيقة وانما هو تحكم (عبيد بن حم ٨ ص ٢٨٣)
- ☆ فقالت زينب يا رسول الله والله ما علمت الا خير او هي التي تساميني
- ☆ وكان صفوان بن المعطل السلمي ثم الذكواني من وراء الجيش (ص ٩٥٣)
- ☆ اقول - مولی عز وجل کو اپنے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعین مبارک میں شجاست کا رہنا پسند نہ ہوا تو لباس میں کیسے پسند ہو سکتا ہے بے شک محبوب خدا عز وجل کا لباس شریف شجاست سے پاک و صاف ہے۔
- ☆ يانبي الله لولا امتعتنا به اي بلا ابقيته لنا لنتمتع بعامر (ص ٢٠٣)
- ☆ امانه من اهل النار (ص ٢٠٣ ح ٢٠٥) انك لست من اهل النار ولكنك من اهل الجنة (ص ٢١٨)
- ☆ مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها الا الله .. الا من ارتضى من رسول فانه يطلع على ما يشاء من غيبه (ص ٢٨١ حاشية)
- ☆ فما وجه التخصيص بالخمس قلت التخصيص بالعدد لا يدل على نفى الزائد او ذكر هذا العدد في مقابلة ما كان القوم يعتقدونه انهم يعرفون من الغيب هذه الخمس او لانهم يسئلون هذه الخمس قال ابن ابطال هذا يبطل خرص المنجمين في تعاطيهم على الغيب الخ (ص ٢٨١ حاشية ٤٠) سورة والذاريات

- ☆ وقال على الرياح (ص ١٩٤) واخرجه عبدالرزاق من وجه آخر عن ابي الطفيل قال شهدت علياً رضي الله تعالى عنه وهو يخطب وهو يقول سلوني فوالله لاتسلوني عن شئ يكون الى يوم القيمة الا حدثتكم به وسلوني كتاب الله فوالله ما من آية الا وانا اعلم بليل انزلت ام بنهار ام في سهل ام في جبل (عيسى ح ٩ ص ١٦٤)
- ☆ يقول الله ياتيه علم الغيب فلا يخل به عليكم بل يعلمكم ويخبركم ولا يكتمه كما يكتم الكاهن ما عنده حتى ياخذ عليه حلوانا (بعوى ص ١٨٠) وهكذا في الجازن
- ☆ قالت واحزنني فتمت فرايت لعثمان عينا تجرى فاخبرت رسول الله ﷺ فقال ذلك علمه (ص ١٠٣٤)
- ☆ اني لارجو له الخير من الله والله ما ادرى وانا رسول الله ما يفعل به (بي) ولا بكم الحديث (ص ١٠٣٩)
- ☆ هو نفى الدراية التفضيلية اوزجر لقائله عثمان هنالك الجنة يحكمها بالغيب (ص ١٠٣٩ حاشية ١١)
- ☆ ولا نقضي (نعصى) بالجنة ان فعلنا ذلك (ص ١٠١٥)
- ☆ يموت عبد الله وهو آخذ بالعروة الوثقى (ص ١٠٣٨)
- ☆ اني هزرت سيفاً فانقطع صدره فاذا هو ما اصيب من المؤمنين يوم احدثم هزرتة اخرى فعاد احسن ما كان (ص ١٠٣٢)
- ☆ انما انا بشر وانكم تختصمون الي ولعل بعضكم ان يكون الحن لحجته من بعض (ص ١٠٦٢ ح ١٠٦٥)
- ☆ فيه ان البشر لا يعلم الغيب الا ان يعلمه الله (ح ٦)
- ☆ وانما يعلم الانبياء من الغيب ما علموا به بوجه من وجوه الوحي (ص ١٠٦٥ ح ١)

- ☆ لو بمعنى ان بمجرد الملازمة (حاشية ٤) اي لو علمت في اول الامر ما علمت آخر او هو جواز العمرة في اشهر الحج ماسقت الهدى (ص ١٠٩٥ حاشية ٢)
- ☆ فلما سلم قام على المنبر فذكر الساعة وذكر ان بين يديها امور اعظاما ثم قال من احب ان يسأل عن شئ فليسأل عنه فوالله لاتسألوني عن شئ الا اخبرتكم مادمت في مقامي هذا قال انس فاكثر الناس البكاء واكثر رسول الله ﷺ ان يقول سلوني الح (ص ٨٣)
- ☆ انما خطب النبي ﷺ بعد الصلوة وقال سلوني لانه بلغه ان قوماً من المنافقين يسألون منه ويعجزون عن بعض ما يسألونه فتغيظ وقال لاتسألوني عن شئ الا انبأتكم به (ص ١٠٨٣ حاشية ٤)
- ☆ سمعت النبي ﷺ يقول ان الله لا ينزع العلم بعد ان اعطاكموه انتزاعا ولكن ينتزعه عنهم مع قبض العلماء بعلمهم فيبقى ناس جهال يستفتون فيفتنون برأيهم فيضلون ويضلون (كتاب العلم ص ٢٠ ص ١٠٨٢)
- ☆ ولن يزال امر هذا الامة مستقيماً حتى تقوم الساعة (ص ١٠٨٤)
- ☆ (فيه خطاب النبي ﷺ للغائبين فتدبر)
- ☆ باب قول النبي ﷺ لتتبعن سنن من كان قبلكم قال لاتقوم الساعة حتى تاخذ امتي ياخذ القرون قبلها.
- ☆ باب قول الله عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الآية وان الله عنده علم الساعة اليه يرد علم الساعة (ص ١٠٩٤) والرسول اما جميع الرسل او جبرئيل لانه المبلغ اليهم واختلف في المراد بالغيب ف قيل هو على عمومه وقيل ما يتعلق بالوحي خاصة وقيل ما يتعلق بعلم الساعة وفي الآية رد على المنجمين

وعلى كل من يدعى انه يطلع على ماسيكون من حيوة او موت او غير ذلك لانه يكذب القرآن

(ح ١٠)

مفاتيح الغيب خمس لا يعلمها الا الله الحديث (ص ١٠٩) قوله مفاتيح الغيب استعارة منكنية وامام مصرحة ولما كان جميع ما في الوجود محصورا في علمه شبهه الشارع بالمخازن واستعار لها بها المفاتيح والحكمة في جعلها خمسا لاشارة الى حصر العوالم فيها ففي قوله ماتغيض الارجاس الى ما يزيد في النفس وينقص ... وفي قوله لا يعلم متى ياتي المطر اشارة الى امور العالم العادي . وفي قوله لا تدري الى امور العالم السفلي . وفي قوله لا يعلم ما في الغدا اشارة الى انواع الزمان وما فيها من الحوادث وفي قوله لا يعلم متى الساعة اشارة الى علوم الآخرة فان يوم القيمة اولها واذ انفى علم الاقرب انتفى علم ما بعده فجمعت الآية انواع الغيوب وازالت جميع الدعاوى الفاسدة

(ح ١١)

اي شهر هذا قلنا الله ورسوله اعلم

(ص ١٠٩)

اختلف الخبر الوارد في قدر مسافة ما بين السماء والارض وذكر الترمذي مائة عام وذكر الطبراني خمس مائة عام ... بين السماء الدنيا والتي تليها خمس مائة عام وبين كل سماء خمس مائة عام . وغلظ كل سماء مسيرة خمس مائة عام وبين السابعة وبين الكرسی خمس مائة وبين الكرسی وبين السماء خمس مائة عام (ص ١٠٣ ح ٣)

اني اعطى الرجل وادع الرجل والذي ادع احب الى من الذي اعطى اقواما لما في قلوبهم من الجزع والهلع واكل اقواما الى ما جعل الله في قلوبهم من الغنى والخير منهم عمرو بن تغلب (ص ١١٢) (فيه اطلاق على القلوب)

اريتك في المنام مرتين اذارجل يحملك في سرقة حرير فيقول هذه امرأتك ... (ص ١٠٣٨)

وقد نذل المرأة مما يقتربن في الرويا على فتنة تحصل للوالى والملبوس كله يدل جسمه لابس لكونه يشمل عليه ولا سيما اذا اللباس في العرف دال على اقدار الناس او مواليهم وثياب الحرير يدل على النكاح الخ

(ص ١٠٩٦)

فوالله ما علمت على اهلى الاخير اذ كر برأة عائشة

(ص ٩٤٣)

يردن على ناس من اصحابي ...

يردن على اقوام اعرفهم ويعرفونني

بيننا انائم (قائم) اذ اذ مرة جئ اذ اعرفتهم خرج رجل من بينى وبينهم فقال هلم فقلت اين قال الى النار والله قلت وما شأنهم قال انهم ارتدوا بعدك على ادبارهم القهقري الحديث (ص ٩٤٥)

(ص ١٠٣٥)

انا فرطكم على الحوض ليرفعن الى رجال منكم

(حاشية ٣١)

وجميع اهل البدع والظلم والجور داخلون في معنى هذا الحديث

(ص ١٠٣٩)

فجاءنا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر الخ

ان يخرج وانا فيكم فانا حجيحه فانه محمول على ان ذلك كان قبل ان يتبين له (حاشية ٢٠)

هذا لا يمنع شرع ولا عقل وهو ظاهر الحديث فوجب المصير اليه (ص ٨٣٩ حاشية ٢٠)

(ص ١٠٦٣ حاشية ٣٠)

مع ان المال لرسول الله ﷺ ان يعطى من شاء ويمنع من شاء

(ص ٨٩٢)

ما ظن فلانا فلانا يعرفان من ديننا شيئا وقال الليث كانا رجلين من المنافقين (ص ٨٩٢)

(ص ٢١٨)

ثم ترك فتحلل

☆ قيل كيف فعلهم خيرا مما كان في زمن رسول الله ﷺ

واجيب يعنى هو خير في زمانهم وكذا الترك كان خيرا في زمانه

لعدم تمام النزول واحتمال النسخ فلو جمعت بين الدفتين

وسارت به الركبان الى البلدان ثم نسخ لادى ذلك

الى اختلاف عظيم

(عنى ج ١١ ص ١٤٠ ١٨١ ٢١٤)

☆ احسن الحديث كتاب الله واحسن الهدى هدى محمد ﷺ

(ص ٩٠١)

☆ فيه ان كتاب الله احسن من كل حديث كل المخلوق منفردا ومجمعا

وهو هدى محمد ﷺ احسن من هدى كل المخلوق منفردا ومجمعا

☆ باب الضحك والتبسم

انك لعلی خلق عظيم

☆ البغيض النافع

(ص ٨٢٩)

☆ امر المعجزة خارج عن الطب (ما فوق الاسباب)

(ص ٨٢٩ ج ٢)

☆ للشارع ان يخص من شاء من العموم بما شاء

(ص ٢٢٦ ج ١)

☆ لكن الكسوة في هذه الامة اهم لان الامور المتقدمة تتأكد حرمتها في النفوس وقد

صار ترك الكسوة في العرف عضافي الاسلام واضعا فالقلوب المسلمين

(عنى ج ٢ ص ٢٠٣)

☆ ان الامام احمد سئل عن تقبيل قبر النبي ﷺ وتقبيل منبره فقال لا بأس بذلك وقال

المحب الطبري ويمكن ان يستنبط من تقبيل الحجر واستلام الاركان جواز تقبيل ما

في تقبيله تعظيم الله تعالى فانه وان لم يرد فيه خبر بالنسبة لم يرد بالكراهة . . .

بعضهم كان اذ ارأى المصاحف قبلها واذ ارأى اجزاء الحديث قبلها واذ اقبر

(عنى ج ٢ ص ٢٠٤)

الصالحين قبلها قال ولا يبعد هذا

☆ سنة الله في الانبياء الماضين ان لا يؤخذهم بما حل بهم اى نفى الحرج عنهم

(ص ٤٠٥ ج ٥)

☆ منهم من يلمزك في الصدقات

(ص ١٠٢٢)

(نزلت في الخوارج اى الوهابية)

الخوارج كانوا يعيرون للنبي ﷺ في الصدقات الوهابية اتباعهم يعيرون العلماء اهل

السنة والجماعة باعتبار الصدقات اى الفاتحة والاعراس ومجالس الخير ولكن

الوهابية اشد شر لانهم ياكلون ثم يعيرون الخ فتفكر

☆ الدعاء عند سماع الفتح مرارا

(ص ٢٢٥)

☆ الدعاء والطعام بين يديه

(ص ٩٨٩)

☆ يكبر ويصل ويدعو (بين السطور) (ص ٦١٢) فيه الدعاء بعد صلاة النفل

☆ اختلف العلماء في رفع اليدين عند الدعاء فكرهه مالك في رواية اجازة غيره في كل

الدعاء

(عنى ج ٣ ص ٢٢١)

☆ قال النووي قال جماعة من اصحابنا وغيرهم السنة في كل دعا لدفع بلاء كالقحط

يرفع يديه ويجعل ظهره كفيه الى السماء فاذا دعا لسؤال شى وتحصيله جعل بطون

كفيه الى السماء

(عنى ج ٣ ص ٢٥٤)

☆ قيل كيف يكون فعلهم خيرا مما كان في زمن رسول الله ﷺ واجيب يعنى هو خير في

زمانهم وكذا الترك كان خيرا في زمانه لعدم تمام النزول واحتمال النسخ فلو

جمعت بين الدفتين وشارت به الركبان الى البلدان ثم نسخ لادمي ذلك الى
اختلاف عظيم (عيسى ح ١١ ص ١٨٣١٤)

☆ وعدة الخوارج عشرون فرقة وقال ابن حزم اسؤهم حالا الغلاة وهم الذين ينكرون
الصلوات الخمس ويقولون الواجب صلاة بالغة وصلوة بالعشى ومنهم من يجوز
نكاح بنت الابن وبنت ابن الاخ والاخت وان من قال لا اله الا الله فهو مو من عند الله
ولو اعتقد الكفر بقلبه (ص ٢٣٠ ح ١١)

انهم انطلقوا الى آيات نزلت في الكفار الحديث

☆ كان عبدالله بن عمرو بن عباس وابن ابي اوفى وجابر وانس بن مالك وابو هريرة
وعقبة بن عامر واقراهم رضى الله تعالى عنهم يوصون الى اخلافهم بان لا يسلموا على
القدرية ولا يعودوهم ولا يصلوا خلفهم ولا يصلوا عليهم اذاماتوا (عيسى ح ١١ ص ٢٣٠)

صحیح مسلم جلد اول

☆ انتم شهداء الله في الارض ص : ٢٠٨

☆ الاطلاع على وسوسة القلب ص : ٢٤٣

☆ التصرف في الباطن " "

☆ ان الله يامرك ان تقرء امتك ان امتي لا تطيق ذلك ص : ٢٣٠
(اى الاختيار فى المأمور)

☆ الطلب من جبرئيل وطلب جبرئيل من الله عز وجل ص : ٢٣٠

☆ اجمعوا على من محمد خرقا مجتمعا عليه فى القرآن فهو

كافر مجرى عليه احكام المرتدين ص : ٢٤

☆ الدليل على ان الكافر لا يصير مومنا الا بالاقرار

بالله تعالى وبرسالة رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

ص : ٢٠٣

☆ وعجبت لها فتحت لها ابواب السماء - ص : ٢٢

(على فتح ابواب السماء فى الصلاة)

☆ التبرك بالصالحين واثارهم والصلاة فى المواضع التى

ص : ٢٢٣ ، ١٩٤

ص : ٣٠٥

☆ استعباب احتساب مواضع الشيطان ص : ٢٣٨

- * القراءة سبب نزول الرحمة وحضور الملكة ص ٢٦٩
- * استعجاب حضور مجامع الخير ودعاء المسلمين في خلق الذكر والعلم ونحو ذلك ص : ٢٩١
- * قراءة سورة الاخلاص في المجلس ص : ٢٤١
- * اشكت النار الى ربها الحديث ص : ٢٢٣
- * اقلت والصواب الاول لانه ظاهر ظاهر الحديث ولا مانع من جملة على حقيقته فوجب الحكم بانه على ظاهره.....
- * الخطاب للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم والجواب لا يبطل الصلاة عندنا وعند غيرنا ص : ٢١٣
- * فلا ازال اسجد حتى القاه اى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص ٢١٥
- * انى لاراه الاحضورا جلى ص : ٢٠٩
- * رفع الصوت بالعم جائز في المسجد عند ابي حنيفة رضى الله تعالى عنه ص : ٢١٠
- * الجلوس على الكرسي ص : ٢٨٤
- * للشارع عليه الصلاة والسلام ان يخص من العموم ماشاء ص ٢١٢
- * سماع صوت فتح باب السماء ص : ٢٤١
- * الاختيار في توقيت المسح ص : ١٢٥
- * عرض اعمال الامة ص : ٢٠٤
- * الاطلاع على ما في القلب من الايمان والارادة وتصديق

- الصحابة بقولهم الله ورسوله اعلم ص : ٢٣٢
- * هل تدرى ما احدثوا بعدك الخ ص : ١٢٦
- * المبراد به المنافقون والمرقدون او اصحاب المدعى والكبار او اصحاب البدع وكل من احدث في الدين فهو من المطرودين عن الحوض كالمخارج والرافض وسائر اصحاب الاموال ص : ١٢٦
- * يذكر الله تعالى في كل احيائه
- هذا الحديث اصل في جواز ذكر الله تعالى بالتسبيح والتهليل والتكبير والتحميد وشبها من الاذكار وهذا جائز باجماع المسلمين كان يذكر الله تعالى متطهرا ومحدثا وجنبنا وقائما وقاعدا ومضطجعا وما شيا ص : ١٦٢
- * اذا سمعت صوتا فناد بالصلاة اى صوت الشيطان ص
- * القيام للداخل اذا كان من اهل الفضل والخير فليس من هذا بل هو جائز عند السلف والخلف ص : ١٤٤
- * تعظيم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ورويته والفرح به واعلان حضوره بالتصفيق في الصلاة ص : ١٤٩ ، ١٤٨
- * اقيموا الركوع السجود فوالله انى لاراءكم من بعدى وربما قال من بعد ظهري اذا ركعت وسجدتم ص : ١٨٠
- قال احمد بن حنبل وجمهور العلماء هذه الروية روية

بالعين حقيقة .

(من بعدى) اى من ورأى قال القاضى وحمله بعضهم على ما بعد الوفاة وهو بعيد عن سياق الحديث .

☆ كيفية الصلاة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فى الصلاة اللهم صل على سيدنا محمد - ص : ٤٥

☆ استجب العشاء قراءة القرآن عند القبر هذا الحديث ص : ١٣١
☆ فسألوه الزاد فقال لكم كل عظم ذكر اسم الله عليه وكل بكرة علف لروا بكم الخ ص : ١٨٣

☆ التصرف فى الصدر وازالة الوسوسة والكبر من القلب ص : ١٨٨

☆ فرفع يديه وقال اللهم امتى امتى وبكى الخ ص : ١١٣
فيه استجاب رفع اليد للدعا .

☆ انما هى اى المساجد لذكر الله والصلاة وتلاوة القرآن ص : ١٣٨

☆ التبرك بآثار الصالحين - ص : ١٩٦

☆ اسئلك مرافقتك فى الجنة . ص : ١٩٣

☆ تخصيص المكان للصلاة فى المسجد النبوى ص : ١٩٤

☆ بيننا انا نائم اتيت بمناجيات خرائن . لارض فوضعت فى يدي ص : ١٩٩ ، ٢٠٠

☆ ارسلت المخلوق كافة ص : ١٩٩

☆ اين الله قالت فى السماء - ص : ٢٠٣

☆ النبي اولى بكل مؤمن من نفسه الخ ص : ٢٨٥

☆ اذا قام وحده فليطل ما شاء - ص : ١٨٨

☆ قرنى الشيطان - قيل القرنان ناحيتا الرأس وانه على ظامره وهذا هو الاقوى - ص : ٢٤٥

☆ قلت يا رسول الله عليه الصلاة والسلام مراراً - ص : ٢٤٤

☆ الخطاب للنبي عليه الصلاة والسلام والمراد غيره ص : ٢٨٠

☆ المجتهد لا يقلد المجتهد ص : ٢٠

☆ اللهم افتح اللهم بين ص : ٢٩٥

☆ الحكمة فى اذنه شعر البطالة ان يكون فى ابلغ فى قطع

عادتهم فى ذلك وزجرهم عن مثل ذلك كما اذن لهم

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فى الاحرام بالحج حجة الوداع

شعر امرهم بفسخه وجعله عمرة بعد ان احرموا بالحج

وانما فعل ذلك ليكون ابلغ فى زجرهم الخ ص : ٢٩٣

☆ هو (الجمل) لك اى يا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

والله يغفر لك - ص : ٢٤٥

☆ انه راهما روية عين وازال الحجب بينه وبينهما

ص : ٢٩٤ (نوى)

- ☆ معرفة امور الجنة والنار تفصيلا ص : ٢٤
- ☆ يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم الخ ص : ٩٦
- ☆ القيام والصباح عند التوسل ص : ٢٢
- ☆ السنة في كل دعاء رفع اليدين ص : ٩٢
- ☆ استحباب تكرار الدعاء ثلاثا ص : ٢٩٣
- ☆ لو قلت نعم لوجب ص : ٢٢٢
- ☆ الحجر الاسود لا ينفع لذاته ص : ٣١٣
- ☆ انا عبد الله ورسوله ص : ٣٦٥
- ☆ اى ما اقول لكم حق — فاعتمدوه واستيقنوه
- ☆ كثيرا ما يقع في كلام العرب صورة التشكيك المراد به اليقين ص : ٢٢٩
- ☆ جواز تخصيص بعض الايام لمصلحة ص : ٢٠٩
- ☆ انظروا الى هذا الخبيث يحط بقاء ص : ٢٨٣
- ☆ كان لا يقتضى التكرار
- ☆ (كنت نتمتع) وكان التمتع اى تمتع العمرة الى الحج مرة وهى حجة الوداع ص : ٢٢٢
- ☆ فعله لبيان الجواز ويكون فى حقه حينئذ افضل ص : ٢٥٢
- ☆ الحديث ينسخ بعضه بعضا كما ينسخ القرآن بعضه بعضا ص : ١٥٥
- ☆ النسخ فى الحديث والقرآن

- ☆ عادة مسلم وغيره من ائمة الحديث يذكرون الاحاديث التى يرونها منسوخة ثم يعقبونها بالناسخ ص : ١٥٦
- ☆ جواز الاجتهاد فى زمن النبو صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ١٦١
- ☆ مفهوم العدد باطل عند جمهور الاصوليين ص : ٢٣١
- ☆ لولا انى رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يفعله لم افعله ص : ٢٢٥
- ☆ ما رايت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصلى سبعة الضحى قط وانى لا سجها الخ ص : ٢٢٩
- ☆ كان يفعل لا يلزم منه الدوام ولا التكرار عند الاكثرين والمحققين من الاصوليين ص : ٢٥٢
- ☆ واصل بن عبد الرحمن كان يختم القرآن كل ليلتين ص : ٢٦٢
- ☆ كانت عائشة رضى الله تعالى عنها اذا عملت العمل لزمته ص : ٢٦٦
- ☆ كان آل محمد اذا عملوا عملا اشبهوه ص : ٢٦٦
- ☆ كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا عمل عملا اشبهه ص : ٢٥٦
- ☆ الصعابة كلهم عدول ص : ٢٨٩
- ☆ القراءة بالاحرف اسبعة كانت فى اول الامر خاصة عادت الى قراءة واحدة ص : ٢٢٤
- ☆ (التقليد الشخصى)

- ☆ فقال فقهاء الانصار اما ذو رأين الخ ص: ٢٢٨
- ☆ يرجع الناس بالدينا وترجعون برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ص: ٢٢٨، ٢٢٩
- ☆ يا للمهاجرين يا للانصار لبيك يا رسول الله ص: ٢٢٩
- ☆ الله ورسوله امن ص: ٢٢٩
- ☆ ادع الله لهم بالبركة ص: ٢٣
- ☆ (الدعاء للصحابة رضى الله تعالى عنهم وكذلك الفاتحة لهم) الدعاء على الطعام ص: ٢٢، ٢٣
- ☆ الاختلاف في جواز السهو وامتناعه ص: ٢١٢
- ☆ لك بها عذق في الجنة ص: ٣١١
- ☆ انا سر صيكن ولا نسوك الخ ص: ١١٣
- ☆ الاتقول يا رسول الله ص: ١٣٦
- ☆ كيف انت يا اهل البيت ص: ٢٦
- ☆ اى ازواجه صلى الله تعالى عليه وسلم
- ☆ ان عاشورا يوم من ايام الله الخ ص: ٣٥٨
- ☆ ان الله يتورها (القبور) لهم بصلاقي ص: ٣١٠
- ☆ حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت ص: ٣١١
- ☆ الدعاء على الطعام ص: ٣٦٢
- ☆ عادة المحدثين انهم يذكرون اولا منسوخا ثم يذكرون ناسخا ص: ١٥٦

- ☆ ان اشفيكم من ذلك - ص: ١٥٦
- ☆ لا يقال يا خالق القردة والخنازير ويا رب الشر ونحو هذا ص: ٢٦٣
- ☆ امين الله قالت في السماء ص: ٢٠٢
- ☆ فلما اسن بنى الله صلى الله تعالى عليه وسلم اوتر ببيع ص: ٢٥٦
- ☆ يينغى الاذب مع الائمة الكبار ص: ٢٦٣
- ☆ البدعة خمسة اقسام ص: ٢٨٥
- ☆ الدعاء على الطعام ص: ٣٦٢
- ☆ كل عمل ابن آدم له الا للصيام ص: ٣٦٣
- ☆ من صلى صلاة لم يقرأ فيها بام القرآن فهي خداج غير تمام ص: ١٦٩
- ☆ لا صلاة الا بقراءة ص: ١٤٠
- ☆ من قرأ بام القرآن فقد اجزأت عنه ومن زاد فهو افضل وفي رواية فهو خير ص: ١٤٠
- ☆ ايكم قرأ او ايكم القارى ص: ١٤٦
- ☆ قال حين قرأ المقتدى في صلاة الظهر او العصر اذا قرء فانصتوا جميع عند مسلم ص: ١٤٢
- ☆ اذا قال القارى غير المنصوب عليهم ولا الضالين فقال من ص: ١٤٦
- ☆ خفف آمين الخ ص: ١٤٦
- ☆ واذا قال ولا الضالين فقولوا آمين ص: ١٤٦

- * قال زيد بن ثابت لا قراءة مع الامام في شئ ص: ٢١٥
- * لا صلاة بحضرة طعام ص: ٢٠٨
- * كان يصلي وهو حامل امامة بنت زينب ص: ٢٠٥
- * الصلاة خفف عبد الرحمن بن عوف رضى الله تعالى عنه ص: ١٣٣
- * ان صلى (الامام) قائما فصلوا قايما وان صلى قاعدا فصلوا قعودا ص: ١٤٤

(هذا منسوخ بالنقل الآخر)

- * سماع الميت بكاء اهله ص: ٢٠٢
- * الموت ليس بافناء ولا اعدام انما هو انتقال وتغير حال واعدام للمسمى بدون الروح ص: ٢٠١
- * الدعاء لانسان معين في الصلاة ص: ٢٣٤
- * الدعاء للمستضعفين في الصلاة ص: ١٤٩
- * اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيرا ص: ٢٠٠
- اي الدعاء والاستنفار الى

- * استحباب الدعاء للميت عند موته و لاهله الى ص: ٢٠١
- * يستحب رفع الصوت بالذكر بعد المكتوبة عند البعض

ص: ٢١٤

- * رفع الصوت بالعام والخصوص في المسجد ص: ٢١٠
- * كره الناس تنير هيئة المسجد واحبوا ان يدعه على

- هيئة الى ص: ٢٠١
- * تخصيص المكان للصلاة في المسجد ص: ١٩٤
- * المشرك يطلق على كل كافر ص: ٢٦٣
- * اذا قال القارى غير المغضوب عليهم آمين ص: ١٤٩
- ايكم القارى (اي خلف الامام)

- ☆ الا ينظر المصلي اذا كيف يصلي فانما لنفسه وانى والله لا بصر من ورأى كما ابصر من بين ايدي (ص ١٨٠)
- ☆ يرغب الى الخلق حتى ابراهيم عليه السلام (ص ٢٤٣)
- ☆ فتلا عنافى المسجد انا شاهد (اي حاضر) (ص ٣٨٩)
- ☆ مامن شئ لم اكن رايته الا قدر ايته فى مقامى هذا (ص ٢٩٨)
- ☆ حتى الجنة والنار الخ
- ☆ مامن شئ توعدونه الا قدر ايته فى صلاتى هذه (ص ٢٩٨)
- ☆ انى رايت الجنة لو اخذته لا كلمت منه بقيت الدنيا ورايت النار الخ (ص ٢٩٨)
- ☆ عرض على كل شئ تولجونه .. اى من جنة ونار وقبر ومحشر وغيرها فعرضت على الجنة وعرضت على النار الخ (ص ٢٩٤)
- ☆ هذا ولى واشبه بالفاظ الحديث الخ (نوى) (ص ٢٩٤)
- ☆ رايت فى مقامى هذا كل شئ وعدتم (ص ٢٩٦)
- ☆ ياتى قباكل سبت
- ☆ شد الرحال والسفر لزيارة قبر النبى عليه الصلاة والسلام الخ (ص ٩٣)
- ☆ ان الله تعالى خص جبرئيل بالوحى والغيب (ص ٨٩)
- ☆ التمسك بالعموم ... اى ما انزل على فى الحمر شى الا هذه الآية الفاذة الجامعة (ص ٣١٩)
- ☆ لست مثلنا يا رسول الله ﷺ (ص ٣٥٣)
- ☆ وهو ابلغ فى التفهم والتدبر من قراته بنفسه (ص ٢٤٠)

صحیح مسلم جلد دوم

- ☆ الاختلاف فى اطيب المكاسب - ص : ١٥
- ☆ الثواب والاجر فى الاخيرة مختص بالمسلمين - ص : ١٥
- ☆ الكامن هو الذى يدعى مطالعة علم الغيب ص : ١٩
- ☆ التبرك بآثار الصالحين - ص : ٣
- ☆ الاجماع على التبرك بآثار النبى صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٩٩ ، ١٨٠
- ☆ الدعاء والصدقة يصل ثوابها الى الميت بالاجماع - ص : ٣١
- ☆ النبى صلى الله تعالى عليه وسلم معصوم عن الكذب و من تغير شئ من الاحكام فى صحته و مرضه - ص : ٣٢
- ☆ الاخبار بطول عمر سعد رضى الله تعالى عنه و هو من المعجزات - ص : ٣٠
- ☆ الاخبار عن الغيب - ص : ١٠٢ ، ١٢٤ ، ١٢٨ ، ٢١٠ ، ٢٠٥
- ☆ ١٩٣ ، ١٤٩ ، ١٤٨ ، ١٣٩ ، ١٣٢ ، ٢٣٣ ، ٢٣٦ ، ٢٣٧ ، ٢٣٤ ، ٢٤٩ ، ٢٩١

٢٩٠ ، ٣٠٢ ، ٣٠٨ ، ٣٠٩ ، ٣١٠ ، ٣١١ ، ٣٨٣ ، ٣٤٠ ، ٣٣٩ ، ٣٩٠ ، ٣٩٢ ،

٣٩٣ ، ٣٩٣ ، ٣٩٥ ، ٣٩٦ ، ٣٨٤ ، ٣٨٥

البدعة الحسنة والبدعة السيئة - ص : ٩٠

سيدنا مولى المسلمين على رضى الله تعالى عنه كان
يعظم لآثار الشيخين ابي بكر وعمر رضى الله تعالى عنهما
لا امان لمال حربى من : ٨٠

انواع نخل المدينة مائة وعشرون نوعا - ص : ٨٥
ما انفك النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قط في
موطن من المواطن - ص : ٨٤

جست الشمس للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم مرتين
يوم الخندق وصبيحة الاسراء - ص : ٨٥

الغضب لله و لرسوله - ص : ٨٨

افقد الاجماع على صحة خلافة ابي بكر

الصديق رضى الله تعالى عنه - ص : ٩٢

رفع اليمين في الدعاء - ص : ٩٣ ، ١٢٣

و عند دعاء المغفرة - ص : ٣٠٣

لا باس برفع الصوت في الدعاء - ص : ٩٣ ، ١٠٨

و كان اذا دعا دعا ثلاثا واذا سال سال ثلاثا

استجاب الذكر والدعاء بعد صلاة الصبح - ص : ٢٥٥

يستحب القيام لاهل الفضل اذا قبلوا عند

جماعه من العلماء - ص : ٩٥

يبلغ صوت عباس رضى الله تعالى الى ثمانية اميال^ظ

يستحب بيان احوال رسول الله صلى الله تعالى عليه

ولم واصحابه و غزواتهم عند اجتماع المسلمين - ص : ١٠٣
و اجتماعهم على الطعام و جواز دعائهم اليه قبل

اداركه الخ - ص : ١٠٣

يستحب تكرير الدعاء ثلاثا - ص : ١٠٨

انما ملك الجبال وقد بعثني ربك اليك لآمرني

بامرك بما شئت - ص : ١٠٩

والله لحما رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

اطيب ريحا منك - ص : ١١٠

كان عامر رجلا شاعرا - ص : ١١١

وجبت يا رسول الله لولا امتعتنا به - ص : ١١٢

ما استغفر رسول الله لا انسان يخصه الا اشتهد - ص : ١١٥

الصحابه كلهم عدول قدوة لا نمثالة فيهم رضى الله

تعالى عنهم - ص : ١٢٢

اغثنى يا رسول الله - في يوم القيامة - ص : ١٢٣

لا املك لك من الله شيئا اى الا باذن الله تعالى

ص : ١٢٣

ختم النبوة — انه لا نبي بعدى - ص : ١٢٤ ، ٢٣٨

انا اللبنة - ص : ٢٧١ ، ٢٤٨

خروج دجالين كذابين مدعى النبوة الكاذبة - ص : ٢٩٤
الخوارج والقرامط من الفرق الضالة دعاة على

ابواب جهنم - ص : ١٢٤

ما سرتكم ميثرا ولا قطعتم واديا الا كانوا معكم - ص : ٣١
المراد بما ذبح على البضب وما اهل به بغير الله

ما ذبح للاصنام - ص : ١٣٥ ، ١٦٠

فلماذا ذبح على اسم الله - ص : ١٥٣

حرم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

الحمر الاهلية - ص : ١٣٩

ان الله ورسوله بينهما لكم ص : ١٥٠

اجمع المسلمون على تحريم شجره ودمه وسائر

اجزائه - ص : ١٥٠

الانبياء عليهم الصلاة والسلام منزهون عن النقائص

في الخلق والخلق ونزهة الله تعالى من كل عيب ومن

كل ما يفيض العيون وينقر القلوب - ص : ٢٢٤

ما بعث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الا محملا

ومحرما - ص : ١٥١

هجر ان اهل البع والفسوق - ص : ١٥٢ ، ٣٦٣ ، ٣٦١

اسم ام الحسن البصري خيرة رضى الله تعالى عنهما - ص : ١٤٣

شرب من زمزم وهو قائم - ص : ١٤٣

بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد

ومن امة محمد - ص : ١٥٦

يكراه ان يؤثر غيره بموضعه من الصف الاول - ص : ١٤٣

ثبت باحاديث صحيحة ان النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم تكلم بالفارسية غير العربية - ص : ١٤٨

فدبح لهم - ص : ١٤٤

الدعاء على الطعام بالبركة - ص : ١٤٩

كرامة ظاهرة لابي بكر الصديق رضى الله

تعالى عنه - ص : ١٨٥

المحققون لا يعتدون بقول داود في الاجماع

والخلاف - ص : ١٨٤

فعلها لمرضى لنستشفى بها - ص : ١٩٠

لعن يورث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٩٦

انما بعثت قاسما اقسم بينكم - فانما انا قاسم

اقسم بينكم - ص : ٢٠٤

بيعة الصبي بيعة تبريك وتثريف لا بيعة

هجر ان اهل البدع والفسوق - ص: ١٥٢، ٣٩٣، ٣٩١
 اسم ام الحسن البصري خيرة رضى الله تعالى عنهما - ص: ١٦٨
 شرب من زمزم وهو قائم - ص: ١٤٣
 بسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد
 ومن امة محمد - ص: ١٥٦
 يكره ان يوتر غيره بموضعه من الصف الاول - ص: ١٤٢
 ثبت باحاديث صحيحة ان النبي صلى الله تعالى
 عليه وسلم تكلم بالفارسية غير العربية - ص: ١٤٨
 فذبح لهم - ص: ١٤٤
 الدعاء على الطعام بالبركة - ص: ١٤٩
 كرامة ظاهرة لابي بكر الصديق رضى الله
 تعالى عنه - ص: ١٨٥
 المحققون لا يعتدون بقول داود في الاجماع
 والخلاف - ص: ١٨٤
 فجلسها للمرضى ليشفى بها - ص: ١٩٠
 لم يورث النبي صلى الله تعالى عليه وسلم - ص: ١٩٦
 انما بعثت قاسما اقم بينكم - فانما انا قاسم
 اقم بينكم - ص: ٢٠٤
 بيعة الصبي بيعة تبريك وتشريف لابيعة

تكليف - ص: ٢٠٩
 استحباب الدعاء للمولود عند تحنيكه ومسحه بل
 لتبريك - ص: ٢٠٩
 بقول المسلمين كلهم في التشهد السلام عليك ايها
 النبي ورحمة الله وبركاته - ص: ٢١٢
 يجب توقير النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بما
 تقتضى مرتبة كما امر الله تعالى - ص: ٢٣٥
 العلم بما في - الفد - ص: ٢٣٦، ٢٤٩
 الاخبار عن ما في الفد و باي ارض تموت - ص: ٢٤٩
 انا آخذكم عن النار - ص: ٢٣٨
 اما شعرت ما عملوا بعدك - ص: ٢٣٩
 استنهام انكارى كما في او ما عملت - ص: ٢٢٣
 المراد بهم الذين ارتدوا عن الاسلام - ص: ٣٨٣
 انى والله لا نظر الى حوضي آلان - ص: ٢٥٠
 انى قد اعطيت مفاتيح خزائن الارض - ص: ٢٥٠
 اعطيت الكثيرين الاحمر والاسود - ص: ٣٩٠
 كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم احسن الناس
 واجود الناس واشجع الناس - ص: ٢٥٢
 الملكة يراهم الصحابة والاولياء - ص: ٢٥٢، ٣١٤

فيه فضيلة زيارة الصالحين والاصحاب .

يستحب تقليد السيف في العنق - ص : ٢٥٢

للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم الف اسم - ص : ٢٩١

التنزه عمار خص النبي عليه الصلاة والسلام ليس

بتقوى - ص : ٢٩١

لو صدر مثل هذا الكلام في شأن النبي صلى الله عليه

وسلم اليوم كان كفرا وجرت على قائله أحكام المرتدين - ٢٩٢

لا تسألوني عن شئ الا اخبرتكم به ما دمت

في مقامى هذا - ص : ٢٩٣

سلوني عما شئتم - ص : ٢٩٣

يستحب الدفن في المواطن المباركة والقرب من

مدافن الصالحين - ص : ٢٩٤

الحضرة موجود عند جمهور العلماء - ص : ٢٩٩

وهو الصحيح - ص : ٣٠٢

ستينا موسى عليه الصلاة والسلام قائم يصلى

في قبره - ص : ٢٩٨

الادب مع العالم وحرمة الشائخ وترك الاعتراض

عليهم وتاويل ما لا يفهم ظاهره من افعالهم وحركاتهم

واقوالهم - ص : ٢٤٠

ستيدنا معويه رضى الله تعالى عنه من الدول

الفضلاء والصحابه النجباء - ص : ٢٤٢

و غاية محبة الله تعالى لعبده كشف الحجب

عن قلبه حتى يراه بصيرته - ص : ٢٤٢

الصحابى يحسن في حقه الانتطاع الى النبي

صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٢٤٢

اذكركم الله في اهل بيته - ص : ٢٤٩

لم يقبض نبي قط حتى يرى مقعده في الجنة ثم

يخبر - ص : ٢٨٦

جواز النوم في المسجد - ص : ٢٨٠

عند الشافعية لا كراهة بالنوم في مسجد - ص : ٢٩٨

زيارة الصالحين وفضلها - ص : ٢٩١ ٣١٤

معاينة الرجل للرجل القادم مستحبة وهو الصحيح - ص : ٢٨٣

يجوز اماراة المفضول وتوليته على الفاضل للضرورة - ص : ٢٨٣

الغيرة مسامح للنساء لا عقوبة عليهن فيها لما

جبلن عليه من ذلك - ص : ٢٨٣

يحرم ايداء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بكل

حال وعلى كل وجه - ص : ٢٩٠

عدم اظهار سر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

على احد - ص : ٢٩٦

كتمان الاسرار الالهية طريق العارفين وخواص
الاولياء والصحابه رضى الله تعالى عنهم - ص : ٣١١

يكتب انشاد الشعر في المسجد اذا كان في مدح
الاسلام وامله او هجاء الكفار - ص : ٣٠٠

فشفى واشتفى - نسبة الشفاء الى حاتم بن
ثابت رضى الله تعالى عنه - ص : ٣٠١

الجهنم بالقرآن فضيلة اذا لم يكن فيه ايذاء النائم
او مصبل او غيرهما او رياء - ص : ٣٠٣

ان ذكرني في نفسه ذكرته في نفسه وان
ذكرني في ملاء ذكرته في ملاء هم خير منه - ص : ٣٢٢، ٣٢١
الله ورسوله مولاهم - ص : ٣٠٦

الاخبار عن الفتن والحروب وارتداد من ارتد
العرب معجزات - ص : ٣٠٨ ، ٣٠٩

لواقم على الله لآبره - ص : ٣١١

نعم وابيت لا تراد به حقيقة القسم - ص : ٣١٢
رب اشعت مدفوع بالابواب لواقم على الله

لآبره - ص : ٣٢٩

لو كان الدين عند الثريا لذهب به رجل

من الفارس : ٣١٢

السلام على الميت في قبره وغيره وتكرير السلام

ثلاثا - ص : ٣١٢

الكلام مع الميت ايضا

اثبات كرامات الاولياء - الصواب جريان
الكرامات بقلب الاعيان واحضار الشئ من القدم ونحوه
كرامات الاولياء تقع باختيارهم وطلبهم وهو الصحيح
البهائم تحشر يوم القيامة - ص : ٣٢٠

ما توضع احد الله الا رفعه الله - ٣٢١

التفصيل في مسألة الغيبة - ص : ٣٢٢
او ما عملت استفهام انكارى (ومثله اما شعرت)
وجب حمل اللفظ على ظاهره شرعا اذا (لا) يمنع

عقل ولا شرع - ص : ٣٢٠

معنى حديث فان الله تعالى خلق آدم على صورته - ٣٢٤

غفران الذنوب بلا قوبة اذا شاء الله غفرانها - ص : ٣٢٩

سؤال رجل "متى الساعة" وجواب النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم له "وما اعددت لها" - ص : ٣٣١

اطفال الشركيين في الجنة - ص : ٣٣١

اختلاف المذاهب في اطفال الشركيين باعتبار الآخرة

ولا يشترط في الانتفاع لمحبة الصالحين

ان يعمل عملهم اذ لو علمه لكان منهم - ص: ٣٣١

و ليقض الله على لسان نبيه صلى الله عليه وسلم ما احب^{٣٣٢}

لكلام المبتدئ وقصره اوقات - ص: ٣٣٢، ٣٣٣

ثم يخرج المبتدئ بالصعيفة في يده فلا يزيد

على امر ولا ينقض - ص: ٣٣٣

العلم بالمتشابهات - ص: ٣٣٩

انت الذي اعطاه الله علم كل شئ - ص: ٣٣٥

مناظرة اهل العلم على سبيل الفائدة و اظهار

الحق جازم باجماع المسلمين - ص: ٣٣٩

من سن في الاسلام سنة حسنة فعمل بها بعده

(الحديث - ص: ٣٣١)

سواء كان ذلك الامر الجديد تعليم علم او عبادة

او ادب او غير ذلك - ص: ٣٣١

تبديل الهيئة - ص: ٣١١

الصحيح ان ذكر اللسان مع حضور القلب افضل

من ذكر القلب وحده - ص: ٣٣٣

الله في عون العبد ما كان العبد في

عون اخيه - ص: ٣٣٥

يستحب اجتماع المسلمين لتلاوة القرآن في

المسجد وغيرها عند الجمهور - ص: ٣٣٥

المصافحة عند الفرح والقيام لاكمال القادم والمرولة

الى لقاءه بشاشة - ص: ٣٦٢

يستحب التبشير والتهنئة لمن تجددت له نعمة

ظاهرة او اندفعت عنه كربة شديدة سواء كانت

من امور الدنيا او الدين - ص: ٣٦٢

فوالله ما علت على اهلى الاخير - ص: ٣٦٥، ٣٦٦

قال الجمهور ان الروح معلومة - ص: ٣٤٢

ليس في الآية دليل على ان النبي صلى الله

تعالى عليه وسلم لا يعلم الروح - ص: ٣٤٢

الامة مجمعة على عصمة النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم من الشيطان في جسمه وخاطره ولسانه - ص: ٣٤٦

احب العمل الى الله ادومه وان قل - ص: ٣٤٤

سمع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم صوت سقوط

حجر رمي به في النار منذ سبعين خريفاً - ص: ٣٨١

والصحابا ايضا رضى الله تعالى عنهم - ص: ٣١١، ٣١٩

الظلم مستحيل في حق الله تعالى - ص: ٣٨١

الخوارج ومغطو المعتزلة ينكرون عذاب القبر

(ر و ثوابه) ص : ٣٨٦

سماع الموقف - ص : ٣٨٤

من كثرة سواد قوم جرى عليهم حكمهم في

ظواهر عقوبات الدنيا - ص : ٣٨٩

رؤية مشارق الارض و منار بها - ص : ٣٩٠

قول الصحابة والله اني لا علم بكل فتنة الميث

فاخبرنا بما كان وبما هو كائن - ص : ٣٩٠

الا ان الفتنة ههنا من حيث يطلع قرن الشيطان ص ٣٩٣

ان الله عز وجل يوحى الى الانبياء عليهم الصلاة

والسلام علم الغيب - ص : ٣٩٤

اظهار المعجزة على يد الكاذب المدعى للنبوّة

ليس بممكن - ص : ٣٠٢

النداء الصلوة جامعة - ص : ٣٠٣ ، ٣٠٥

لا تقوم الساعة الا على شرار الناس - ص : ٣٠٦

بعثت انا والساعة كهاتين وضم السبابة والوسطى ص ٣٠٦

ان الله تعالى حرم على الارض ان تاكل اجساد

الانبياء - ص : ٣٠٤

ظن السوء بالانبياء كفر بالاجماع - ص : ٢١٦

تجوز خلق العالم والذكر في المساجد - ص : ٢١٤

الدخول في مجلس ذكر الله او مجلس رسول الله

صلى الله تعالى عليه واله وصحبه وسلم او مجمع اوليائه يستلزم

القرب من الله عز وجل - ص : ٢١٤

الاجماع على جواز الرقية اذا كانت بالآيات

واذكار الله تعالى - ص : ٢١٩

استحباب تكرير الدعاء عند حصول الامور المكروهات ص ٢٢١

دعا شمر دعاء شمر دعا - ص :

الامر بالاستغفار للميت - ص : ٢٣٥

الاجماع على استحباب النفث في الرقية - ص ٢٢٢

ان الذراع تخبرني انها مسمومة - ص : ٢٢٢

من استطاع منكم ان ينفع اخاه فليفع - ص : ٣٢٣

المراد بالارض (في تربة ارضنا) جملة الارض

اورض المدينة خاصة لبركتها - ص : ٣٢٣

يجوز اخذ الاجرة على الرقية بالفاتحة والذكر

بالاجماع - ص : ٢٢٣

الناظر نوع من الحية اذا وقع نظره على عين

انسان مات من ساعته - ص : ٢٣٥

النهي عن عبدى وامتى اذا استعمل على سبيل

التعاضد والارتفاع لا للوصف والتعريف - ص : ٢٣٨

الاستجمار بالالوة سنة - ص : ٢٩٣

سبع النبي صلى الله تعالى عليه ولم مات به بيت من

الاشعار - ص : ٢٣٩

يستحب الطيب للرجال يوم الجمعة والعيد وعند

حضور مجامع المسلمين ومجالس الذكر والعلم - ص : ٢٣٩

قد اجمع المسلمون على ان الكلمة الواحدة من

هجاء النبي صلى الله تعالى عليه وسلم موجبة الكفر ص : ٢٢٠

قال العلماء كافة الشعر كلام حسنه حسن وقبيحه

قبيح وهو الصواب - ص : ٢٣٠

قد يترك البيان لسبب المفسدة - ص : ٢٣٣

يستحب للامام اقبال المصلين بوجهه بعد السلام ص : ٢٣٥

بنينا انا نائم اتيت خزان الارض - ص : ٢٣٣

يستحب للامام اقبال المصلين بوجهه بعد السلام ص : ٢٣٥

الدعاء على بير الحديبية - ص : ١٢٩

كيف يعرف نسخ الحديث - ص : ١٥٩

متى الساعة يا رسول الله - ص : ٣٣١

الاصح انها على ظاهرها - ص : ٢٨٠

ما ادرك ما يدريه - ص : ٢٢٣

التبرك بشعره عليه الصلاة والسلام ص : ٢٥٩

السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته بالاجماع ص : ٢١٢

القيام والاستقبال اكراما للقدام - ص : ٣٩٣

الاجماع حجة - ص : ١٣٣

هذا منى وانا منه هذا منى وانا منه - ص : ٢٩٥

فهم منى وانا منهم - ص : ٣٠٣

الحكمة والفضيلة في عدد سبع تمرات - ص : ١٨١

اعلم ان الامة بجمعة على عصمة النبي صلى الله

تعالى عليه ولم من الشيطان في جسمه وخطره ولسانه - ص : ٣٠٦

اللهم اجعل في قلبي نورا - الحديث - فقال النور

في جميع اعضائه جسمه وقصوفه وقلباته وحالاته -

نائب شريف - ج ١ ص : ١٦٨

اجر الصدقة للبيت و للمتصدق - ص : ٣١

عمر بن يونس الحنفى - ص : ١٠١

فيه استشارة الاصحاب و اهل الراى - ص : ٢٢٩/١٠٢

كرامة - ص : ١١٥

وضع سيدنا جابر رضى الله تعالى عنه غضنين

على القبرين لتخفيف العذاب - ص : ٣١٨

التصرف في الحر والبرد - ص : ١٠٤

من يردهم عنا وله الجنة - ص : ١٠٤

التصرف على صدك الجبال - ص ١٠٩
 تكثير الماء وبراء عين على رضى الله تعالى عنه ص ١١٦
 طلب الدعا لاهياء الميت - ص ٢٣٥
 الاذن لدفع شر الفيلان - ص ٢٣١
 التبرك بماء بئر ناقة صالح عليه الصلاة والسلام ص ٢٣١
 فكأنوا يرسلون الى رسول الله صلى الله تعالى
 عليه وسلم من البانها فيسقيناه - ص ٣١٠
 استعجاب الدعا عند قيام الحرب - ص ١٠٠
 النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لم يقصد بكلامه
 ذلك الشعر ولا اراده فلا يعد شعرا - ص ١٠١
 الحيا بحياكم والممات مماكم - ص ١٠٣
 سيجعل الله له فرجا مخرجاً - ص ١٠٥
 هذا مصرع فلان - ص ١٠٢
 اعلمه الله تعالى ذلك اى فتح خير - ص ١١١
 هلا امتعتنا به اى وددنا انك لو اخذت
 الدعا بهذا الى وقت اخر الا
 العلم بالكتابة - ص ١٠٥
 رفع الصوت بالاشعار - ص ١١٢
 انشاء الاشعار بالجماعة - ص ١١٣

ان اعطيتها عن مسألة لشاد وان اعطيتها من
 غير مسألة اعنت عليها - ص ١٢٠
 اقول اذا كان كذلك فالانبياء على نبيينا وعليهم
 الصلاة والسلام اعطوا نبوة وامارة من غير مسألة فيعينهم
 الله تعالى في الاحكام ففي كل حكمهم حكمة - فتدبر
 اما انا فاذا واقوم وارجو في قومتي ما ارجو
 في قومتي - ص ١٢١
 من اطاع اميرى فقد اطاعنى ومن عصا اميرى
 فقد عصانى - ص ١٢٢
 لنوم جماعة المسلمين و امامهم - ص ١٢٤
 دعاة على ابواب جهنم - ص ١٢٤
 كالخارج والقرامط
 اقول وكذلك الوهابية والقاديانية والنيجرية
 والحاكسارية
 من اتاكم يفرق وامركم جميع على رجل واحد
 يريد ان يفرق جماعتكم فافتلوه - ص ١٢٨
 اقول مثل الوهابية
 يقول المسلمون كلمهم في تشهد السلام عليك ايها
 النبي ورحمة الله وبركاته - ص ٢١٢

فتكفنه الناس يدعون ويشنون ويصلون
عليه - ص : ٢٤٣

فيه الاجتماع للثناء والثناء على الميت
وجره يدل على بقاء آثاره الجميلة
وسنته الحسنة (أى سيدنا عمر الفاروق رضى الله
تعالى عنه) في المسلمين بعد وفاته ليقبلى به - ص : ٢٤٣
تعيين اليوم للتذكير والوعظ - ص : ٣٤٤

الصلوة جامعة (تثويب) - ص : ١٢٦
عصمة النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من الشيطان
في جسمه وخاطره ولسانه بجمع عليه - ص : ٣٤٦
النسخ يشترط فيه قنذر الجمع بين الحديثين - ص : ٢٣٠
أما الأرض لله ورسوله - ص : ٩٣

تبديل البغية لا يورث الحرمة - ص : ٣١١
جمهور العلماء على أن الخضر حي موجود بين أظهرنا
(ص : ٢٦٩)

فقال نافع يا جابر لا تزل الدنيا لا يخرج حتى
يفتح الروم - ص : ٣٥٣

خروج المنافق والمنافقة إلى الرجال - ص : ٣٠٥
أول من يسمع نفع الصور رجل يلوط حوض ابلة -
ص : ٢٣٠

لقاء الخضر وسماعه من النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
الخضر عليه السلام حي وهو الصحيح - ص : ٣٠٢
ينزل عيسى بن مريم عليه السلام من السماء - ص : ٣١٣
أنكر نزول عيسى عليه الصلاة والسلام بعض المعتزلة
والجهمية ومن وافقهم - ص : ٣٠٣

أب الله ورسوله حرم - ص : ٢٣
الاستدلال بدم النهي على الجواز - ص : ١٣
المباح إذا قصد به وجه الله تعالى يثاب عليه - ص : ٣٩
هذا محمول على نفي علمه - ص : ٥٠
يجوز الاستفتاء من المفضل مع وجود الأفضل منه - ص : ٦٩
الاستند بقول الإمام الطحاوى - ص : ٨٥
زيادة الثقة مقبولة - ص : ٩٤

كل ما ثبت في الحديث كانه في القرآن - ص : ٢٠٥
أبو عاصم الحنفى الكوفى روى عنه مسلم - ص : ٢٢٠
نسيان الراوى للحديث الذى رواه لا يقدر في صحته
عند جماهير العلماء - ص : ٣٣٠

لعلامة جلال الدين السيوطى أربع مائة وستون كتابا - ص : ٢٣٥
الواو لا يقتضى الترتيب - ص : ٢٣٦
أعظم المسلمين جبرما من سأل عن شئ لم يحرم

على المسلمين فخر عليهم من اصل مسألة - ص : ٢٩٢

النسخ في الاخبار - ص : ٢٩٥

قد يكون الاخبار على التحقيق في صورة الشك ص : ٢٨٥

التعليق بكلمة ان الشرطية لاينا في العلم - ص : ٣٠١

كانما انظر الى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٢٠٥

بجانبه آثار الظالمين والتبرك بآثار الصالحين - ص : ٣١١

خلقت الملائكة اولا من نور وخلق الجن من مارج من نار

الاختلاف في كتابة العلم ثم اجماع المسلمين على جوازه

من ناله الضرر من جهته شخص ينبغي له ان يجتنبها

للايقع

كرامات الاولياء قدست اسرارهم - ص : ٣١٥

فعم السلف اناك - ص : ١٩٠ ، ٢٩١

دخلت الجنة فسمعت فيها نغمة لتبسم - ص : ٥٣

هل انت تاركون امرائ - ص : ٨٨

فذكر من اصناف المال لما ذكر حتى رائنا

انه لاحق لاحد منافي فضل - ص : ٨١

لا يزال معك من الله ظهير عليهم اي الظهير المعين

الدافع لاذاهم - ص : ٣١٥

الاستعانة - ص : ٣١٥

فجعل يفتي ولا يقول قال رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم - ص : ٢٠٢

زيارة الصالح لمن هو دونه - ص : ٢٩١

(محبى النبي عليه الصلاة والسلام في مجلس وعظ

الغوث الاعظم قدس سره)

يكفى في توثيقه احتجاج مسلم في صحيحه - ص : ١٣٠

فليس لازما في صحة الحديث كونه في الصحيحين

ولا في احد هما - ص : ١٣٠

من فقهاء اهل الشام - ص : ١٣٤

اختلاف امتي رحمة - (نوى) ص : ٣٣

قال الاكثر من على ان اطفال المشركين في النار

وقال المحققون انهم في الجنة وهو الصحيح - ص : ٣٣٤

الادب على الذي اعترض على مسألة اجتهادية ص : ٢٢٩

ما بال اقوام يرغبون عما رخص لى فيه - فيه ذم المتنزه

عن المباح شك في اباحتها - ص : ٢٩١

ما نهيتكم عنه فاجتنبوه وما امرتكم به فافعلوا ص : ٢٢٢

ايتان جبرئيل في صورة دحية الكلبي رضى الله

تعالى عنه - ص : ٢٩١

(علم الساعة - الاكثر من نفوا والمحققون اشبهتوا)

الكلام مع المخاطب والمراد غيره - وكذلك قوله عليه
 الصلاة والسلام ان يذنب فاستغفر ذنوبي
 الى الله عز وجل - ص : ٢١١ (٢)
 الحياة والموت ضدان - ص : ٣٨٢
 قيل له المعصي لانه كان يتبع احاديث معمر ص : ٥٢
 عليكم بنتي وسنة الخلفاء الراشدين - ص : ٤١
 امر المؤمنين كله خير - ص : ٣١٣
 لا يجوز للكافر (غير الكتابي) الدخول في المسجد
 عند ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه - ص : ٩٣
 لن استعين بمشرك - ص : ١١٨
 ابراء عين علي رضي الله تعالى عنه - ص : ١٦
 تخفيف العذاب بسبب الجريه الوطب - ص : ٣١٨
 اكثر ما كان الوحي يوم توفي رسول الله صلى الله
 تعالى عليه و اله وصحبه وسلم - ص : ٣١٩
 نحن مأمورون بحسن الظن بالصحابه رضي الله تعالى
 عنهم اجمعين ونفى كل رذيلة عنهم - ص : ٩٠

فذبح لهم اي لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
 واب بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما - ص : ١٤٤
 والله في عون العبد الى ص : ٣٣٥
 اولى رجل اي اقرب رجل
 قلها اجران تصدقت عنها اي لي اجر ص : ٣١
 اعطاه عمامة - ص : ٣١٣
 معنى الطاغوت - ص : ٣٦
 الاستغفار بعد يومين وثلاثة ايام
 قيسرون كفاتحه كاثبت (استغفار) ص : ٦٨
 شاهد اي حاضر - ص : ١٦٣ ، ١٨٥ ، ٢١٩
 فانه حق رسول الله صلى الله عليه وسلم - ص : ٢٩٤
 علم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بالمشابهات - ص : ٣٩
 كن ابا خيثمة - ص : ٣٦١
 شرب الماء في سقيفة بني ساعدة - ص : ١٩٩
 الوتر ثلاث وخمس وسبع - الله يحب الوتر - ص : ٣٣٢
 اولى ماخوذ من الولي وهو القرب - ص : ٢٩٣
 ان الله قد احبك كما احبته فيه - ص : ٣١٤
 اقول التوسل برحمة الله لاينا ق (اياك فتعين)
 الامداد منها -

الوسيلة بالأعمال الصالحة - ص : ٢٥٣

التوسل - ص : ٣٠٨

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يقول

«والله لولا أنت ما امتد بيتنا» الخ - ص : ١١٢ ، ١١٣

علم الشعر

أظهر المعين 'الدافع' لأذاهم

(ص ٣١٥)

فادعوني أنا وليه أي ناصره الخ

(ص ٣١٦)

فالان لا يكرسني أبدا

(ص ٣٢٥)

امام مسجد داود

(ص ٣٠٤)

(يا أختي) تصغير تحبيب وترقيق وملاطفة

(ص ٣٠٣)

ان شاء الله للتبرك

(ص ٣٠٣)

ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون

(ص ٢٤٢)

كل شئ خلق الله وملك يده

(ص ٣٣٣)

ان الله خلق مائة رحمة الخ

بركة الذهاب الى الصالحين

(ص ٣٥٩)

حديث البراء هذا صحيح ولم يخرج البخاري ومسلم (ص ١٥٥)

علم الشعر

الاجماع على التبرك بآثار النبي ﷺ (ص ١٦٩ ، ١٨٠ ، ١٩٠ ، ١٩٦ ، ٢٠٩ ، ٢٥٦)

﴿نسائي شريف﴾

جديد رسائل مطبوعه مجاهدي دلي

☆ يتعب وضع كل ما فيه الطوبه من الاشجار

وغيرها على القبور - ص : ١٣ ، ٢٩١ ، ١٦٢

☆ جميع فضائله طاهرة صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٣

☆ ان الله ورسوله بينهماكم عن لعوم الحرم - ص : ٢٣

☆ لا مرت بهذه الصلاة - ص : ٩٢ ، ٩٣

☆ السند لخرقة الشايع الصوفيه الصافيه - ص : ٢٦

☆ سند العمامة عند فراغ طالب العلم

كتب الحديث دونت وصنفت نخوا من

ثلثمائته ونيف - ص : ٢٦

☆ جعل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رخص ص : ٢٢

☆ النبي صلى الله تعالى عليه وسلم كان مطبرا عن التماس

وعن امثال هذا الادب - ص : ٣٣

☆ الوسواس وعن امثال هذه الادناس - ص : ٢٣

☆ كخوشف النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عالم الادواح

المجندة السابقين منهم واللاحقين : ص : ٣٥

☆ الخضوع في الاعضاء والخشوع في القلب ص : ٢٦١

☆ ازواج النبي عليه الصلاة والسلام عصمن من

الاحتلام في النوم - ص : ٣٢

☆ وضوءه صلى الله تعالى عليه وسلم لا ينقض بالنوم ص : ٥٥

☆ مسكيات مواليد محتاجة الى عناية الله تعالى

☆ رفع الى البيت اى كشف وقرب منى والرفع

التقريب والعرض - ص : ٤٤

☆ سدرة المنتهى هي شجرة ينتهى اليها علم الاولين

والاخرين ولم يتجاوزها احد سوى رسول الله صلى الله

تعالى عليه وسلم - ص : ٤٨

☆ اصل كبير في تتبع آثار الصالحين والتبرك

بها والعبادة فيها - ص : ٤٨ ، ١١٣ ، ١١٥ ، ١١٦ ، ١٢٠ ، ١٢٤

☆ جمهور السلف والخلف على ان الاسراء كان بيده

وروحه - ص : ٤٨

☆ مشهودا اى يشهده الملكة ويحضره ص : ٨٣

☆ صلوة الوتر على الارض لا على الرحلة ص : ١٨٥ ، ٢٣٩ ، ٢٣٨ ، ٢٣٤

☆ اجمع المسلمون على ان الوتر ثلاث لا يسلم الا في

آخرهن - ص : ١٩٥

☆ كافي انظر الى وبيض خاتمته - ص : ٩٣

☆ كافي انظر الى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

على راحلته - ص : ١١٣

☆ كافي انظر الى بياض خده صلى الله تعالى عليه وسلم

ص : ١٩٥

☆ عبد خير - ص : ٢٤

☆ الرجوع الى المجتهد - ص : ٣٩

☆ الصعيد لكافيك - ص : ٦٠

☆ الاسفار بفجر اعظم للاجر - ص : ٩٣

☆ ثم حدثنا بما هو كائن حتى تقوم الساعة ص : ١٠٢

☆ مهما يكتم الناس فقد علمه الله عز وجل ص : ٢٨٤

☆ البقعة التي دفن فيها النبي صلى الله تعالى عليه

وسلم افضل بقاع الارض بالاتفاق وقيل بل من العرش ص : ١١٢

☆ تبرك على ثلاث مرات الى دعا - ص : ١٠٣

☆ مسجدنا آخر المساجد اى آخر مساجد الانبياء ص : ١١٣

☆ احترام الميت عند زيارته لا سيما الصالحون جائز ص : ١٢٢

☆ فوالذي نفسي بيده اني لاراكم من خلقي

كما اراكم من بين يدي - ص : ١٣١ ، ١٣٥ ، ١٣٩ ، ١٤٨ ، ٢٠٠

- ☆ شقة اقراء ماتيسر معك من القرآن دليل على
- ☆ ان الفاتحة ليست بركن الصلوة - ص : ١٣١
- ☆ اذا قرء فانصتوا - ص : ١٣٦
- ☆ لا قراءة مع الامام في شئ - ص : ١٥٢
- ☆ لا صلاة الحديث - ص : ١٣٥
- ☆ اغسلني من خطاياي - هذا تعميم للامة او
- ☆ دعاء لهم او باعتبار حسنات الابرار سيئات المقربين
- ☆ ص : ١٣٢
- ☆ دل الحديث على ان اجابة السئوال صلى الله
- ☆ تعالى عليه وسلم لا تبطل الصلاة كما ان خطابه بقولك
- ☆ السلام عليك ايها النبي لا يبطلها - ص : ١٣٥
- ☆ احيانا يتمثل لى الملك رجلا - ص : ١٣٨
- ☆ وضع اليد على القدم - ص : ١٥١
- ☆ السنة في المنبر ثلاث درجات - ص : ١٢١
- ☆ السلام عليك يا نبي الله - ص : ٤٩
- ☆ الاخفاء بالتأمين - ص : ١٣٨
- ☆ يسمعون الآية احيانا في الظهر والعصر - ص : ١٥٣
- ☆ الوهابية يوقعون التفرقة والفساد في الدين
- ☆ والمؤمنين فعليك التجنب عنهم وعما هو مثلهم في

- ☆ افساد الدين - ص : ١٥١
- ☆ خروج الوهابية النجدية - ص : ٣٦٠
- ☆ ترك رفع اليدين - ص : ١٥٨ ، ١٦١ ، ١٦٦
- ☆ ترك رفع اليدين عند السجود - ص : ١٦٥ ، ١٦٦ ، ١٦٧
- ☆ فضيلة سورة الاخلاص - ص : ٥٥
- ☆ اللهم اجعل في قلبي نور الحديث - ص : ١٦٨
- ☆ فقال سلمى فقلت مرا ففتك في الجنة - ص : ١٤١
- ☆ جلس سيدنا الحسن او سيدنا الحسين رضي الله
- ☆ تعالى عنهما على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم
- ☆ في المسجد - ص : ١٤٣ ، ١٤٢
- ☆ ان محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم فواتح علم الخير
- ☆ وخواتمه اي كناية عن تمام الخير - ص
- ☆ ان للمملعة يبلغوني من امتي السلام - ص : ١١٩
- ☆ السلام عليك ايها النبي دعاء اي انشا عبربه
- ☆ بلفظ الاخبار - ص : ١٤٣ ، ١٩١
- ☆ القرينة على انشاء - ص : ١٩٠
- ☆ لعل الوسيلة في الجنة عند الله ان يكون
- ☆ كالوزير عند الملك بحيث لا يخرج رزق ومثولة
- ☆ الاعلى يديه و بواسطته - ص : ١١٠

سجدتا السهو بعد السلام - ص : ١٤٥ ، ١٨٢ ، ١٨٣ ، ١٩٥
 نصب اليمنى و افترش اليسرى في القعدة ص : ١٨٦ ، ١٨٧
 ينبغى للمصلى ان يستحضر جميع الانبياء والملائكة
 والمؤمنين في هذا المحل اى الشاهد - ص : ١٨٨
 التحقيق في آل النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ص ١٨٩
 لا يقال للنبي صلى الله تعالى عليه وسلم عز وجل و ان
 كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم عزيزا جليلا ص : ١٩١
 مصرع فلان ص ٩٣

ان الله عز وجل قد حرم على الارض ان
 تاكل اجساد الانبياء عليهم الصلاة والسلام ص : ٢٠٣
 يستحب اداء الرواتب في السفر ص : ٢١٣
 رايت موسى وهو يصلى في قبره - ص : ٢٢٢
 الصلاة في الليلة كلها - ص : ٢٣٣
 الدليل على عدم القراءة خلف الامام ص : ١٩٢ ، ١٤٥
 الامر بالسكوت في الصلاة ص : ١٨١
 مناقق - معلوم نفاقه - ص : ٢٩١
 قول النبي عليه الصلاة والسلام اصبحت للجنب
 الذى لم يصل ولم يستعم وللجنب الذى صلى وتيمم ص ٢٢١
 اصابة الاجتهادين - ص : ٢٢١

اشبهت اصحاب سفين يحيى بن سعيد شع
 عبد الله بن المبارك ثم وكيع بن الجراح ثم عبد الرحمن
 بن مهدى ثم ابو نعيم — احفظ للتقليد - ص : ٢٥٢
 امين الله قالت في السماء ص : ١٨٠
 لا نجد صلاة السفر في القران انما نفعل
 كما راينا محمدا صلى الله تعالى عليه وسلم يفعل - ص : ٢١١
 خاتمة على الاعجاز - ص : ٨٠
 فسنة من حيث كونه سنة الركوع لا
 يستلزم نسخ كونه جائزا - ص : ١١٨
 البرقودن الهمة للاستفهام الانكارى ص ١١٩
 اصل الحديث كثيرا ما يتركون كتابة
 الالف بعد الاسم في حالة النصب - ص : ١٢٣
 الصحيح ان علقه سمع من ابيه - ص : ١٦١
 العمل بالحديث الضعيف جائز عند الكل - ص : ٢٣٨
 الظلم مناف لمنصب الرسالة - ص : ٢٨٤ (ج ٢)
 الظلم من الله غير ممكن - ص : ٢٨٤
 اصحاب الجى هديره رضى الله تعالى عنه (تقيي شخصي)
 اللهم اجعل في قدي نورا - الحديث ص : ١٦٨
 فسال النور في جميع اعضائه جسمه وتصرفاته

و تقلباته وحالاته الخ (زهري) ص : ١٦٨
سيدنا سليمان عليه الصلاة والسلام سأل الله
عز وجل حكما يصادف حكمه اى يطابق اى التوفيق
للصواب - ص : ١١٢

لا يصح دعوى النسخ في مثل هذا لان النسخ
انما يكون اذا تعدد الجمع بين الاحاديث ولم
يتعذر (سندى) ص : ٢٤١

آخر الامرين من رسول الله صلى الله تعالى
عليه ولم ترك الوضوء مما مسمت النار - ص : ٣٠

الامام الزهري وان كان اماما عظيم الشأن
والغلط لا يسام منه بشر الا النبي عليه الصلاة والسلام
فليج بن سليمان ليس بالقوى (واعتمده البهي) ص ٢٥٦ حاشية ٥
مكحول لم يسمع عن عنسبة شيئا - ص ٢٥٤

الوا ولا تفيد الترتيب - ص : ٥٠ (ز)
لا تحل الصدقة لغنى ولا لذى مرة سوى
الحكم اثبت من سلمة بن سهيل - ص : ٣٢٤
الفرق في المثل والنحو عند المحدثين - ص : ٢٢
الترجيح لا يصادف اليه مع امكان الجمع بين

الاحاديث - ص : ٢٢٠

ان الله ورسوله بينهما كم عن لحوم الحمير
صنيع المصنف يشير الى ترجيح الحديث المتأخر
المرسيل مقبولة وحجة جمهور المحدثين - ص : ٣٩

آخر الامرين ترك الوضوء مما مسمت النار - ص : ٣٠
(لاشى) اى ضعيف - ص : ٣٩

كلمة لا في لا تطوفى زائدة - ص : ٢٣
النسبة الى مدينة الرسول صلى الله تعالى عليه وسلم
مدنى و الى غيرها مدينى - ص : ٨١

القول والفعل اذا تعارضا يقدم القول ويعمل
به - ص : ٩٦

ثم حدثنا ما هو كائن حتى تقوم الساعة ص
قول الصحابي من سنة الصلاة في حكم الرفع ص
قول الترمذى العمل عليه عند اهل العلم يقتضى
قوة اصله وان ضعف خصوص هذا الطريق - ص : ١٤٣

عن حماد عن ابراهيم - اى احد الشيوخ
للإمام ابى حنيفة في الحديث والفقه - ص : ١٤٣
التراويج عشرون ركعة سنة - ص : ٢٣٨
الاحذ بالراجح و ترك المرجوح استمايتعين اذا

لم يكن الجمع - ص : ٢٣٨

تفصيل الترجيح في اصحاب سفيان رضي الله تعالى

عنه ص ٢٥٣

كل منها روت ما رأت ونقلت ما علمت ولا

تنا في بينهما - ص ٣٢٨

الاختلاف في الهيئات لا يقدح في المقصود

لان مثل هذا الاختلاف ليس الا في العوارض - ص ٢٤ (ز)

خبر الواحد عن الراوى الذى سمع من في النبي

صلى الله تعالى عليه وسلم قطعى حتى ينسخ به الكتاب

اذا كان قطعى الدلالة - ص ٩٣ (حاشية)

نظير الاختلاف في الاجتهاد وان الخطأ في

الاجتهاد لا ينافي الاجر في العمل المبني عليه - ص ٥٥

شرف المصطفى في الخصائص لابن سعيد النيسابوري

ص ٣٠

انموذج النبى في خصائص الحبيب - ص ٣

شرف المصطفى لابن سعد - ص ١٢٠

لا قالوا الناس - اى طمعا فيما عندهم - من

سؤال الصالحين - ص ٣٦٢

مسألة الامام رفع المطر الخ - ص ٢٢٤

الارواح القوية يمكن ظهورها باذن الله تعالى

(س) في صورة كثيرة. ومثلة عديدة في حالة واحدة الا ص ١٣

آخر صلاة صلاها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

مع القوم خلف ابى بكر رضى الله تعالى عنه - ص ١٢٤

اتوب الى الله عز وجل والى نبيه صلى الله عليه وسلم

قد عفوت عن الخيل والرقيق - ص ٣٢٣ ص ٣٣١

الجمع بين الصلاتين للمتخاضة جمعا صوريا ص ٦٥

تقبيل الميت - ص ٢٦٠

الوسيلة - ص ٣٦٥

الذكر بالجهر جائز مشروع - ص ٢٥١

احب الاعمال الدائم - ص ٢٣٠

شعر دخلت بيت المقدس فجمع لى الانبياء

عليهم السلام حتى اممتهم - ص ٤٨

آخر صلاة صلى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

مع الجماعة خلف ابى بكر الصديق رضى الله تعالى عنه

ولعل الوسيلة في الجنة عند الله تعالى ان يكون

كالوزير عند الملك بحيث لا يخرج رزق ومثلة

الاعلى يديه وبواسطته - ص ١١٠

لا يتخلف عنها الا منافق معلوم نفاقه - ص ١٣٦

انى لاراكم من خلفي الخ - ص ١٣١

قال المحققون الصواب المختار انه محمول
على ظاهره وان هذا لا بصار ادراك حقيق خاص
به صلى الله عليه وسلم (زهري) ص ١٣١

فقل نعمة فدرع آلائ مثلها من النار (انقطع) ص ١٣٨
حتى التقى ابا القاسم صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ١٥٣
مهما يكتسب الناس فقد علمه الله - ص : ٢٨٤
ان الله و كل بقبري ملكا اعطاه اسماع الخلاق
فلا يصلى على احد الى يوم القيمة الا ابغى باسمه
واسم ابيه الخ زهري - ٢٩٣

فقال الرجل انى سائلك يا محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم قال سل عما بدالك الخ ص : ٢٩٤
والله اعلم اى سبب الباسه صلى الله عليه وسلم
قبضه - ص : ٢٨٣ - ج ٢

رجوع عائشة الصديقة ام المؤمنين رضى الله تعالى
عنها اى عن انكار سماع الموتى - ص : ٢٩١ زهري

حديث النور - ص : ١٢٨
لعلمه بنور النبوة صلى الله تعالى عليه وسلم ص : ٣١٤^٥
ان كنت لا رجو ان تكون شهيدا الخ ص : ٢٩١
اذكر حديث لا ادري ما يفعل بكم الخ -

تعيين الوقت لزيارة القبور - ص : ٢٨٤

انت البصر - ص : ٢٥١

(اى انت اعلم)

رفع الانغماء بما وضوء النبي عليه الصلاة والسلام^{٢٢}
ان يصلى لابي هريرة رضى الله تعالى عنه (مكوة شريف
من يضمن لى منكم منكم

هما لله و لرسوله صلى الله تعالى عليه وسلم - ص : ٣٣٣

سبق درهم مائة الف الخ ص : ٢٥٠

نبش قبور المشركين - ص : ١١٥

قتل شهيد انا شهيد على ذلك - ص : ٢٤٤

اين يدفن الشهيد - ص : ٢٨٢

رفع اليدين ثابت في مطلق الدعاء - ص : ٢٥٥ (ج)

السنة في كل دعاء ان يرفع يديه ص : ٢٢٥^(٢)

انت المات - ص : ١٩١

قال النبي عليه الصلاة والسلام للصحابه وهم

صفوف خلف سيدنا ابي بكر رضى الله تعالى عنه - ص : ١٦٠

حتى على الطهور والبركة من الله عز وجل - ص : ٢٥١

لو رايتم ما رايت لضمكم قليلا و لبيكم كثيرا

قلنا ما رايت يا الله قال الجنة والنار - ص : ٢٠٠

المقاته عليه الصلاة والسلام في الصلاة كان

لمصلحة - ص : ١٤٨ (٣٥)

انما تفعل كما راينا محمداً صلى الله عليه وسلم

يفعل - ص : ٢١١

(لا تحب صلاة السفر في القرآن)

الصوم (الصيام) جنة من النار - ص : ٣١١

صلى (في) بكنوف الشمس - ص : ١١٣

كيف يصلي لنفسه - ص : ١٣٩

(اى ن الصلاة تنفعه - سنده)

كذلك ثوب الفاتحة و ثواب الصدقة تنفعه

اى الميت - فتجاوز النسبة)

يا رسول الله اجعلنى امام قومي فقال انت

امامهم - ص : ١٠٩

مداد العلماء افضل من دم الشهداء - ص : ٣٠٣ (٣٦)

عضا سيدنا موسى عليه الصلاة والسلام كانت

تارة ثيابا وتارة سمعة وتارة شجرة مثمرة وسميوا

بمحدثه الخ ص : ١٣٨ زهر

فقولوا آمين يحبكم الله - (دعاء) ص : ٣٢٠

يقرأ القرآن على كل حال - ص : ٥٢

قد اباح السلف البناء على القبور الفضلاً والاولياء

والعلماء - ص : ٢٨٣

مسئلة الكتابة على القبور - ص : ٢٨٥

يعطى للميت الادراك يوم الجمعة اكثر مما يعطى في

سائر الايام - ص : ٢٨٥

ادراك الميت بحاسة البصر - ص : ٢٩٣

رجوع ام المومنين الى سماع موتى - ص : ٢٩٣

تصريح استعباب الصدقة عن الميت بالاتفاق

بين اهل العلم - ص : ٢٨٥ ، ٢٩٠

روح الميت تاتى داره ليلة الجمعة فينظر هل

يتصدق لاجله - ص : ٢٨٥

آداب زيارة القبر - رفع اليدين عند الدعا

في المقابر - ص : ٢٨٦

من يستمد في حياته يستمد بعد مماته - ص : ٢٨٦

لا صلى عليهم - المراد بالصلاة الدعاء - ص : ٢٨٤

النراج اذا كان في القبور للاتفاع كالذكر

وال تلاوه فلا بأس به - ص : ٢٨٤

يكشف للميت حتى يرى النبي صلى الله تعالى

عليه وسلم - ص : ٢٨٨

فلا ازال اسجد بها حتى اتى ابا القاسم صلى الله

عليه وسلم - ص : ١٥٣

جميع الارض مكتوف للمكر والنكير والملوك الموت

ص : ٢٨٩

الميت يسمع قرع نعالهم - ص : ٢٨٨

وضع الرياحين والبقول على القبور جائز - ص : ٢٩١

يتعبد قرأه القرآن عند القبر - ص : ٢٩١

اذا سلم المسلم صاحبه رد عليه السلام وهي في مكانها -

الروح لا يشغلها مكان ^{من كان} بل تجوز ان تكون في

امكنة متعددة - ص : ٢٩٢

شان الروح غير شان الابدان - ص : ٢٩٢

قيل ان نبيا صلى الله تعالى عليه وسلم يخرج

باللباس من قبره في ثيابه ^{التي} دفن فيها - ص : ٢٩٥

مداد العلماء افضل من دماء الشهداء - ص : ٣٠٣

لم يامر ابو بكر رضى الله تعالى عنه بالاجتماع

للتراويح لانه كان مشغولاً بما هو اهم - ص : ٣٠٤

لا يكره افراد الصوم يوم الجمعة - ص : ٣٢٣

اجتهد في العلم بحيث لا يمنحك عن العمل

واجتهد في العمل بحيث لا يمنحك عن العلم فخير الامور

اوساطها - ص : ٣٢٥

٣٥٦

عادات السلف مختلفة في ختم القرآن المجيد - ص : ٣٢٦

تفصيل اطلاق لفظ مولى يقع على الرب

والمالك والسيد والمنعم والمعتق والناصر الا - ص : ٣٢٦

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يجب الحيس ^ص

للشارع ان يخص من شاء بما شاء - ص : ٣٢٦ (ج)

رايت في مقامى هذا كل شئ وعدتم اى

كفتن الدنيا وفتوحها والجنة والنار وغيرها - ص : ٢١٥

يا رسول الله صلى الله عليه وسلم - ص : ٢٢٦

يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم

قليلا ولبكيتم كثيرا - ص : ٢١٦

قد كشف للنبي صلى الله عليه وسلم الغيب الحقيقى

والغيب الاضافى والارواح والملوك وحضرة

الملك - ص : ٢١٦

علم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الجنة والنار

وغیرها بالتفصيل - ص : ٢١٦

النبي صلى الله تعالى عليه وسلم البرزخ الذى له

التوجه الى الكل كنقطة الدائرة بالنسبة الى الدائرة

ص : ٢١٦

والذى نفى محمد بيده لعداد نيت الجنة منى

الحديث ص : ٢١٨

فرافى جميع ما فى الجنة - ص : ٢١٨

عرضت على الجنة - ص : ٢٢٢

غلبة الخشية والرهبة ونجاة الامور العظام يذهل

الانسان عما يعلم - ص : ٢٢٣

رفع اليدين فى مطلق الدعاء ثابت - ص : ٢٢٥ (ج)

الدعاء بعد الذكر - ص : ١٩١

رفع اليدين فى الدعاء - ص : ٢٢٣ ، ٢٢٥ (ج) ^{٢٢٦ ، ٢٢٧} ^{٢٢٨}

الدعاء بالبركة ثلاث مرات - ص : ١٠٣

التوسل بالشفيع عند الدعاء - ص : ١٨٩

استحباب لبس الاخضر - ص : ٢٢٢

لبس خميصة سوداء - ص : ٢٢٣

ربما اجتمع صلاة العيد وصلاة الجمعة فى يوم

واحد - ص : ٢٢٢

كل بدعة ضلالة — المراد بها السيئة لا

الحسنة - ص : ٢٢٣ ، ٢٢٥

من سن فى الاسلام سنة حسنة الحديث - ص : ٢٥٦

اى الاعمال احب — الدائم - ص : ٢٣٠

وان كان يسيرا - ٢٣٣ ، وان قل ٢٣٥

ختفال ذكر ميلاده الشريف بدعة - ص : ٢٥٦

ادأ النفل قاعدا عند العذر - ص : ٢٢٣ ، ٢٣٥

لست كما حد منكم - ص : ٢٣٥

الجهرا افضل من السر فى بعض الصور -

الجهرا فضل من وجه والسر من وجه وجاءت

آثار بفضيلة الجهر و آثار بفضيلة السر - ص : ٢٥١

التراويح عشرون ركعة سنة - ص : ٢٣٨

الذكر بالجهرا جائز بلا شبهة اظهار للدين

وتقليما للسامعين وايفاء لهم من رقدة الغفلة -

هذا الحديث اصل فى العتبرك بآثار الصالحين - ص : ٢٦٦

النهى من سب الاموات انما هو فى حق غير

النافقين والكفار وغير بالفسق والبدعة - ص : ٢٤٣

التفصيص فى اطفال المشركين - ص : ٢٤٦

وانا شهيد اى اشهد عليكم باعمالكم - ص : ٢٤٤

لم يثبت القراءة عن رسول الله صلى الله تعالى

عليه وسلم فى الجنائزة - ص : ٢٨١

القيام لجنائزة والوخصة فى ترك القيام (منسوخ) ^{٢٤٦} ص

الكلام فى الصلاة منسوخ - ص : ١٨١

ان صلى قائما فصلوا قياما - ص : ١٤٨ (منسوخ)

رفع اليدين فى السجود — (منسوخ) ترك ذلك (ناسخ) ^{١٤٨ ، ١٤٩} ص

الوضوء من مس ذكر — (منوخ) ص : ٣٤
 ترك الوضوء من ذلك — (ناسخ) ص : ٣٨
 الوضوء مما غيرت النار — (منوخ) ص : ٣٩
 ترك الوضوء مما غيرت النار — (ناسخ) ص : ٣٩
 النهي عن الاغتسال بفضل الجنب (منوخ) ص : ٣٤
 الرخصة في ذلك — (ناسخ يا رخصة) ص : ٣٤
 التطبيق منوخ بالاتفاق (سندى) ص : ١١٨ ، ١٥٩
 لبس فروج حرير — (المنوخ) ص : ١٢٥
 قراءة بسم الله الرحمن الرحيم — (منوخ) ص : ١٢٢
 تركه — ناسخ - ص : ١٣٣
 القنوت — ترك القنوت (منوخ ، ناسخ) ص : ١٦٣
 سيدنا عمر الفاروق لم يقنع بقول عمار
 (خبر الواحد لا يثبت الفرض)
 اذكر رواية القراءة خلف الامام عن عبادة
 بن الصامت رضى الله تعالى عنه - ص : ٦١

كان يوجد الرائحة الطيبة عند قضا حاجته ﷺ وكانت الارض تبلتعه بل تبلتع

ما يخرج من كل الانبياء

القنوت قبل الركوع فى الوتر

للسالحين مدد ظاهر لزوارهم بحسب ادبهم

يجوز ان يكون كلمة ان للتحقيق لا للتشكيك لعلمه ﷺ بحال حسن خاتمته على

الاعجاز

فسأل النور فى جميع اعضائه جسمه وتصرفاته تقلباته وحالاته

النفوس القدسية لا يضعف ادراكها لضعف الحواس

النجد اسم خاص لمادون الحجاز مما يلى العراق

الجهرب القرآن والسريه فى الليل

خرج رسول الله ﷺ كاني انظر اليه الآن

١١٢

نسائی جلد ثانی

۱۔ شب چہار شنبہ ۵ جمادی الاخرہ ۹۵ھ کو خواب دیکھا کہ فقیر اپنی والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضر ہے اور والدہ ماجدہ کی قبر پھولوں کی چادر اور چھج سے مستور ہے۔ کثرت کے ساتھ بہترین پھول قبر پر ہیں۔ اس قدر ہیں کہ قبر کا ذرہ برابر حصہ نظر نہیں آتا۔ پھول ہی پھول اس پر نظر آتے ہیں اور پھول بھی متعدد قسم کے نہایت ہی خوشنما۔ بیدار ہوا، مسرور ہوا۔ صبح فاتحہ پڑھی اور روزانہ فقیر ایصال ثواب والدین، ہمشیرگان و بھائی مرحوم و مومنین و مومنات کے لیے کرتا ہے۔

فقیر محمد سردار احمد غفرلہ

۲۔ شب جمعہ مبارکہ ۶ جمادی الاخرہ ۹۵ھ کی صبح صادق کے وقت خواب دیکھا کہ حضرت فیض درجت سیدی سراج الساجین شاہ سراج الحق چشتی صابری قدس سرہ العزیز قصبہ دیال گڑھ میں مسجد کے قریب برآمدہ ہیں رونق افروز ہیں۔ خادم حاضر ہوا۔ دست بوسی کی۔ پھر قدم بوسی کے لیے جھکا مگر حضرت قبلہ فوراً کھڑے ہوئے اور خادم کو سینہ سے لگایا اور تین مرتبہ معانقہ فرمایا۔ سینہ سے لگایا۔ اس

وقت معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے سینہ سے فیض خادم کے سینہ میں آ رہا ہے۔ وہ کیفیت فقیر ہی جانتا ہے۔ بیان کے قابل نہیں۔ رحمت حسین مؤذن نے اذان دی۔ فقیر بیدار ہوا اور ذوق کو سینہ میں پایا۔ دیر تک وہ کیف رہا۔ دل مشتاق ہے کہ پھر ایسا پر لطف و ذوق خواب میں نصیب ہو۔ حضرت قبلہ کا جب دیدار کیا تو معلوم ہوتا تھا کہ الوار تالیاں ان کے چہرہ النور پر برس رہی ہیں۔

فقیر محمد سردار احمد غفرلہ
جمعہ مبارکہ ۶ جمادی الاخرہ ۹۵ھ

سند اجازت جميع سلاسل وخلافت امام احمد رضا بريلوى،

بنام حجة الاسلام مولانا حامد رضا قادري بريلوى

محرره ، ۸ ذوالحجہ ۱۳۳۳ھ بمطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۵ء

سند
بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله هادى القلوب وغافر الذنوب وسائر العيوب وكاشف الكربات افضل الصلاة واكمل سلامه على احب محبوب صحاح الحسان فقيل الثمرات شفيح الحوب وعلى الله وصحبه وابنه وحزبه عدا الزور والمستور الطلوع والغروب وبعد فان سرنا تبارك وتعالى هو الحى الذى لا يموت وكل شئ سواه فلا بد يومئذ ان يفوت نصيب من الذى قصر جوده بالمرتب و تفرد بالدهام وكل من عليه فان وبقي وجهه ركب ذى الجلال والاكرام اى شمس عمرى قد قدلت للغرب واخذت بالرحيل وحسبنا الله والرحم الوكيل اسأله متوسلا اليه بجاه حبيب الاكثرا وعبداه وصفيه غوثنا الاعظم صلى الله تعالى على المصطفى عليه وسلم ان ينجحنى الى المحسن على السنة السنية والدين الاسلامى فاطمرا لسموات والارض انت وليي فى الدنيا والاخرة توفنى مسلما والحقه نى بالصالحين سرى انزعنى ان اشك لميتك اتى التمت على وعلى والدتى وان اعلم صلحا ترضيه

مولانا محمد علي خان بريلوى

اصلى على فى ذرىتي اتى تبت اليك وانام من المسلمين والحمد لله رب العالمين وقد بقيت فى امه استجلا
ابنك اس احمد على مسند اسلامى فى اقدم رجلا واخر اخرى علما من بان الامري بالثبوت اخرى
انى احب سنة ابى بكر وعمر واستميد بالله من سنة كبرى وقصر فاستحرت ربي واستحرت
اساد ادين فى حى فاشار والى ما ترى فى اخر هذه الحجة وتايد ذلك برؤايتها فى
لذا التمهيد لكرامه ذى الحجة فها هو الا ان شرح الله لذاتك صدرى وادجوان يكون فيه انشاء الله
يشد امدى وحسبنا الله ونعم الوكيل وعليه شمس على رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم التتوييل
قد كنت اجرت ولدى الاغتيم من المعرف بالمولى حامد رضا خان سلمه الرحمن عن
وارق الخمر ثمان وثوارخ الشيطان وجعله خير خلف لسلفه الصالحين وفقه مدته عمره لحمايه
الدين واثابه المفسدين وانه ولى ذلك وخير مالك والحمد لله رب العالمين جميع السلاسل
والعلم والادكار والاستغال والايراد والايمان وسائر ما سالت الى اجازته من شائى
الاجازة وفى الاغتيم الا ان كان ذلك بامر شريفه فورا بعد صلاتين سلاسله الواصلين سببا تا
السيد الشاه ابى الحجة زين احمد النورى ميان صاحب الماده من قدس النورى والا ان مقتولا
على الرحمن ببلاته ولى عمده ووارث السيادة القادر به من يمدى واجلسته على مسند
اسلامى وولته امر وقفا فى راسال ربي وهو حسبي متحصلا اليد هذا الحبيب الكريم عليه وعلى
اله افضل الصلاه والتسليم ثم هذا الولي الاكرم سيدنا وواله الغوث الاعظم ان يرضيه ما يحب
ويرضاه فيزيد صورته وزياده ويجعله اهلا لمرئيه وانته خيرا من اولاده امين امين با
نجيب السائل الى الدين والحمد لله رب العالمين هذا هو الله تعالى وبارك وسام على هذا الحبيب
المرتب على ربي المستبى والد وصحبه وابنه وحزبه صلوة تحل العقدة وتحل الممدد وتفرج الكرب
وترفع الكرب وتبصر الامور والحمد لله العزيز الغفور وكان ذلك يوم عرس سيدى
وسندى ومركا فى ومرشدى وكفى وذرخرى ليومى وغدى سيدنا السيد الشاه ال رسول
الاحمدى رضى الله تعالى عنه بالرضى السرى اسين امين والحمد لله رب العالمين ۱۸ ذى الحجة

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه وأئمة بعده
 فإني قد اخترت لأخي الفاضل الحاج محمد سكر الله البزولي في تصنيف البخاري
 والصحاح والمسانيد والسنن والأجزاء وكل ما أرويه بسندنا إلى
 رواتنا إلى سيد الخلق المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم وعلى آله وصحبه
 وقد أجازنا العلامة ألام الشیخ بدار الدين الحسني شيخ دار الحديث
 بدمشق وهو عن الشيخ إبراهيم السقا عن الشيخ الأثير الصغیر عن
 الشيخ الأثير الكبير وثبت مطبوع وكما أجازنا العلامة للشيخ محمد عبد الحی
 الكتاني الفاسي وكذا ثبت مطبوع والسيد أمة الله عن والدهما
 الحافظ الشيخ عبد الغني الدملوی وثبت مطبوع وغيره من رفع الله
 بهنر آمين والحمد لله الذي لا إله إلا هو صلى الله تعالى على سيدنا محمد

والله

كتبه محمد الحافظ التجاني

في يوم الاحد ١٩ محرم الحرام ١٣٦٥ هـ
 حوزة الروضة الشريفة بالمدينة المنورة
 على ساكنها افضل الصلوة والسلام

محرم ١٩، محرم الحرام ١٣٦٥ هـ

سند اجازات صحاح سنه ورويات شيخ العلماء محمد الحافظ التجاني، بنام حضرت شيخ الحديث قدس سره العزيز

الحمد لله الرحمن الرحيم بقوله الفقير المذنب عمر محمد ان
 المحرسي قد طلب مني التحيات الحاشية من الرجل افر صبي
 في سيرة السند ان ابي من يجمع مروي في فاجيد من طائفة
 في يجمع مروي في اجازة عامة مصالحة تامة
 وكما اجاز في ذلك شيخنا السد علي ظاهر المدرسي
 والشيخ محمد حبيب السد الملكي وليت في صر
 ١٣٦٥ هـ

سند اجازات جميع احاديث ورويات شيخ الحديث عمر محمد ان المحرسي (مجاز امام احمد رضا بيلوي) بنام حضرت شيخ الحديث قدس سره العزيز
 محرم ٣ صفر المظفر ١٣٦٥ هـ بمطابق ٥ جنوري ١٩٤٦

سند اجازات طرقة حاضري قرا حضرت شيخ الحديث قدس سره العزيز، بنام مولوي محمد راضي قادري، بنام خاندان
 محرم ١٢ رمضان المبارك ١٣٦٥ هـ

بسم الله الرحمن الرحيم
 الحمد لله الذي جعل في هذا الكتاب منافع كثيرة
 في بيان حقائق الدين والسيرات الحميدة
 والاعمال الصالحة التي ترضي الله تعالى
 وتطهر القلب من الرغبات الدنياه
 والنجس الذي يولد في القلب من الشهوات
 والاعمال التي هي في حقيقته عبادة لله تعالى
 والسيرات الحميدة التي هي في حقيقته عبادة لله تعالى
 والاعمال التي هي في حقيقته عبادة لله تعالى
 والسيرات الحميدة التي هي في حقيقته عبادة لله تعالى

[illegible]

فهرست اقترافااضل المذكور في هذه المدرسة

1	الشمس	4	الشمس
2	القمر	5	القمر
3	النجوم	6	النجوم
4	الارض	7	الارض
5	الماء	8	الماء
6	الهواء	9	الهواء
7	النار	10	النار
8	الجنة	11	الجنة
9	الجحيم	12	الجحيم
10	الجنة	13	الجنة
11	الجحيم	14	الجحيم
12	الجنة	15	الجنة
13	الجحيم	16	الجحيم
14	الجنة	17	الجنة
15	الجحيم	18	الجحيم
16	الجنة	19	الجنة
17	الجحيم	20	الجحيم
18	الجنة	21	الجنة
19	الجحيم	22	الجحيم
20	الجنة	23	الجنة
21	الجحيم	24	الجحيم
22	الجنة	25	الجنة
23	الجحيم	26	الجحيم
24	الجنة	27	الجنة
25	الجحيم	28	الجحيم
26	الجنة	29	الجنة
27	الجحيم	30	الجحيم
28	الجنة	31	الجنة
29	الجحيم	32	الجحيم
30	الجنة	33	الجنة
31	الجحيم	34	الجحيم
32	الجنة	35	الجنة
33	الجحيم	36	الجحيم
34	الجنة	37	الجنة
35	الجحيم	38	الجحيم
36	الجنة	39	الجنة
37	الجحيم	40	الجحيم
38	الجنة	41	الجنة
39	الجحيم	42	الجحيم
40	الجنة	43	الجنة
41	الجحيم	44	الجحيم
42	الجنة	45	الجنة
43	الجحيم	46	الجحيم
44	الجنة	47	الجنة
45	الجحيم	48	الجحيم
46	الجنة	49	الجنة
47	الجحيم	50	الجحيم
48	الجنة	51	الجنة
49	الجحيم	52	الجحيم
50	الجنة	53	الجنة
51	الجحيم	54	الجحيم
52	الجنة	55	الجنة
53	الجحيم	56	الجحيم
54	الجنة	57	الجنة
55	الجحيم	58	الجحيم
56	الجنة	59	الجنة
57	الجحيم	60	الجحيم
58	الجنة	61	الجنة
59	الجحيم	62	الجحيم
60	الجنة	63	الجنة
61	الجحيم	64	الجحيم
62	الجنة	65	الجنة
63	الجحيم	66	الجحيم
64	الجنة	67	الجنة
65	الجحيم	68	الجحيم
66	الجنة	69	الجنة
67	الجحيم	70	الجحيم
68	الجنة	71	الجنة
69	الجحيم	72	الجحيم
70	الجنة	73	الجنة
71	الجحيم	74	الجحيم
72	الجنة	75	الجنة
73	الجحيم	76	الجحيم
74	الجنة	77	الجنة
75	الجحيم	78	الجحيم
76	الجنة	79	الجنة
77	الجحيم	80	الجحيم
78	الجنة	81	الجنة
79	الجحيم	82	الجحيم
80	الجنة	83	الجنة
81	الجحيم	84	الجحيم
82	الجنة	85	الجنة
83	الجحيم	86	الجحيم
84	الجنة	87	الجنة
85	الجحيم	88	الجحيم
86	الجنة	89	الجنة
87	الجحيم	90	الجحيم
88	الجنة	91	الجنة
89	الجحيم	92	الجحيم
90	الجنة	93	الجنة
91	الجحيم	94	الجحيم
92	الجنة	95	الجنة
93	الجحيم	96	الجحيم
94	الجنة	97	الجنة
95	الجحيم	98	الجحيم
96	الجنة	99	الجنة
97	الجحيم	100	الجحيم

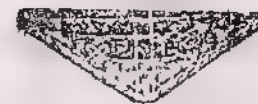
١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

[illegible]

فهرست اقوال الفاضل المذكور فی هذه المدرسة

١	التفسير	٩	أصول الفقه
٢	أحكام	١٠	المصنف
٣	الفتاوى	١١	الشرح
٤	الفتاوى	١٢	الشرح
٥	الفتاوى	١٣	الشرح
٦	الفتاوى	١٤	الشرح
٧	الفتاوى	١٥	الشرح
٨	الفتاوى	١٦	الشرح
٩	الفتاوى	١٧	الشرح
١٠	الفتاوى	١٨	الشرح
١١	الفتاوى	١٩	الشرح
١٢	الفتاوى	٢٠	الشرح
١٣	الفتاوى	٢١	الشرح
١٤	الفتاوى	٢٢	الشرح
١٥	الفتاوى	٢٣	الشرح
١٦	الفتاوى	٢٤	الشرح
١٧	الفتاوى	٢٥	الشرح
١٨	الفتاوى	٢٦	الشرح
١٩	الفتاوى	٢٧	الشرح
٢٠	الفتاوى	٢٨	الشرح
٢١	الفتاوى	٢٩	الشرح
٢٢	الفتاوى	٣٠	الشرح
٢٣	الفتاوى	٣١	الشرح
٢٤	الفتاوى	٣٢	الشرح
٢٥	الفتاوى	٣٣	الشرح
٢٦	الفتاوى	٣٤	الشرح
٢٧	الفتاوى	٣٥	الشرح
٢٨	الفتاوى	٣٦	الشرح
٢٩	الفتاوى	٣٧	الشرح
٣٠	الفتاوى	٣٨	الشرح
٣١	الفتاوى	٣٩	الشرح
٣٢	الفتاوى	٤٠	الشرح
٣٣	الفتاوى	٤١	الشرح
٣٤	الفتاوى	٤٢	الشرح
٣٥	الفتاوى	٤٣	الشرح
٣٦	الفتاوى	٤٤	الشرح
٣٧	الفتاوى	٤٥	الشرح
٣٨	الفتاوى	٤٦	الشرح
٣٩	الفتاوى	٤٧	الشرح
٤٠	الفتاوى	٤٨	الشرح
٤١	الفتاوى	٤٩	الشرح
٤٢	الفتاوى	٥٠	الشرح
٤٣	الفتاوى	٥١	الشرح
٤٤	الفتاوى	٥٢	الشرح
٤٥	الفتاوى	٥٣	الشرح
٤٦	الفتاوى	٥٤	الشرح
٤٧	الفتاوى	٥٥	الشرح
٤٨	الفتاوى	٥٦	الشرح
٤٩	الفتاوى	٥٧	الشرح
٥٠	الفتاوى	٥٨	الشرح
٥١	الفتاوى	٥٩	الشرح
٥٢	الفتاوى	٦٠	الشرح
٥٣	الفتاوى	٦١	الشرح
٥٤	الفتاوى	٦٢	الشرح
٥٥	الفتاوى	٦٣	الشرح
٥٦	الفتاوى	٦٤	الشرح
٥٧	الفتاوى	٦٥	الشرح
٥٨	الفتاوى	٦٦	الشرح
٥٩	الفتاوى	٦٧	الشرح
٦٠	الفتاوى	٦٨	الشرح
٦١	الفتاوى	٦٩	الشرح
٦٢	الفتاوى	٧٠	الشرح
٦٣	الفتاوى	٧١	الشرح
٦٤	الفتاوى	٧٢	الشرح
٦٥	الفتاوى	٧٣	الشرح
٦٦	الفتاوى	٧٤	الشرح
٦٧	الفتاوى	٧٥	الشرح
٦٨	الفتاوى	٧٦	الشرح
٦٩	الفتاوى	٧٧	الشرح
٧٠	الفتاوى	٧٨	الشرح
٧١	الفتاوى	٧٩	الشرح
٧٢	الفتاوى	٨٠	الشرح
٧٣	الفتاوى	٨١	الشرح
٧٤	الفتاوى	٨٢	الشرح
٧٥	الفتاوى	٨٣	الشرح
٧٦	الفتاوى	٨٤	الشرح
٧٧	الفتاوى	٨٥	الشرح
٧٨	الفتاوى	٨٦	الشرح
٧٩	الفتاوى	٨٧	الشرح
٨٠	الفتاوى	٨٨	الشرح
٨١	الفتاوى	٨٩	الشرح
٨٢	الفتاوى	٩٠	الشرح
٨٣	الفتاوى	٩١	الشرح
٨٤	الفتاوى	٩٢	الشرح
٨٥	الفتاوى	٩٣	الشرح
٨٦	الفتاوى	٩٤	الشرح
٨٧	الفتاوى	٩٥	الشرح
٨٨	الفتاوى	٩٦	الشرح
٨٩	الفتاوى	٩٧	الشرح
٩٠	الفتاوى	٩٨	الشرح
٩١	الفتاوى	٩٩	الشرح
٩٢	الفتاوى	١٠٠	الشرح

[illegible]



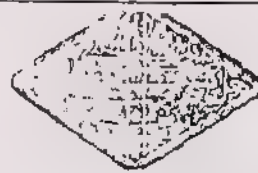
سند اجازت، حدیث و تذکرہ و خصوصی اقتیاز،
حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
بنام مولانا محمد سعید، مانگست، شیعہ مجرات
محرمہ، ۶ جمادی الاخریٰ ۱۳۶۱ھ

فَاللَّهُمَّ الْخَيْرُ تَحِيَّةُ

[illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

بیمای فرسوده بود تا محمد الحسین علی احمد سلیمانی رضوی - مائتک (پنجاب)



سید اجازت و امتیاز خصوصی حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز،
پیام دولا نا عبد القادر ، گنٹ، ضلع سوات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

١٤٤٤
 ١٤٤٥
 ١٤٤٦
 ١٤٤٧
 ١٤٤٨
 ١٤٤٩
 ١٤٥٠
 ١٤٥١
 ١٤٥٢
 ١٤٥٣
 ١٤٥٤
 ١٤٥٥
 ١٤٥٦
 ١٤٥٧
 ١٤٥٨
 ١٤٥٩
 ١٤٦٠
 ١٤٦١
 ١٤٦٢
 ١٤٦٣
 ١٤٦٤
 ١٤٦٥
 ١٤٦٦
 ١٤٦٧
 ١٤٦٨
 ١٤٦٩
 ١٤٧٠
 ١٤٧١
 ١٤٧٢
 ١٤٧٣
 ١٤٧٤
 ١٤٧٥
 ١٤٧٦
 ١٤٧٧
 ١٤٧٨
 ١٤٧٩
 ١٤٨٠
 ١٤٨١
 ١٤٨٢
 ١٤٨٣
 ١٤٨٤
 ١٤٨٥
 ١٤٨٦
 ١٤٨٧
 ١٤٨٨
 ١٤٨٩
 ١٤٩٠
 ١٤٩١
 ١٤٩٢
 ١٤٩٣
 ١٤٩٤
 ١٤٩٥
 ١٤٩٦
 ١٤٩٧
 ١٤٩٨
 ١٤٩٩
 ١٥٠٠

سہیلیا فرمودہ: مولانا محمد الحامد علی (رحمہ اللہ) صاحب فیاضی - ساکنہ - قصبہ بیدایہ



سہ ماہیہ جامعہ ریاست دہلی میں شائع ہونے لگی۔
 نظام ہولناکیوں کے خلاف اس میں بھی صحیح مہم چلائی۔
 محمد رفیع عثمانی، ۱۳۶۶ھ

[illegible]

فهرست کتابخانه المصطفیٰ (کتابخانه حضرت محمد مصطفیٰ)				
۱	الطبخة	۱	الطبخة	۱
۲	التحذیر	۲	الطبخة	۲
۳	الطبخة	۳	الطبخة	۳
۴	الطبخة	۴	الطبخة	۴
۵	الطبخة	۵	الطبخة	۵
۶	الطبخة	۶	الطبخة	۶
۷	الطبخة	۷	الطبخة	۷
۸	الطبخة	۸	الطبخة	۸
۹	الطبخة	۹	الطبخة	۹
۱۰	الطبخة	۱۰	الطبخة	۱۰
۱۱	الطبخة	۱۱	الطبخة	۱۱
۱۲	الطبخة	۱۲	الطبخة	۱۲
۱۳	الطبخة	۱۳	الطبخة	۱۳
۱۴	الطبخة	۱۴	الطبخة	۱۴
۱۵	الطبخة	۱۵	الطبخة	۱۵

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠

[illegible][illegible]

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

۱۷۱۴ سنه ۱۲۰۵

حَسْبُكَ وَنَصَلِي عَلَى سَيِّئِهِ
 آله وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ أَمَا بَعْدَ فَقْدِ حَبِيبِ رَحْمَةِ
 الْحَزِينِ الْمَوْلَى مُحَمَّدٍ وَرِثَةِ السَّيِّدِ الْقَائِمِ
 سَلَّمَ التَّوَلَّى الْقَدِيرَ الْقَوِيَّ عَلَى رِثَةِ اللَّهِ تَعَالَى
 رَأَيْتُهُ سَيِّئُهُ لَمْ يَجِدْ لَمْ يَلِمْ لَمْ يَلِمْ لَمْ يَلِمْ

البرق القطبية الشمالية والجنوبية والبرق القطبية

الحمد لله الذي جعل العلم نوراً يضيء به القلوب
والعلم هو نور القلب والقلب هو نور العين
والعين هي نور الفهم والفهم هو نور العمل
والعمل هو نور النجاة والنجاة هي نور الحياة
والحياة هي نور النور والنور هو نور الله
والله هو نور النور والنور هو نور الله

2000/01/01

22

سورة العنكبوت

عنه

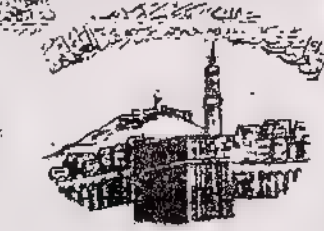
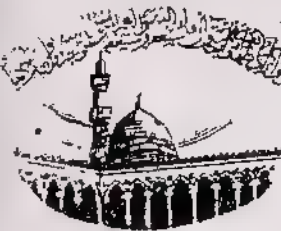
قرات دلائل الخیرات والادوار حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز،
بنام مولوی محمد ریاض قادری، خانیوال

محرم ۶، شوال المکرم ۱۳۷۱ھ

عمران المهدوم العلامة الشيخ محمد ضوان المديني
سيدنا في الدنيا والآخرة محمد بن عبد الله
سيدنا في الدنيا والآخرة محمد بن عبد الله



مسند اجازت قرأت دلائل اخیرات شیخ الدلائل احمد بن محمد رضوان امجدی
 رحمہ اللہ م حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز
 محررہ: ۱۳۲۲ھ والحمد للہ

[illegible][illegible][illegible]

سند اجازت احادیث و روایات حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام محمد جلال الدین قادری، چوہدرہ، ضلع سحجرات (مؤلف اور قلم)
محرمہ، ۱۳ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ

”محمد سردار احمد، خادم ۲۱، سنوت“، ”میر میریم ہونے کی وجہ سے نہ میر احمد حاصل“

الله اعلم

سہ چار تہ ویت و مسائل طریقت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ فرمایا
 ہاں ہاں، تاہم معنی عدالت شریعی
 محروم ہے۔ حق مطلب یہ ہے ۱۳۷۶ھ

وَقَدْ عَلِمْتُ عَلَى سَوَاءٍ أَنَّهُ
وَعَلَى أَنَّهُ وَصِيٌّ لَهُ

۱. زمین تحت مالکیت

اما بعد فقد سالتني افاضل الخليل والحالم انيس المحسن السيد مولانا ابوبكر

ابوالمعالج عبد الرحمن سلمه المولى معين الاجانة فاجبه تعلم برانه الله
تم على اربعة من مواد في الآفاق ليسوا بالسلاسل اعليه في الآفاق
والجنتية والاسم هو مدينة والبقعة في القدماء في الآفاق

$\frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$

وہاں سے آکر اپنے گھر پہنچا۔

١٩ صفر ١٢٨٥ هـ / ١٠ جمادى الأولى ١٣٤٦ م

کما اجازتی به انتهای این نظام و سلیمان را که بنیاد الله و ایاة

مجلسه و اجتماعه و علی بابی از خطبه اقصیه : ۱۰

از این روزها و در این وقت که در این شهر و در این

١٠٠٠ - ١٠٠٠ - ١٠٠٠

[Handwritten signature]

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

پیدا کرده : مولانا محمد عین الدین فیصل آباد

95

(۱) سورۃ واقعہ شریف یکے پر چھ سو عش

کے بعد کچھ ایک دہائی پر عین۔ روزی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَتَمَّتِ الْحَقُّ الْمُبِينُ -

ایک سو و پچاس روپے

اول و آخرتین یقین مابین درویشی -

(۳) آیا سزاوارق - تین تسبیح روزانه حد

وقت خالص روز و شب مشغول بار و بند
و نه وقت تر از ده دقیقه

(٢) استغفر الله الذي لا إله إلا هو الحي القيوم

والوقت اليه - انك سيجي ريك
سبحه شام الا انك في

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

سیر - فقہ قادریہ حنفیہ عقول

۱۵، رمضان مبارک

17

سند اجازت اور ادراے حصول برکت حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز محرمہ ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

اعمال و اوراد و وظائف و تعویذات قاضی حشمتی

محمد	الرحمن	الحق
عمر	علي	عبد الله

سرکات هوای از الاسماء

1	1	4
2	0	1
3	9	2

4	1	1
1	0	1
1	0	1

5	10	1
2	2	1
9		4

1	2	3
4	5	6
7	8	9

يا بروج	يا بروج
يا بروج	يا بروج
يا بروج	يا بروج
يا بروج	يا بروج

4	2	1
7	0	9
1	4	5

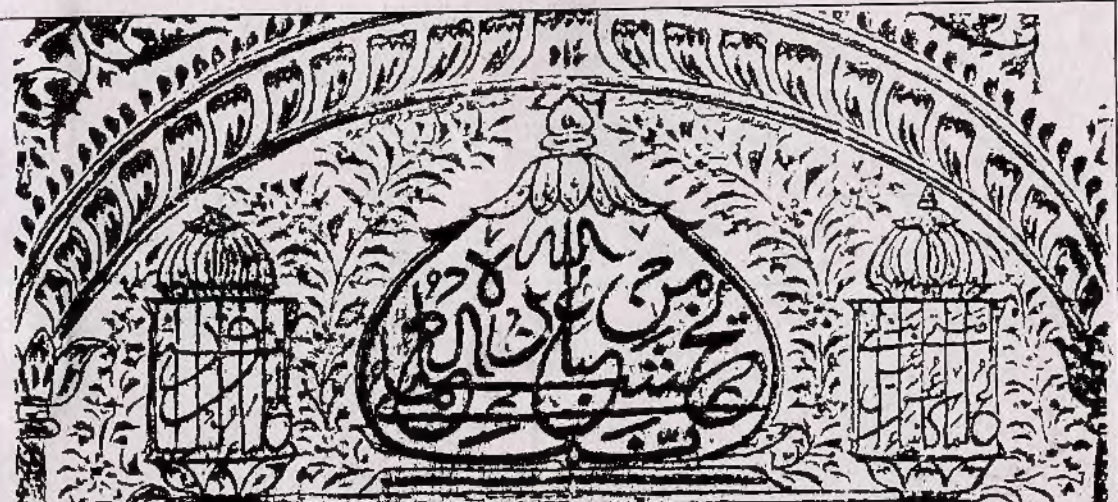
جیسا	علی	عما
------	-----	-----

یا حنیف سادات یانو بارش حکم میردم که درویش
که اول تو آخر زمین تو بار درویش

میں سے فرمودہ: صوفی الہیہ کا فیصلہ آتا ہے

سند اجازت نقوش حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ العزیز، بنام صوفی اللہ رکھا، سراجی، دیال گڑھی





فَقِيلَ الْعَالِمُ عَلَى الْعَالِدِ كَفْصَةً عَلَى ادْنَاكُمْ أَجْعَلُوا لَهَا مَتَعًا أَوْ سَاءَ مَا

[illegible]

سند اجازت سلسلہ قادریہ برکاتہ رضویہ حضرت مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا قادری بریلوی، بنام مولانا عبدالقادر مانگٹ، ضلع کجرات
محررہ ۲۲ جمادی الاخری ۱۳۱۱ھ

